



سنت کے لیے عزم و نیت

سنت میں رہنا ہے

وہی ہے جو اللہ کے رسول نے لایا ہے

جو اللہ کے رسول نے لایا ہے

جو اللہ کے رسول نے لایا ہے

جو اللہ کے رسول نے لایا ہے

جو اللہ کے رسول نے لایا ہے

جو اللہ کے رسول نے لایا ہے

جو اللہ کے رسول نے لایا ہے

جو اللہ کے رسول نے لایا ہے

جو اللہ کے رسول نے لایا ہے

جو اللہ کے رسول نے لایا ہے

جو اللہ کے رسول نے لایا ہے

جو اللہ کے رسول نے لایا ہے

جو اللہ کے رسول نے لایا ہے

جو اللہ کے رسول نے لایا ہے

اہل سنت کے لئے امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ کی درد بھری نصیحت

ایمان کی حقیقی ودائی ہونے کو دیا جائے ضرور ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم، جو اس آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کسی کی تعظیم، کتنی ہی تعظیم، کتنی ہی دوستی، کتنی ہی محبت کا علاقہ ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے بچہ، تمہاری اولاد، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے داعی و غیرہ کیسے باشند، جب وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت، ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ، اس کو دودھ سے کسی کی طرح نکال کر پھینک دو، ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر دہم اپنے رشتے علاقے، دوستی، اہل سنت کا پاس کرو نہ اسکی مولوت، مشیت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہنا خریہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کی بنا پر تھا جب یہ شخص ان کی شان میں گستاخ ہوا پھر جس اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے بچے، مائے پر کیا جائیں، کیا بہتر سے یہودی جیسے نہیں پہنچے؟ غم سے نہیں باعزت؟ اس کے نام و ظلم و ظاہری فعل و فکر کیا کریں؟ کیا بہتر سے یہودی، مشرک، ظالمی بڑے سے بڑے علم و فن نہیں جانتے اور اگر کہیں بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں اسکی بات بنائی چاہی اس نے حضور ﷺ سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی بنائی یا اسے ہر نہ سے بدتر نہ دینا چاہا یا اسے نہ کہنے پر نہ مانا یا نہ کہہ کر تم نے اس امر میں شامے پروائی یا نہائی یا تمہارے دل میں اسکی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو اللہ اب تم ہی انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں پاس یا ہوئے؟ قرآن وعدہ دے گئے جس پر حصول ایمان کا ہمارا کیا تھا اس سے کتنی دور کل گئے۔ مسلمانو! کیا جسکے دل میں محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہوگی وہ انکی ہر کوئی وقعت کیا کر سکے گا اگرچہ اسکا بچہ یا استاد یا چری کیوں نہ ہو، کیا محمد رسول اللہ ﷺ تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ اس کے گستاخ سے فوراً سخت شدہ نفرت نہ کرے اگرچہ اسکا دوست یا برادر (بھائی، یا پسر) (بیٹا) کیوں نہ ہو، واللہ اپنے حال پر ہم کو۔ (حمید ایمان، ص ۶، مطلوبہ علاہ ہور)

مکتبہ اہل سنت

عقائد اہل سنت کا پاسبان

کلمہ حق لاہور

سہ ماہی مجلہ

شمارہ نمبر ۳

اہل حضرت امام اہل سنت مجاز دین و ملت

فاضل شاہ
مولانا الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی

پریٹ
میش عباس رضوی

۰۳۱۳-۴۹۰۵۹۶۹
E mail: maazam.riv@gmail.com

پیشہ
مولانا محمد یوسف رضوی

پیشہ
مناظر اسلام قاضی و ہیئت علامہ محمد عظیم قریشی (راہ پندی)
مناظر اسلام محقق اہل سنت پر و غیرہ (راہ حاشیہ)
مناظر اسلام پاسبان مسلک اہل سنت علامہ نظام نقوی سنی مجددی (کوچر نوالہ)

ترجمان مسلک اہل سنت علامہ سید علی نقوی (شاہد)
ڈاکٹر محمد فاروقی (ڈیڑہ خاڑی خان)
سید محمد ہاشم (نیک)
پروفیسر محمد رفیقان (لاہور)

قیمت فی شمارہ 25/-
سالانہ 200/-

ادھر نوٹ!
ہذا کتابت اہل سنت کے نام پر
کریں اور رسالہ کی رقم بھیج
کر دیں براہ ملاحظہ ضرور دیں۔
0313-4905969

پیشہ و کتابت و ترسیل زر
قاری رضوی کتب خانہ
۵۵۵ بازار کیمت و پیشہ و ترسیل زر
0313-4905969

ادارہ پاسبان اہل سنت و جماعت (لاہور)
www.kalmaehaq.com

حسن ترتیب

مؤلف	نام	معاون
03	نیچ ماس رمضی	اداریہ
05	حضرت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا تفسیر قرآن مجید	حمادی نقالی
06	//	نعت رسول مقبول ﷺ
07	علامہ شامی رحمہ اللہ کی (اطلی)	درس قرآن - حضور کے طریقیہ کے مکتوبات ہیں
10	علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ	درس حدیث - حضور ﷺ کی تعلیمات ہیں
13		الاجتہاد کا دینی بندوبست اور اس سے اسل احکام
15	حضرت مفتی محمد اختر رضا خان (اطلی)	وقایع کربلا ایمان
23	علامہ محمد حنیفہ قریشی	شیخ عبدالحی محمد دہلوی اور مسلک اہل حضرت
26	علامہ علامہ نقی سانی مجددی	اکاویہ آل نبی
38	علامہ مفتی ابوبکر اسعد دہلوی	فیصل آپ کے ہاتھ میں
43	نیچ ماس رمضی	دیوبندی خود اپنے تئیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں
46	نیچ ماس رمضی	حضرت علامہ صاحب رحمۃ اللہ کی شیعہ فکری کے کتابوں کی روشنی
49	نیچ ماس رمضی	مولوی عبد اللہ دیوبندی کی کتابیں اور بی بی بی
52	نیچ ماس رمضی	دیوبندی کے تضادات
56	مولانا عبدالحی نعیمی قادری (اطلی)	واقعہ کربلا اور درس عبرت
63	علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی تفسیر قرآن	تحقیق و ما اہل بہ لغیر اللہ
71	علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی تفسیر قرآن	تفسیر اسلام کی شان اقدس میں دیوبندی کے مخالف اسلام کی تفسیر
77	ڈاکٹر محمد رفیق (ذریعہ قادی خان)	دیوبندیوں کے عقیدہ و غم غمیت کے اصول کا پتلا
82	مولانا کاشف اقبال مدنی	سیرت جاسکاز اور دیوبندی کی کتاب
92	مولانا شمس الدین محمد شمس الدین	سنی اور دیوبندی کا مطلب
95	اداریہ	تیسرے کتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

امام محمد باقر علیہ السلام کے لئے ہے اور صلوة و سلام ہو شاخ مشرق و مغرب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آپ کی آل پاک پر اور سب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر۔

یہ محرم الحرام کا مبارک مہینہ ہے جس میں امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید پادشہ سے فاسق و فاجر حکمران کے آگے کمر بند کرتے ہوئے ہم شہادت نوش کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے درجات کو یزید بلند و بالا فرمائے اور ہمیں بھی ان کے اسوہ پر چلنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکمل بات آپ سے یہ کرنی تھی کہ محرم الحرام کے شروع ہوتے ہی فرقہ شنیدہ کی طرف سے ماتم و سید کو بی و نہجہ زنی کے ذریعے خود کو حضرت امام عالی مقام سید امام حسین رضی اللہ عنہ کا عہد و وقار ثابت کیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ ان کی دیگر بدعات بھی کثرت سے عمل میں آتی ہیں۔ جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ان بدعات کی تفصیل اس شمارے میں شامل مضمون "واقعہ کربلا" اور "درس عبرت" و "میں ملاحظہ کریں۔ محرم الحرام کے حوالے سے ایک لکچر ہے یہ ہے کہ کتب و سب بھی کیجئے ہیں کہ حضرت سید امام حسین رضی اللہ عنہ کے عہد میں جن کی یہ کیسبت ہے کہ جب باطل کے خلاف آواز اٹھانے اور مکمل جہاد کی باری آئے تو اللہ اللہ اللہ۔۔۔ سب اسوہ حسین رضی اللہ عنہ کو قبول جاتے ہیں اور ماتم و سید کو بی کر کے ان کے نام کا تکرار نہیں کرتے اور لکھا کہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہم نے اپنی ذمہ داری پوری کر لی۔ اگر انصاف نام کی کوئی چیز موجود ہے تو مجھے بتائیں کہ کیا آج ہمارے باطل، فاسق و فاجر حکمران موجود ہیں؟ ہیں اور ضرور ہیں۔ تو بتائیے یہ ہمارے خاموش یا زبان کی کلامی چند مسئلے ان کی ذمہ

میں کہنے سے اس وقت حسین پر عمل ہوتا ہے؟ حضرت امام عالی مقام نے چند نفوس کے ساتھ باطل کے ساتھ
جہاد کیا۔ لیکن آج سب باطل کے خلاف چپ سادہ کر بیٹھے ہیں کیا بھی امام حسین کا مقصد تھا؟ اپنے غیر
سے اس کا جواب مانگئے اور سوچئے کہ سب کس ذکر پر عمل رہے ہیں۔

عمرام الحرم میں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقابل تاحی اور خارجی بھی سر
اٹھاتے ہیں اور امام حسین کے اقدام کو غلط سمجھتے ہیں۔ اس لئے اہل سنت و جماعت ان سب سے
خبردار ہیں خود بھی بخیر اور مردوں کو بھی بچائیں۔

لکھ رہے ہیں کہ قارئین کے لئے خوشخبریاں

پہلی خوشخبری: قارئین کے بڑے دودھ امراء پر لکھنے کے اس کتابی سلسلہ کو سرہما کی بجائے
دومایا کیا جا رہا ہے۔ لکھنے کا اگر شمار دودھ ہی ہوگا۔ انشا اللہ تعالیٰ

دوسری خوشخبری: لکھ رہے ہیں کہ ایک دسب سائٹ بھی بنائی گئی ہے جس پر لکھ رہے ہیں آپ ملاحظہ کر
سکتے ہیں۔ دسب سائٹ: www.kalmahaq.com

ضروری اطلاع: انشا اللہ تعالیٰ آئندہ شمارہ میں قارئین کی شرعی مسائل میں راہنمائی کیلئے
”آپ کے مسائل اور انکا شرعی حل“ کے نام سے ایک کالم کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ جس میں منظر اسلام
فائل جو ان علامہ مولانا راشد محمود رضوی حفظہ اللہ تعالیٰ سوالات کے جوابات دینگے۔ سب سے سوالات کو
تحریری حل میں بھیجیے کیلئے آخر میں درج پتہ فوٹ فرمائیں۔ (رابطہ نمبر 0321-4072549)

ضروری اعلان: قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ان کے پاس علامہ اہل سنت و جماعت کی
نیایب کتب موجود ہیں تو براہ کرم ان کی فوٹو سٹٹ لکھ رہے ہیں کو بھیجی جائے۔ جو کہ ان کے شمارے کے ساتھ لکھ
حق میں یا الگ کتابی صورت میں شائع کروانے کی کوشش کی جائے گی۔ کتاب یا فوٹو کاپی بھیجیے کے بعد
بذریعہ فون اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

علامہ کتابت کا پتہ: قادی رضوی کتب خانہ، منج ندو، لاہور۔

ایمیل: massam.rizvi@gmail.com۔۔۔۔۔ 0313-4905969

ایڈیٹر لکھ رہے ہیں

حمد باری تعالیٰ

﴿حضرت علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ﴾

ماہر جسم ناز نے رنگ روئی بنا دیا

دل میں دھو یار کا نقش قدم بنا دیا

شیخ جمال یار کا دل میں جو پرتوا پڑا

تھیں ازل نے آن کر دہم خودی بنا دیا

مدتے ہوں کیوں نہ جان دن عشق ہے دل میں شطرون

ظہن نصین کی شیخ کو خوب ہی جھلایا دیا

آئینہ لا الہ کا جب کہ نظر میں آ گیا

مگر تو اسی میں یارے جلوہ خو دکھا دیا

سوئے تھے بے خبر پڑے عالم کن سے پڑے

تجلی کے ہوائے کون نے کیا ہمیں بگا دیا

خلق میں خلق جب نہ تھی خالق خلق ذات حق

کہہ کے دہاں سے لفظ کن بندہ ہمیں بنا دیا

کہنے کو تھے وہ پارسا پایا جو رہ میں نقش پا

حافظہ باد فوش نے سر کو دیں بھکا دیا

درس حدیث

(علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہوی ندس سرہ)

”عن معاوية قال قال رسول الله ﷺ وانما انا قاسمٌ والله يعطى“
”اور ہے ایک میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔“

(مشکوٰۃ، کتاب العلم، فصل اول، حدیث ۳)

”یعطی“ فعل ہے اور ”قاسم“ میں تقسیم کرنے کا اسم فاعل اور اسم مفعول ہے سب مفعول ہوتے ہیں، یعنی فعل ہے اور قاسم مفعول یا فعل، اور قاعدہ ہے کہ کسی شے فعل کا معمول حذف کیا جاتا ہے وضاحت و بلاغت کی کتاب میں ہے ”مختصر العالی“ بیان کی شرح میں آپ پر میں، تو فعل و مفعول کے معمولات کو حذف کرنے کی وجوہات کا پتہ چل جائے گا، کسی فعل اور مفعول معمول کو اس لئے حذف کیا جاتا ہے کہ معمول عام ہو جائے اور کسی فعل اور مفعول فعل کے عموم کو ثابت کرنے کے لئے معمول کو حذف کیا جاتا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا ”والله يعطى“ اللہ تعالیٰ ہے، اللہ کیا دیتا ہے؟ اللہ تعالیٰ سب کچھ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے عطا کی مفعول ذکر نہیں کیا کہ اللہ کیا دیتا ہے؟ کیونکہ اللہ ہر چیز دیتا ہے کس کس چیز کا ذکر کیا جائے، لہذا ان چیزوں کا ذکر نہ کرتا وہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ دیتا ہے وہ عام ہے، کسی مفعول کے عام ہونے پر دلالت کرنے کے لئے مفعول کو حذف کر دیا جاتا ہے، جس طرح ”عطا“ کا مفعول عام ہے اور اسی طرح ”انا قاسم“ کا مفعول بھی عام ہے، یعنی اللہ تعالیٰ سب کچھ دیتا ہے اور میں سب کچھ بانٹتا ہوں، نہ اللہ تعالیٰ کے دینے میں کمی ہے اور نہ میرے تقسیم کرنے میں کوئی کمی ہے، اس کی عطا بھی عام ہے میری تقسیم بھی عام ہے، وہ دنیا بھی دیتا

ہے میں دنیا بھی بانٹتا ہوں، وہ دین بھی دیتا ہے میں دین بھی تقسیم کرتا ہوں، علم و اولاد ایمان غرض یہ کہ دین دنیا کی ہر نعمت وہ دیتا ہے اور میں بانٹتا ہوں۔

ایک سوال

”والله يعطى وانا قاسم“ تو حضور ﷺ کی حیات دنیاوی کے ساتھ خاص تھی۔

جواب۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جو شخص حضور ﷺ کی حیات کو نہ مانتا ہو وہ مومن بھی نہیں، کیونکہ عطا کی اس مترادف ہے اور استمرار میں دوام کے معنی ہیں، جب حیات ختم ہوگئی تو عطا میں دوام کیسے ہوا؟ معلوم ہوا کہ نہ حیات ختم ہوئی اور نہ عطا، عطا متر ہے تو حیات بھی، اگر عطا منقطع ہو جائے تو حیات بھی منقطع ہوگئی، عطا منقطع ہوتی نہیں کیونکہ عطا میں استمرار ہے لہذا از حدیث بھی منقطع نہیں ہوتی، اگر حضور نبی کریم ﷺ کی حیات کا انکار کریں گے تو عمل رسالت کا انکار کرنا پڑے گا، اور عمل رسالت کا انکار ہم کر ہی نہیں سکتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا

(سورۃ الفرقان، آیت ۱)

”بڑی برکت والا ہے وہ جس نے فیصلہ کرنے والی کتاب اپنے (مقدس) پیغمبر پر اتاری تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے ڈرائے والا ہو۔“

میرے آقا ﷺ کا حالین کے لئے نذیر اور رسول ہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۷)

”اور ہم نے تجھیں نہیں بھیجا مگر (اے محبوب) سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر“
حالین کے اندر دنیا بھی ہے اور عقی بھی، حالین کے اندر عالم برزخ بھی ہے اور عالم آخرت بھی، حالین کے اندر عالم بیاری بھی ہے اور عالم قوم بھی، الفرض زمین، آسمان، ظاہر و باطن، تمام عالم طلق، تمام عالم امر، عالم اجسام، عالم ارواح، عالم جہانم، عالم امراض، عالم معانی سب کچھ حالین کے عموم میں شامل ہیں اور میرے آقا تمام عالموں کے رسول ہیں اور

رسول کے معنی ہیں پیغام پہنچانے والا، پیغام پہنچانا ایک عمل ہے اور عمل حیات پر دلیں ہے، جہاں عمل فہم ہو جاتا ہے وہاں حیات فہم ہو جاتی ہے، اسکی وجہ ہے کہ جب تک کسی کی نفس پلٹی رہے، دل کی حرکت قائم رہے، تو حیات باقی ہے کیونکہ دل کا حرکت کرنا نفس کا چلتا ہے ایک عمل ہے، جب تک عمل ہے تو حیات ہے، نفس تو حیات نہیں، لہذا میرے کاہر آن اور ہر وقت رسول ہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ

اگر میرے آقاہر آن اور ہر وقت رسول نہیں ہیں تو وہ وقت بتاؤ جس وقت حضور ﷺ رسول نہیں ہیں؟ جب کوئی ایسا وقت نہیں ہے کہ جس وقت عملی رسالت نہ ہو، اور جس وقت عملی رسالت نہیں ہوگا اس وقت حضور رسول نہیں ہوں گے، اور جس وقت سرکار رسول نہیں ہوں گے، اس وقت ہم آپ ﷺ کے رسول ہونے کا کلمہ کیسے پڑھ سکتے ہیں؟ اس لئے ہر وقت اس کلمہ کا ہمارے اندر ہونا ضروری ہے، تو پھر چلا کہ ہر وقت آپ ﷺ کا رسول ہونا ضروری ہے، اور یہ اس وقت ہوگا جب ہر وقت آپ کا عمل رسالت جاری ہو اور عملی رسالت تب ہی جاری رہے گا جب حیات جاری رہے گی، کیونکہ عمل بغیر حیات کے ہو نہیں سکتا، جہاں عمل قائم ہو گیا وہ حیات فہم ہوگئی اور حضور ﷺ کا عمل رسالت تا قیامت جاری ہے اور جاری رہے گا، حضور کی صفا اور عطا کی کوئی حد نہیں، آپ ﷺ اپنے امتیاز میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تمام نعمتوں کا بانی رہے ہیں۔

(خطبات کاظمی، حصہ دوم، مطبوعہ مکتبہ انوار صوفیہ دہلی پورہ ضلع مظفر گڑھ، ص ۹۱ تا ۹۳)

ضروری نوٹ!

یہ علی تقدیر اہل سنت محترم جناب غلیل احمد رانا صاحب (جہانیاں منڈی) کے قوسل سے دستخط ہوا ہے جو کہ ان کے شعر یہ کے ساتھ نذر قارئین ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو دارین کی نعمتیں عطا فرمائے۔

اہل سنت و جماعت کا دیوبندیوں، وہابیوں سے اصل اختلاف

دیوبندیوں، وہابیوں کے کفریہ عقائد

ایمان کی حفاظت کیلئے انے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں

(۱) اللہ تعالیٰ جوت ہل سکتا ہے۔ ص ۱۱۰۔ دیوبندیوں کے امام مولوی رشید احمد بکھوی کی اللہ کی شان میں گستاخی۔ ”مذہب (بھوٹ) داخل تحت قدرت ہادی تعالیٰ ہے۔“ (تذاتی رشید یہ صفحہ ۲۱۱، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، دکان نمبر ۲، کراچی۔ یک روزہ، ص ۱۱۱ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ بک بکٹرز، ملتان، مصنف: امام الوہابؒ مولوی اسماعیل دہلوی)۔ یہ عقیدہ وہابیوں کی دیگر کتب میں بھی موجود ہے۔

(۲) ”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا خلق نہیں ہے۔“ (تقریبہ الامان، ص ۸۹، مطبوعہ سعودیہ مصنف: امام الوہابؒ مولوی اسماعیل دہلوی)

(۳) ”سب انبیاء اولیاء اس کے در بدر ایک ذرہ نا چیز سے بھی کمتر ہیں۔“ (تقریبہ الامان، ص ۱۱۹، مطبوعہ سعودیہ مصنف: امام الوہابؒ مولوی اسماعیل دہلوی)

(۴) امام الوہابؒ مولوی اسماعیل دہلوی نے حضور پر بہتان باندھتے ہوئے کہا کہ ”میں بھی ایک ذن مکر مٹی میں لٹنے والا ہوں۔“ (تقریبہ الامان، ص ۱۳۳، مطبوعہ سعودیہ)

(۵) امام الوہابؒ مولوی اسماعیل دہلوی نے تقریبہ الامان میں ایک اور جگہ لکھا ہے کہ ”یہ یقین جان لیتا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا یا چھوٹا ہو وہ اللہ کی شان کے آگے بھڑا سے بھی ذلیل ہے۔“ (ص ۱۳۳، تقریبہ الامان)

(۶) امام الوہابؒ مولوی اسماعیل دہلوی نے صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ نیاز میں حضور کی رضا خیال لئے کر جانے سے اپنے تئیں اور گدھے کا خیال کرنے سے زیادہ بڑا ہے۔ ملاحظہ کریں۔

”شیخ با انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ﷺ ہی ہوں اپنی است کو لگا دینا اپنے تئیں اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے۔“

(مرآۃ مستقیم، ص ۶۹، مطبوعہ اسلام آباد، اردو بازار لاہور)

۷) دین بندوں کے تنظیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی حضور علیہ السلام کی شان میں شدید حسرتی۔ جہاں طریقیہ حضرات کو بے ایسا تو پاگوں اور جاووروں کو بھی ملے ہے۔ (نور اللہ) ”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید مجھ ہو تو دریافت طلب یا امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص (خصوصیت) ہے ایسا علم غیب تو زیادہ دیر بلکہ ہمیشی (بچہ) مجھوں (باگل) بلکہ بیچ حیوانات و بہام کیلئے بھی حاصل ہے۔“ (حفظ الایمان، ص ۱۳، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ، کراچی)

۸) دین بندی مولوی فیصل احمد سہارنپوری حضور علیہ السلام کی کسافتی کرتے ہوئے لکھتا ہے شیطان اور ملک الموت حضرت مرزا تئیں علیہ السلام کا علم حضور سے زیادہ ہے (نور اللہ)۔ اصل عبارت ملاحظہ کریں ”شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم غیب زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کر شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت کی کوئی نص قطعی ہے۔“ (ماہنامہ قلند، ص ۵۵، مطبوعہ دارالاشاعت، کراچی)

مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ حافظ حاجت علی شاہ دین بندی نے حضور ﷺ کو بہرہ دین کہا۔ نور اللہ اللہ جو کہ حضور علیہ السلام کی شریعت گستاخی ہے اس کی اصل عبارت ملاحظہ کریں۔

بڑے مکمل کھیلے بڑے روپ بدلے

زمانہ میں بہرہ دین کے آیا

(نور اللہ)

(باغ دست، ص ۲۹۳، مصنف: حافظ حاجت علی شاہ دین بندی، مطبوعہ المصطفیٰ، تاجران کتب لاہور)

مزید تفصیل کے لئے ”دین بندی مذہب“، ”دھوکہ گز“، ”الہن اکھن“، ”دھوکہ

انصاف“ وغیرہ کتب ملاحظہ کریں۔

جو ہار پارے

دفاع کنز الایمان

(مولوی اخلاق حسین قادی دین بندی سے 18 سوالات)

تاج طریقیہ حضور خیر متحرران ص ۴۵ کی دہریہ امت پر کلام عالیہ

تاج طریقیہ حضور خیر متحرران ص ۴۵ کی دہریہ امت پر کلام عالیہ کی عرض پیکر دہرائی کی سکتی ہے عام دفاع کنز الایمان کا شائع کیا تھا۔ میرے ایک دوست ساجی خواجہ مرحوم صاحب کے توسط سے یہ رسالہ مجھے دستاب ہوا جو کراچی کے شہر کے ساتھ رقم دہرائی ہے۔ انشاء اللہ ان کو دہرائی کی جتنی خطا (رائے آئیں)۔ (مترجم اس روشنی)

روزنامہ الجھنہ، دہلی، مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۸۳ء کی صفحہ ۲ پر ایک مضمون بعنوان ”بریلوی ترجمہ قرآن کا طلی تجویز“، علم و اختیار کی بحث کی گنجیں قطرے قطرے گزری جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب کا نقل بریلوی رضی اللہ عنہ کے ترجمہ قرآن کنز الایمان اور صدر الفاضل مولانا تاج محمد الدین صاحب مراد آبادی کی تحریر پر اعتراض کیا گیا ہے۔ اس قطرے میں متعرض نے کنز الایمان اور تحریر شری پر اس وجہ سے پناہ خسرنا تا مارا ہے کہ ترجمہ شری میں خدا کے علم و قدرت کو ذاتی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم و اختیار کو حیطائی بنا کر اللہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اختیار میں اور ذاتی ظاہر کیا ہے جس کا مفاد یہی ہے کہ متعرض صاحب ذاتی اور حیطائی کی تقسیم نہیں مانتے اور اس طرح وہ خود خود رسالت کے حدود کو نہیں جانتے تو ان کا یہ لکھنا کہ ”قرآن کریم نے تو وحید رسالت کے حدود اسے مستحکم کر دیے ہیں کہ ہزار تاویلات کی جائیں تو حدود کو نہ نہیں پڑے“ ان کیلئے بے سود ہے اور خود متاقل اور ترش کا کفار ہونا ہے اس لئے کہ وہ اپنی پوری بحث میں ذاتی اور حیطائی کی تقسیم و تفریق کے منکر ہیں چنانچہ انہیں سابقہ جملوں کے بعد حصر لکھتے ہیں:

”چنانچہ رضائے جماعت علم و اختیار کے منسلب ذاتی اور حیطائی کی منطقی سے کام لے کر

رسول ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے طریقیہ حطائی اور اختیار حطائی کا تصور پہنچاتی ہے۔ قرآن کریم نے جہاں ضرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان اللہ سے پہنچی ذات کے بارے میں علم اور اختیار کی صفت کو خدا تعالیٰ کیلئے ثابت کیا ہے وہاں یہ سماعت حطائی اور ذاتی کی تقسیم کے ان آیات قرآنی کا سامنا اور فہم کر دینی ہے۔ مولانا احمد رضا صاحب کا بھیجی سب سے بڑا کام نہ ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کے اندر حطائی اور ذاتی کی تفہید اہل نردی (اللاغ)

ان کلمات پر چند سوالات توجہ دے گئے ہیں:

سوال نمبر 1۔ جناب محترم صاحب تائیں کہ چنانچہ "کان کان کی مہارت میں کیا کل ہے؟ اور اگر کل نہیں ہے تو یہ چنانچہ کیسے ہے کل جب پر انکیا اسی اور ذاتی پر انہیں اہل حضرت امام احمد رضا قاضی بریلوی اور صدرالافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی کے ترجمہ فقہیہ منہ کوئے کی ہجرات ہے؟

سوال نمبر 2۔ جناب محترم نے ان کلمات میں یہ کہ "ترضا خانی جامعہ ذاتی اور حطائی کی مطلق سے کام لے کر طریقیہ حطائی اور اختیار حطائی کا تصور پہنچاتی ہے" ہم اہل مسند پر یہ الزام لگایا ہے کہ ذاتی اور حطائی کی تقسیم ہماری اور اہل حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ کی ایجاد کردہ ہے جیسا کہ ان کے آخری فقرے صاف صاف اس الزام کا پتہ دے رہے ہیں۔ مگر قرآن کریم کی ان آیات کو پڑھ کر کہ بتائیے جو درجہ اول میں کتب و تصورات اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے بت فرمایا ہے کہ انہیں؟

الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ عَلَّمَ الْقَلَمَ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ عَلَّمَ الْغُلَامَ مَا لَمْ يَعْلَمْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ عَلَّمَ الْقَلَمَ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ عَلَّمَ الْقَلَمَ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

اور اگر بت فرمایا ہے اور بے شک بت فرمایا ہے تو بندوں کیلئے علم اور اختیار حطائی حکم قرآن کا بت ہوا۔ اسی لئے ہم مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بندے میں جو صفت ہے وہ اس کی ذات کی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ کی پیدا کردہ اور اس کی دئی ہوئی ہے۔ اور جو قرآن کریم بندوں میں اوصاف حطائی کا پتہ صاف صاف دے رہا ہے وہی قرآن کریم خداوند آسمانی سے بتا رہا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو کسی نے پیدا نہیں کیا وہی سب کچھ خداوند آسمانی کی دئی ہوئی ہے۔ اور ایک مدت تک پڑھنے والا جھلنے اور مارنے والا ہے اور اس کا وجود اور اس کی صفات نہیں ہیں بلکہ اس کا وجود اور اس کی صفات غیر حادث ہیں۔ اسی کو ہم ذاتی سے تعبیر کرتے ہیں تو محترم صاحب نے اہل سنت اور امام اہل سنت اہل حضرت کے سر ذاتی یہ

حطائی کی تقسیم کے باعث جہاں الزام لگایا ہے وہ کھلا جہاں اور صریح فقرہ ہے کہ انہیں؟

سوال نمبر 3۔ یہ جو گروہ ہے اہل سنت کا عقیدہ اور ایمان ہے۔ اب جناب اپنا عقیدہ بتائیں کہ آپ اور آپ کے جملہ ہم خیال مثلاً مفتی احمد رضا دہلوی، چشتیہ دہلوی، اس ذاتی اور حطائی کی تقسیم کے منکر ہو کر ان آیات جنات کے منکر ہوئے کہ انہیں ضرور ہوئے اور جب آپ سب ان آیات جنات کے منکر ہوئے تو یہ بھی بتا دیں کہ قرآن کی آیات جنات کا منکر کون ہوتا ہے؟

سوال نمبر 4۔ آپ سب لوگ ذاتی اور حطائی کی تقسیم پر تو اس قدر مبالغہ فرمودہ ہوتے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تو سبح و سمیر۔ سرید و قارحی۔ حکم اور علم و فہم ہے اور آپ اور ہم سب اس کے بندے ہیں اس کی عطیہ ہے، سبح و سمیر سرید و قارحی اور حکم اور علم و فہم ہیں۔ اب اس تقسیم پر مبالغہ فرمودہ ہونے کا انجام اس کے سوا کیا ہے کہ آپ حضرات کے نزدیک بندے اور خدا میں کونسا اعتبار نہیں لائے کہ آپ حضرات کو ذاتی اور حطائی کی تفریق مسلم ہی نہیں آپ حضرات کے طور پر یہ لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو یہ صفات بخشیں ہی نہیں اور یہ آیات جنات کا انکار اور قرآن کریم سے کفر کے علاوہ مہاجرت اور مشاہدے کا بھی انکار ہے۔ تو آپ کو تو ہم نے کبھی یہ اعتراض کے بجائے اپنے وجود اور صفات کا انکار کرتا چاہیے اور اس دینے سے ہستی سے الگ ہونے کو اپنی اور دنیا بھائی چاہیے۔

سوال نمبر 5۔ اور اگر ذاتی اور حطائی کی تقسیم غیر مسلم مانتے ہوئے اپنی ذات و صفات کا اقرار بھی کر لیں تو کیا اس تقسیم کے انکار سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ حضرات اپنی ذات و صفات کو حطائی نہیں مانتے اور جب حطائی نہیں مانتے تو ضرور آپ حضرات کی ذات و صفات ذاتی ہوں گی۔ کیا یہ اس بدیہی تقسیم سے انکار اور خدا اور بندے میں امتیاز کو کھوٹا بلکہ خدا و اللہ خدا کا شرک و بتیم بنانا ہے کہ انہیں؟

آجما ہے پاؤں پاؤں کا دل دلاش

لو آپ اپنے دام میں مچا دلاش

سوال نمبر 6۔ اور جب ذاتی اور حطائی کا فرق ہو کر خداوند کا اختیار نہ رکھتا تو حیدر رسالت کی وہ حدود کب قائم نہیں رہیں تو وہ جو کھانا حکم قرآن کریم نے تو حیدر رسالت کے حدود مانتے معلوم کر دیئے ہیں (اللاغ)

اس اپنے کسی پر تہا را ایمان کب سے کیا یا اپنے کسی کے لئے کچھ جھٹلا نہیں؟

سوال نمبر 7۔ اور جب ذاتی اور حطائی کے فرق کو کھوٹا خدا اور بندے کے تفریق کرنا ہے تو یہ حق کو کھوٹا دیندی

فرقان آیات کا جو جناب نے ذکر کیا مطلب خیر کرتا ہے کہیں؟ اور جماعت اہل سنت ذاتی اور عطائی کا امتیاز قائم کر کے اور حدود قائم کر کے یہ جن کا جناب نے شروع مضمون میں ذکر کیا تو یہ کہا کہ یہ جماعت ان آیات کا سامان و رسم کر رہی ہے انوار اسلام دوسروں کے سر رکھنا ہے کہیں؟ بلوے اور ضرر ہے؟ سوال نمبر ۳۰ ذاتی اور عطائی کے انکار میں آپ لوگ اتنے سرگرم ہیں کہ عطائی کو بھی شرک بتاتے ہیں، چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی "تقدیر الامان" میں لکھتے ہیں "بمصر میں وہاں کے لوگوں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھ لیں کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔" (تقدیر الامان صفحہ ۳۹ مطبوعہ مکتبہ المقلدین فی کل روز لاہور)۔

اور جناب نے بھی اس پر شرک کا حکم یہ کر دیا ہے کہ ذاتی اور عطائی کی تقسیم کا سراغ منکرین کہہ کے اس ایک میں ملتا ہے جو وہ چاہتے ہیں مگر یہ بتاتے ہیں کہ شرک ہے کہ جو خدا کے ساتھ خاص ہو اسے غیر خدا کیلئے ثابت کیا جائے اور عطائی وہ ہے جو غیر نے دی ہو خواہ اسے اوپر کون ہے جس نے اسے صفات بخشیں؟ کہنے عطائی کو شرک کہنا خدا کے اوپر خدا ہوتا ہے کہیں اس پر آپ کا شرک ہے کہ نہیں؟ ذاتی اور عطائی کی تقسیم کی وجہ سے ہم اہل سنت پر اتنا فساد پکڑا کہ آپ کے عقدا مولوی اشرف علی تھانوی بھی اپنے مضمون میں اس جرم کے مرتکب ہیں چنانچہ وہ رقم طراز ہیں: "جو استغناوت واستمداد بالخلق با عقدا و قدرت مستقل مستند ہو شرک ہے اور یہ عقدا و علم و قدرت غیر مستقل ہو گردہ علم و قدرت کسی دلیل صحیح سے ثابت نہ ہو مصیبت ہے اور یہ عقدا و علم و قدرت غیر مستقل ہو اور وہ علم و قدرت کسی دلیل سے ثابت ہو جائز ہے خواہ وہ مستند مذہبی ہو یا بیعت ہو۔" (فتاویٰ اعدایہ جلد چہارم صفحہ ۹)

اسی فتوے میں چند سطروں کے بعد لکھا ہے "کہ مستند اور اہل مشائخ سے صاحب کشف الارواح کے لئے قسم ثالث ہے۔" علم و علم و اختیار عطائی کی کسی کھلی تفریع ہے اور آپ خود مضمون ۱۸ صاحب الہی کتاب "اہل اللہ کی عظمت طاعت و بندگی نظر میں" جو خاص انجمنیہ پریس دہلی میں چھپی ہے اور حصہ یک و دو دہلی سے شائع ہوئی ہے، میں رقم طراز ہیں "مومن کی روح خاص کر اولیائے حق اور صلحائے امت کی روحیں جسم سے جدا کی گئی ہیں انہوں نے شہادت کی توفیق رکھی ہیں اور ان ارواح کا تصرف قانون الہی کے مطابق ہوتا ہے۔" اور جلد ۱۰۱ کے امام و مستند اسماعیل دہلوی کا یہ اعتراف بھی

ملاحظہ ہو: "اسی مراتب عالیہ و ادب اب اس صاحب رفیع مآذون مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت می باشد" (صراط مستقیم صفحہ ۱۰۱)

اس سلسلہ میں ایک واقعہ عبد اللہ خان نامی مسلم راجپوت کا بھی سننے چاہئے، جسے آپ ہی کے قاسم الفتوی صاحب نے ذکر کیا ہے اور جو ادراج ۱۱۱۱ میں موجود ہے وہ ہے کہ ان کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور وہ حقہ لینے آتا تو آپ فریاد کیا کرتے تھے کہ میرے گھر میں لڑکی ہوئی یا لڑکا اور جو آپ بتا دیتے تھے وہی ہوتا تھا۔ دوسری عبادت نیز مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق عاشق الہی میرٹھی کی یہ عبادت بھی ملاحظہ ہو، وہ لکھتے ہیں:

"اس زمانے میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو حق تعالیٰ نے وہ علم دیا ہے جب کوئی حاضر ہونے والا اسلام و ملکہ کہتا ہے تو آپ اس کے ارادے سے واقف ہو جاتے ہیں۔ نیز مولوی انوار الحسن ہاشمی "مہشات دارالعلوم" کے مقدمہ میں تحریر کرتے ہیں "بعض کامل الایمان بزرگوں کو جن کی عمر کا بیشتر حصہ تو کفر اور روحانی تربیت میں گزرتا ہے باطنی اور روحانی حیثیت سے ان کو جناب اللہ ایسا ملکہ و راز حاصل ہو جاتا ہے کہ خواب یا بیداری میں ان پر وہ امور خود بخود کشف ہو جاتے ہیں جو دوسروں سے پوشیدہ ہیں" (مہشات دارالعلوم صفحہ ۱۲)۔

نیز مولوی اسماعیل دہلوی صاحب منصب امامت میں اولیاء اللہ کے عالم کے تصرفات کی تفریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں (یہاں ان کی عبادت کا اردو ترجمہ پیش ہے جو "بریلوی فقہ" کے مصنفین نے کیا ہے)۔ "جیسے بارش کا نازل ہونا اور درختوں کا نشوونما پانا حالات کا پلٹا کھانا، بادشاہوں کا انتقال (یا بھڑکنا) یا اور (بے وزن) آنا، دولت مند و فقیر اسماعیلین کے احوال کا بدل جانا اور دواؤں کا بہت جانا اور ان جیسے دوسرے تصرفات" (بریلوی فقہ صفحہ ۱۳۲)۔

نیز درج ہند کی خانوادہ کے ایک بزرگ شام عبد الرحیم رائے پوری کا کتب بدیع نورانی تھا۔ میں ان کے پاس بیٹھنے پر عقیدہ ملاحظہ فرمائیے:

"مولانا شام عبد الرحیم صاحب رائے پوری کا کتب بدیع نورانی تھا۔ میں ان کے پاس بیٹھنے سے روتا تھا کہیں میرے محبوب کشف نہ ہو جائیں اور مولوی عاشق الہی میرٹھی نے اپنی کتاب تذکرۃ الرشید میں ایک طالب علم کی زبانی مولوی رشید احمد گنگوہی کا بھی حال نقل کیا ہے کہ حضرت کے

سامنے جاتے مجھے بہت ڈر معلوم ہوتا ہے کیونکہ قلب کے دماؤں (دوست) اختیار میں نہیں اور حضرت ان پر مطلع ہو جاتے ہیں۔“

یہ چند ماحصلیہ طور موند یہاں درج ہوئیں۔ اب انہیں دیکھ کر یہ بتاتے چلے کہ وہابی مہرم کے مطابق غیر خدا کیلئے اختیار مان کر تم اور تمہارا دعا کا خلائی جرم شرک کا جس کی تہمت منبروں کے سر سے ہوتے ہو شرک ہوا کر نہیں۔ کہو اور اور ضرور ہوا۔ تو قرآن کی حضرت طیلینہ الرحمہ و صدر الانا فضل علیہ الرحمہ پر ہی اس قدر غصہ کیوں ہے؟ تھا تو ہی جو امر دیگر دکان دو بیونہ بخصوص امام ابوہبہ اسماعیل ودولی کو بھی وہی ستانیے جو صاحب کسزالی بیان و تفسیر کسی کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ اور شرک کا وہ الزام پڑے کہ ظانہ وہابیہ کہہ دیتے جو اہل سنت کو دے رہے ہیں، یا آپ حضرت دہابیہ کو خدا کی سہیلی ہے کہ شرک کریں مگر بھی مسلمان رہیں۔

سوال نمبر 9۔ اور جواب ہے کہ الا حراف میں قرآن کریم نے ہم دافعیہ کے مسئلہ پر ہر جگہ روشنی ڈالی اور وہاں خلاصہ صاحب بریلوی اور ان کے شاگرد شیخ محمد بن عبد الوہاب نے جو تفسیریں تالیف کی ہیں ان میں بھی اسی پیکر میں ہے اس کو نہیں؟ پھر اس پیکر سے نکل کر تو دیکھا جائے۔

سوال نمبر 10۔ ترجمہ تفسیر کو نکل کر کے آپ قمر طراز میں مطلب ہو گا کہ دھماکا زلزلہ کی لکھی ہوئی ہے، احاطہ کی لکھی نہیں کی گئی۔ یہ ایک سبھی مطلب ہے اور اسی سے وہ حدود کا مرچے ہیں جن کا ذکر جناب نے شروع مضمون میں کیا ہے۔ اور یہ بھی جناب کی حد و حد متعین حکم الامت والامان الیہ اور آخر جناب کی اور آپ کے دیگر اصحاب کی مبارک روا سے ظاہر ہے اور اسی پر معترض ہوتا ہے اعزہ و اصحاب علیہ خود کو جھٹلاتا اور خداوند کی تیسرے کو کر کے نہ سب کے مطابق ہے ایمان ہوتا ہے یا نہیں؟

سوال نمبر 11۔ ادر جب عطائی غلامی ہو اور عطائی قدرت سے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا تو اے علم اور اختیار کی حیثیت کیا ہو؟ نیز چند طرح کے بند کسکے ادر جس جب اے علم اور اختیار آپ کو نہیں سے محفوظ نہ کرے گا میرا اس کا حاصل کیا؟ جی۔ یہ یوں کہا کہ ہے کہ خدا کے سوا کسی کو عقل و مشر کی قدرت مستقل حاصل ہے۔ اور عطائی کے الٹی سے انسان کو انسان جانتا و جمادات میں بھی عقل و مشر کا وصف موجود ہے۔ رازع کا کاردار ہے کہ کہتے ہیں کہ فلاں دوا یا خدا نے عقل یا فلاں نے نقصان پہنچا تو قسے خدا نے علم اور اختیار بخشا ہو کیا سمجھتے ہیں کہ اس علم اور عقل اور عقل و مشر کے شرارت

مرتب فرمائے اور صاحبِ علم و اختیار سے دی نفع و ضرر ظاہر ہیں جو اللہ چاہے۔ مگر آپ نے شاید یہ سمجھا ہے کہ اللہ نہ چاہے ثمرات اور نفع و ضرر بندے سے۔ یہ ظاہر ہو، جیسا اس کے علم و اختیار و حیثیت ظاہر ہو گی۔ (والعیا واللہ)

سوال نمبر 12۔ اور اگر اسے علم و اختیار کی کوئی حیثیت نہیں تو یہی سوال جناب اپنے امام و حکیم الامت اور دیگر اصحاب سے خود گھدھاپنے آپ سے کیجئے کہ اہم علم و اختیار آپ حضرات اپنے بڑوں کو کیسے کیوں ثابت کرتے ہیں؟

سوال نمبر 13 اے گئے یہ جو لکھا ہے کہ یہ قرآن کریم کا استدلالی فقرہ ہے کہ حاشیہ نویس صاحب قیاس میں
 پچیس کروڑ ہیں سچی ہاں! کیوں اور کیسے؟ اور کہیں آپ بھی اس جال میں پھنسے ہیں کہ نہیں۔ بے
 شک جیسے ہیں چنانچہ ظاہر ہے اور مزید ظاہر ہوگا۔

[illegible]

سوال نمبر 15۔ اور جواب ہے یہ جو کچھ کہ حقیقت ہے کہ خداوند عالم نے اپنی مادی صفات، علم، قدرت، اختیار، برکت و رحم و مہربانی کا سراو ہی میں خلقِ بشر کے لیے بھی صفات ہی اللہ تعالیٰ کا کسی صفت کو نہ کر کے نہیں بلکہ ایک صفت و جود کو نے ہے۔ پس اس میں کون اللہ تعالیٰ کا شریک ہے کہ وہ واجب اور عجز الٰہی اور ہم حادث و ذاتی ہیں جس کا اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو کوئی صفت عطا کی نہ ہے نہ ہم پر بھی کہ جس کا وہ واجب اور عجز الٰہی ہے۔ پس اب حضرت اے جے جود کو انکار کر ڈالو۔

سوال نمبر 16۔ اور اگر یہی ٹھہرائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو کوئی مفت نہیں بخشی تو ان آیات کا جن میں اللہ تعالیٰ نے انسان اور سید الانس و جاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم وسیع و بھر ثابت کیا۔ جن میں سے

کہہ دکر کہیں، اُن کا جناب کے نزدیک کیا جواب ہے؟ اگر ان آیات پر ایمان ہے تو ان کا عمل بتائیے اور اگر ایمان نہیں اور عقلی کے انکار کا ہے شک بھی، انہما ہے تو ہم اہل سنت کو شرک بتانے کی بجائے اپنے ایمان کی فکر کیجئے۔

سوال نمبر 17۔ اور یہ بھی بتائیے کہ آپ نے کیا کفر اولیاء و صلحاء بلکہ ہر مومن کے لئے بعد وفات، عالم میں تصرف کی قوت مان لی اور آپ کے معتدلیان دہلوی دھانوی نے کیا نیکر بندوں کیلئے علم و قدرت اور تصرفات مان لئے حالانکہ یہ آپ کے حرم میں شرک ہے جیسا کہ آپ کی یہ عبارت صاف بول رہی ہے اور آپ دیوبندیوں و دہائیوں کے امام ائمہ اہل سنت دہلوی پہلے کہ چکا کہ ”پھر خواہ یوں سمجھ کر ان کا مومن کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھ کر اللہ نے ان کو اپنی طاقت بخشی ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے“ (تقویۃ الایمان صفحہ 31 مطبوعہ المکتبہ ملیہ فیضی کل روڈ لاہور)۔ اب بولنے کر ان دو ہری بولیں میں کون سی بولی ایمانی ہے اور کون سی کفری اور آپ حضرات کا ایمان کس ہے؟

سوال نمبر 18۔ اور اگر علم و اختیار عقلی پر ایمان لائیں تو اس کے سوا کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم و تصرف ذاتی ہے اور مخلوق کا عقلی اسی سے سیدھا عقلی حضرت علیہ الرحمہ سے آیت مذکورہ کا ترجمہ فرمایا ”مکہ تم فرماؤ کہ میں اپنی جان کے پھلنے سے کا خود نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر کسی شب میں جان لیا کرتا تو میں ہوتا کہ میں نے بہت سی بھائی کی حج کی اور مجھے کئی عیالی تھیں۔ میں تو بھی زور دار خوشی ستانے والا ہوں انہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔“

اور ترجمہ کے لفظ مگر جو اللہ چاہے پر غور کیجئے تو خود اسی آیت میں بندے سے ذاتی کی نفی اور اس کیلئے عقلی کا اثبات موجود ہے اور لا اھلک الا آخرہ کا ترجمہ میں اپنے پھلنے سے کا خود نہیں مگر جو اللہ چاہے اس نفی ترجمہ ہے جو با محاورہ بھی ہے کہ آیت کریمہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صرف نفی ضرر پر قابو پانے کی اہمیت تھی ہونے کی نفی ہے اور انشا کا بھی نفی نہیں بلکہ وہ الا انشا ما لکرم جو چاہے سے ثابت ہے تو مطلب یہی ہوا کہ میں خود نفی ضرر پر قابو نہیں رکھتا بلکہ شیت الہی و عقلانے الہی سے قابو رکھتا ہوں تو سیدنا اہل حضرت علیہ الرحمہ کا خود نفی فرمنا اپنی جانب سے کوئی بدحمانہ ہے یا آیت کریمہ کی تو فتح اور دوسری آیات جن میں صاف صاف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علم و تصرف ثابت کیا گیا ہے ان سے وہم محارثہ کو دور کرتا ہے۔

قط سوم

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مسلک اعلیٰ حضرت

مناظر اسلام، قاری دہابیت علامہ محمد منیف قریشی

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی مددگار ہیں

محدث دہلوی اپنے ایک مکتوب میں اپنے شیخ حضرت شیخ انوار الحق لکھتے ہیں:

مراجع ومناوالتی مہم الفقیران ہمہ جناب مہد کائنات و خلاصہ موجودات است علیہ الفضل الصلوات واکمل التحیات ہوسیلہ حضرت پیر دستگیر، خرب نواز شکستہ ہرو، غوث الظہن شیخ معی الدین عبدالقادر جیلانی وحی اللہ عندہ (الکاتب دار اسرار صفحہ ۲۹۸)

(ترجمہ) ”ہم فقیروں کے مرجع و جائے پناہ پر جو پوری کائنات کے سردار اور تمام موجودات کا خلاصہ ہیں مدد کرنے والے پیر غریبوں کو نوازنے والے پھرے ہوؤں کو پالنے والے جنوں اور انسانوں کی مدد کو پہنچنے والے شیخ معی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے افضل و کامل درود ہو۔“ محدث دہلوی جب غوث پاک کو دیگر غریب نواز شہادت پر در غوث الظہن قرار دے رہے ہیں اور اسی لیے ہم اہل سنت و جماعت بھی اولیائے کرام کے لیے مذکورہ صفات کو سمجھنا چاہا استعمال کرتے ہیں بلکہ ماننے والے بندے کے نزدیک مذکورہ صفات اللہ کے سوا کسی اور کے لیے استعمال کرنا مکمل شرک ہے۔“ (تقویۃ الایمان)

کیا محدث دہلوی دیوبندیوں کے اس فتویٰ سے بچ گئے فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

خاتماہ میں جھاڑ دینا

محدث دہلوی نے اپنی کتاب شرح مشکوٰۃ کو خاتماہ قادریہ میں قسم کیا لکھتے ہیں:

ثم لی الخاتماہ القادری و هذا الفقیر یخلمہ و یکلمہ و یوقد مسراجہ۔

(شرح مشکوٰۃ ص ۱۵)

(ترجمہ) ”یہ کتاب خاتہ کاوریہ میں ختم ہوئی فقیر اس خاتہ کی خدمت کرتا ہے اس میں جھاڑو دیتا ہے اور وہاں کا چراغ روشن کرتا ہے۔“ ہم اہل سنت و جماعت کی خدمت کرتے ہیں وہاں خدمت کرتے ہوئے جھاڑو دیتے ہیں، چراغ جلاتے ہیں اور وہاں کے فقیروں کی مالی خدمت کرتے ہیں، جبکہ علمائے دینیہ کے نزدیک کسی خاتہ پر جھاڑو دینا چراغ جلاتا نا وہاں جھاڑو جٹا شرک ہے۔ (تقریبہ ایمان ص ۸)

کیا یہ کفر و شرک کے گولے داغنے دینے کے لئے سرعام دھمکی نہیں دے رہے کہ ہم نماز دینے لگے گئے ہیں آؤ ہمارے ساتھ چلو؟

مزارات اولیاء پر گنبد اور عمارت بنانا

در آخر زمان بجهت القصار نظر عوام بر ظاهر مصلحت در تعمیر و ترویج مشاہد و مقابر مشائخ و عظامہ دینہ چیزها الخرو دندان آں جاہلیت و شوکت اسلام و اہل صلاح پیدا آید خصوصا در قہار ہند کہ اعلیٰ دین از ہند و کفار بسیار اند و ترویج و اعلاشان این مقامات باعث رعب و انقیاد ایشان است و بسیار اعمال و افعال او صاحب کہ در زمان سلف مکروہ ہووہ اند در آخر زمان از مستحسنان گشتہ (شرح سفر السعادت)

(ترجمہ) ”۳۳ خزانہ میں جبکہ عام لوگ محض ظاہر میں رہ گئے ہیں اس حالت میں بزرگان دین اور اولیاء و صلحاء کی قبروں پر مقبرے و گنبد بنانے میں مصلحت دیکھ کر کچھ چیزوں کا اضافہ کر دیا ہے تاکہ اس جگہ اسلام اور اولیاء اللہ کی عظمت و شوکت ظاہر ہو جائے بالخصوص ہندوستان جیسے ملک میں جہاں ہندو اور کفار بہت سے دشمنان دین موجود ہیں ان مقامات کی بلندی، شان ظاہر کرنا کافروں کے رعب اور ان کی طاقت کا ذریعہ ہے اور بہت سے کام پہلے کر دئے تھے آخر زمانہ میں وہ سب ہو گئے۔“

محدث دہلوی رحمہ اللہ اولیاء اللہ کے مزارات و گنبد کو اسلام کی عظمت کا نشان اور ہندوؤں کا فروں کے رعب کا ذریعہ مانتا رہے ہیں جبکہ دینیہ ہندی وہابی ان عظمت کے میناروں اور اللہ کی نشانیوں کو مٹانے کے درپے ہیں۔

اولیاء اللہ کے مزارات کے خلاف ان لوگوں کے ہندوں کی زہر افشانی کسی سے ڈنکی بھجی نہیں سبکی وجہ ہے کہ دینیہ ہندی وہابی مکتبہ سے تعلیم حاصل کرنے والے ایمان و امن نہاد دھارمیان شیطان (حقیقت میں ظالمین) آئے روز کہیں نہ کہیں مزارات اولیاء کو نشانہ بناتے ہیں حال ہی میں حضرت علی النجوری رانا حضور کے دربار کے حاطہ میں ہونے والی درندگی اس کی تازہ مثال ہے کہ جہاں پر پیٹنگروں مسلمانوں کو خون میں نہلایا گیا۔

جبکہ محدث دہلوی دوسری جگہ یوں رقمطراز ہیں: ”خو مساحت عزت ایشان موجب برکت و نورانیت و صفایست و زیارات مقامات معبر کہ و دعا در اینجا موعود است۔“

(ترجمہ) ”اولیاء کے کرام کے مزارات کی عزت کرنا باعث برکت و نورانیت اور پاکیزگی ہے اور ان مقامات حج و عمرہ کی زیارت اور وہاں جا کر عوام کا خیال ایمان کا ہمیشہ سے طریقہ چلا آ رہا ہے۔“

آگے لکھتے ہیں:

در زیارات قبور احترام اہل آں را در اسطبل و جلوس و تدابیر همان حکم است کہ در حالات حیات بود۔

(ترجمہ) ”اہل اللہ کے مزارات کی زیارت کے دوران مزارات پر حاضری، وہاں بیٹھنے اور ادب بجا لانے کا یہ حکم ہے جو ولی اللہ کی ظاہری زندگی کا حق۔“ (شرح مسرسلۃ ص ۷۷)

(جاری ہے)

شرح فتوح الغیب

خوبصورت معلم حضرت سید عبدالقادر جیلانی کی کتاب ”فتوح الغیب“ کی بے مثال شرح حضرت شیخ عبداللہ محدث دہلوی طبع الرحمن نے لکھی۔ یہ کتاب شائقین علم کے لیے مفید ہے۔ جس میں مسلک اہلسنت کی تاریخ میں کثیر تعداد میں حوالہ جات موجود ہیں۔ کتاب ۳۳۳ صفحات پر مشتمل ہے اور اظہار کے ملبومہ کا رنگی ایڈیشن کا کس اہلسنت و جماعت کے قدیم ادارے نور پور پبلیکیشنز کے پیشکش ہے (موجودہ نام دارالنور) نے شائع کیا ہے۔

لکھنے کا پتہ: دارالنور سٹا ہوٹل ناٹار ہار مارکیٹ لاہور۔ 0300-8539972

قطر اقل

اکاذیب آل نجد

(غیر مقلدہ دہلی، بھری، انگریزی، اندھینوں کے جھوٹ)

﴿مناظر اسلام ابوالحسن علامہ قلام مرتضیٰ ساقی مجددی﴾

آل نجد یعنی غیر مقلدہ دہلی حضرات نے اہلسنت و جماعت کے خلاف جابجا اودھم مچا رکھا ہے اور نہایت ہی سکرودہ اعزاز میں عوام الناس کو دھوکا دہا راست سے بٹانے کی بھڑکی کوششوں میں مصروف ہیں۔ چونکہ ان کی بنیادی بھڑک جھوٹ ہے اس لیے دن رات درود بخ کوئی سے کام لیتے ہیں، لیکن ملعون بھڑکی درم نظر مضمون میں ہم نے ”جواب آس قرآن“ کے طور پر صرف ان کو آئینہ دکھانے کی فرض سے ان کے سمجھنے کی ایک لہرست تیار کر دی ہے۔ تاکہ ہر شخص سچ اور جھوٹ کا نظارہ اپنی آنکھ سے کر سکے۔

اگرچہ محمد قاسم دہلی آف گجرات والہ نہ لکھا ہے:

”بریلوی حضرات بزرگوں کی لاشوں کو بوجے ہیں“ (حدیث اور غیر اہل حدیث میں ۷)

لَعَنَهُ اللّٰهُ عَلٰی الْکَاذِبِیْنَ ایسا قبیح جھوٹ ہے کہ جس پر جتنے ہی سخت کے ڈاگرے برساتے جائیں گے۔ کیونکہ اہلسنت و جماعت غلطی بریلوی قتلہ اظہار میں وہ قدر عمل جلا دلوی ہو جاتے ہیں۔

حسبہ داخ رہے ایسے کذاب اور دجال کے حقائق آل نجد دہلی طبعی دہلی نے لکھ رکھا ہے:

”محقق اہل حدیث امام امام، اہلسنن، اہلایمان، شیخ الاسلام، الشیخ الاسلام، صاحب رحمہ اللہ“

(حدیث المسلمین ص ۸۷)

سوچئے! جس دھرم کے ”محقق“ امام اور شیخ الاسلام ایسے گناہی جھوٹ بولے کہ کوئی عالم محسوس نہیں کرے اس کے پچھلے طبقے کے لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

۲۔ نجدی وہابیوں کے گھر صادق یا کلوٹی نے اپنی کتب مبنائی کا ثبوت یوں دیا ہے:

”(خنیوں نے لوگوں کو قیدہ دیا ہے) کہ خدا نے رسول ﷺ کو قرآن میں نور رکھا ہے جب آ

۳۔ ”تجویش ہوئے“۔ (انوار النوح ص ۱۱۲)

”صادق کہلو کرتا رہی کو اس قدر جھوٹ بولے سے کچھ تو شرم آتی چاہیے، اہلسنت و جماعت خنیوں کی کسی کتاب میں ہرگز ہرگز نہیں لکھا ہوا کہ ”تجویش ہوئے“

محمد اللہ اعلم اہلسنت رسول اللہ ﷺ کو درجی مانتے ہیں اور ہر شے شرعی، جو آپ کی ”بشریت مقدسہ“ کا مطلقہ انکار کرے ہمارے نزدیک وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ثابت ہوا کہ بہتان لگانے والے نجدی وہابی کذاب ہیں۔

۳۔ حریہ لکھا ہے:

”اور نہ ہی اس (اللہ) نے کسی کو کسی قسم کا اختیار دے رکھا ہے“ (انوار النوح ص ۳۵)

بالکل جھوٹ ہے اور اللہ تعالیٰ پر بہت گستاخانہ بیان بھی، کیونکہ اس نے ہر بندے کو کچھ نہ کچھ اختیار ضرور دے رکھا ہے، جبکہ مقرران بارگاہ کے پاس مناجات اللہ بہت سارے اختیارات ہوتے ہیں۔ جس کا اعتراف

صادق حریہ کو بھی ہے۔

۴۔ صادق یا کلوٹی نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر یوں بہتان تراشی کی ہے:

”خدا تعالیٰ نے اپنے ”سچے رسول حضرت محمد ﷺ کی زبان سے اقرار اور اعلان کر لیا ہے کہ آسمان

وزمین میں اللہ کے سوا کوئی بھی غیوب پر مطلع نہیں۔“ (انوار النوح ص ۱۸۲)

قرآن و حدیث میں کسی جگہ پر بھی ”غیب پر مطلع نہیں“ کا جملہ موجود نہیں ہے۔ یہ ان لوگوں کی سیاہ کاری بلکہ سادہ لوح مسلمانوں سے مکاویہ ہے۔ اپنا نجدی دھرم بچانے کی خاطر اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ پر جھوٹ بولنے سے بھی نہیں ڈرتے۔

۵۔ حریہ لکھا ہے:

”اور درحقیقت غاش کرنے کی اس کی جناب میں کسی کو اجازت ہی نہیں“ (انوار النوح ص ۱۶)

یہی مفید جھوٹ ہے۔ قرآن و حدیث میں کسی جگہ بھی دنیا میں سفارش کرنے کی تردید نہیں کی گئی۔ یہ سب وہابیوں کا افتراء و بہتان ہے۔

۶۔ صادق یا کلوٹی نے اس مہارت کے حاشیہ میں دوبارہ جھوٹ بولتے ہوئے لکھ دیا ہے کہ: ”معلوم ہوا،

خانیوں کوئی کسا کا خدا کے پاس سنا رہی نہیں ہے“

اس جگہ قرآن مجید اور ذات باری تعالیٰ پر جموت بول کر اپنا اعمال نامہ سیاہ کیا ہے۔

۷۔ ایک اور مقام پر تو جموت کا "گ" تو ذکر کر رکھ دیا ہے لکھتا ہے:

"پھر کوئی پیغمبر ہوئی، بزرگ، شہید، غیر اللہ۔ اللہ کے پاس کسی کا سفارش بھی نہیں ہے۔"

(انوار الحق ج ۸ ص ۶۷)

حالانکہ یہ بات قرآن وحدیث کے بالکل خلاف اور سراسر جموت ہے۔

۸۔ صادق سیالکوٹی کی لاہور روٹ کوئی ملاحظہ ہوا لکھتا ہے:

"شاہ جیلانی غشی کے مقلد تھے۔"

(اشارات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ص ۶۷ حاشیہ)

جموت ہے، حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فقہ کے بڑے کاتھے۔

۹۔ سیالکوٹی کا ایک اور جہونا کار نامہ ملاحظہ فرمائیں لکھتا ہے:

"جب رسول اللہ ﷺ کے بیٹے عبداللہ فوت ہوئے تو ابو جہل اور عباس بن ابی وقیر حاکم بن

لے کہا کہ اب اس صابی کا کوئی لڑکا نہیں رہا اب تو یا اختر۔۔۔ ہو گیا ہے، جب یہ فوت ہو جائے گا تو اس کا

کوئی نام نہ ملے گا، نہ اس کا دین رہے گا (توبہ)۔ (صافی کوثر ص ۷)

یہ جموت ہے، سورۃ توبہ میں ان باتوں کا: "مذنبان بھی نہیں ہے۔"

۱۰۔ اسی پر لکھتا ہے:

"پھر اللہ فرمے گا: اے محمد، قل لسمع وادفع تشفع وقل تعطف"

حاشیہ میں بطور حال لکھا ہے: "بخاری شریف"۔ (صافی کوثر ص ۳۸)

جموت ہے، کیونکہ بخاری شریف کی دونوں جلدوں میں سے کسی جگہ بھی مذکورہ الفاظ نہیں ہیں۔ یہ نہ صرف

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر مشتمل ہے بلکہ غزوات باری تعالیٰ پر بھی اقرار ہے۔ انبیاء

۱۱۔ صادق سیالکوٹی نے اپنی اکثر کتب کی ابتداء میں ایک خط یہ لکھا ہے جس کا مضمون یہ ہے: بسم اللہ

الرحمن الرحیم الحمد للہ لحدیثہ ولتسبیحہ ولتستغفرہ ولتؤمن بہ ولنفر کل علیہ

ولنعدو ذلہ من ضرور انفسنا ومن سیأت اصحابنا من ینہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یغللہ

ہادی لہ ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحلہ لا شریک لہ ونشہد ان محمد عبداً ورسولہ

۱۵۔ اما بعد فان خیر المخلیث کتاب اللہ وغیر الہدی ہدی محمد (ﷺ) وضو الامور

محللتها وکل محدثہ بدعہ وکل بدعہ ضلالہ وکل ضلالہ فی النار۔

اور اس کے حقیقی پیغمبر بھی کیا ہے کہ

نہی کر کے ﷺ کا یہ وہ جامع اور مبارک خطبہ ہے جو حضور اپنے ہر موقع اور تقریر کے شروع میں پڑھا کرتے

تھے اور یہ خطبہ بالفاظ مختلف مسلم ایذا و تہذیب وغیرہ میں موجود ہے ملاحظہ ہوا صلوة الرسول ص ۳۹ حزب

الرسول ص ۳۳ جمال مصطفیٰ ص ۱۸، انوار الحق ج ۸ ص ۲۱، حج مستون ص ۱۱۰ وغیرہ۔

حالانکہ ان کا نقل کردہ یہ خطبہ مذکورہ کتابوں میں سے کسی ایک کتاب میں بھی مذکور نہیں ہے۔ یہ احادیث

مبارکہ ان مقدس کتابوں پر بھی جموت ہے اور ان کے معنی میں مکمل اللہ راہ نہ تھیں پر بھی بہتان ہے۔

یہاں ذہیر طبری کے ہاتھوں بھی اس جموت کا پردہ فاش ہوتا ہے دیکھیں اسحاق سیالکوٹی کی کتاب "صلوٰۃ الرسول" کی تخریج میں لکھتے ہیں:

"یہ خطبہ متعدد اصحاب رسول سے مروی ہے جن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن مسعود رضی

اللہ عنہما شامل ہیں۔ حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو مسلم بن الحنفیہ اور ابن ماجہ وغیرہ نے تسلسل سے

ونقل کیں علیہ کے بغیر روایت کیا ہے اور اسی طرح حدیث ابن مسعود کو ابو داؤد ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ

وغیرہ نے بھی ان الفاظ کے بغیر روایت کیا ہے۔ (تسلیل الوصول الی تخریج مطبوعۃ الرسول ص ۲۶)

دیکھتے ہیں آپ؟ پھر وہ کائنات و جماعت کے جذبے سے سرشار ہونے کے باوجود بار بار یہ لکھتا ہی

ہوا کہ "ان الفاظ کے بغیر روایت کیا ہے" حالانکہ بات تو یہ ہوئی کہ کیا "صادق سیالکوٹی" کے نقل کردہ

خطبے کی کتاب میں موجود ہے تو ذہیر طبری کی کوئی عجیب کہانی یا پردہ واقعی "صادق" کہانے والے نے ان

کتابوں اور محدثین پر افراہ کیا ہے۔

بات یہاں مذکورہ الفاظ کا کتاب میں موجود ہونا تو ذہیر طبری کی خبری لکھتے ہیں:

"یہ الفاظ تاریخ بغداد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ملتے ہیں مگر اس کی سند راوی

محمد بن عمر کی حدیث سے سخت ضعیف ہے جسے بعض آئمہ نے مذہب اور مضاع کہا ہے (تسلیل الوصول ص ۲۶)

کذاب راویوں کی بات "صادق سیالکوٹی" جیسے کذاب نے پیش کر کے جگہ جگہ جھوٹ اور افتراء کا کردہ طریقہ اپنا رکھا ہے۔ اور ایسے کارنامے سرانجام دے کر وہ اجمہدیت کہلانے پر فخر کرتے پھرتے ہیں۔

لاحول ولا قوۃ!

معلوم ہوا کہ صادق سیالکوٹی کے اوپر نقل کیے گئے ایک خطے میں عیسیٰ کی قدر جھوٹ ہیں، یہ اب بھی نہیں رہا، لیکن آئیے اسی خطے سے ایک اور کذاب ملاحظہ فرمائیں! جو وہ اپنی اکثر کتابوں کی ابتداء میں بول کر اپنی حاقبت پر یاد کرتے رہے ہیں۔ اور سوچئے! کہ جو شخص اپنی کتاب کا آغاز ہی متعدد جھوٹوں سے کرتا ہے وہ بعد میں کس قدر کذاب بن جائیگا! غریب کاری، سکاری اور جھلسازی سے کام لیتا ہوگا۔

۱۲۔ کتابوں کے شروع میں یوں گئے جھوٹ ملاحظہ ہوں! لکھتا ہے:

"یہ وہ جامع اور مبارک خطبہ ہے جو حضور اپنے ہر وحۃ اور تقریر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے۔

(حزبِ رسول ص ۳، حج مسنون ص ۱۱ اور غیرہ)

کلام جھوٹ اور افتراء اعلیٰ الرسول ﷺ ہے جس کی سزا جہنم اور خدا کی لعنت ہے۔ کتبِ احادیث میں دینے گئے رسول اللہ ﷺ کے خطبات مبارک اس جھوٹ کی حقیقت بتانے کے لیے کافی ہیں۔ لیکن درست ہم اس غیبی نام نہاد "صادق سیالکوٹی" کا کسی ایک خوالہ پیش کر دینا چاہئے ہیں۔ اس نے خود لکھا ہے:

"حضورؐ سوا ہر کوطن اورادی میں شریف لے گئے اور لوگوں کے سامنے (یہ) خطبہ ارشاد فرمایا:

"تمہاری جائیں اور تمہارے مال آج سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہاری طرح حرام ہو چکے ہیں جس طرح آج کے دن، اس زمین اور اس شہر میں تم کسی کا خون کرنا، مایال چھیننا حرام سمجھتے ہو!۔۔۔

(حج مسنون ص ۳۷)

اس خطبہ کے شروع میں وہ الفاظ نہیں ہیں، جس کا وہ اپنی آلِ خندہ نے دعویٰ کیا تھا۔ ثابت ہوا کہ "صادق" سیالکوٹی جھوٹا کذاب اور مغتری آدمی تھا۔

۱۳۔ صادق سیالکوٹی نے لکھا ہے:

"حضورؐ نے منکھوہ میں منع فرمایا ہے" (حج مسنون ص ۳۷)

کیا عجیب جھوٹ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے منکھوہ کو خود کوکھی دیکھی ہے۔ نہ کوئی ایسا جگہ آپ کے ظاہری زمانہ کے

صدیوں بعد کسی بھی نبیؐ نے نبیؐ کے بعد میں لکھی جانے والی کتاب منکھوہ میں رسول اللہ ﷺ نے کیسے منع فرمایا ہے؟۔

۱۴۔ مزید سنیے! منکھوہ تو دنیٰ ایک طرف صادق سیالکوٹی نے اپنے "مکر" کی کتاب "نزل الامار" کے متعلق لکھ مارا ہے کہ: حضور فرماتے ہیں کہ:

حی علی الصلوۃ۔۔۔ حی علی الفلاح

کے بعد بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ (حزبِ رسول ص ۵۰)

ایک طرف محض اپنے دھرم کو کھردہ مارا ہے کہ کی خاطر نزل الامار کو غیر کتب کا اٹار کر دیا جاتا ہے اور دوسری طرف اپنے ذوقِ کذابِ بیانی کی آبیاری کے لیے اس کتاب کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کر دی جاتی ہے۔ کتاب تجھی ملاں کی اور اس میں "حضور فرماتے ہیں"۔

تائید کیا نزل الامار حضور ﷺ نے خود لکھی ہے؟ آخر جھوٹ اور بہتان تراشی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔

۱۵۔ صادق سیالکوٹی نے مزید کذابِ بیانی کی ہے کہ:

"اس طرح کہ چھٹی یا چہتر صدی میں تھقید جاری ہوئی" (حج مسنون ص ۶۱)

جھوٹ ہے اس سے قبل بھی تھقید جاری جاتی تھی، آلِ نجد تھقید کا جو بھی معنی و معلوم بیان کریں گے ہم چھٹی ہجری سے پہلے دور کے افراد سے اس کا اثبات کر دکھائیں گے۔

۱۶۔ صادق سیالکوٹی دہائی، غیر منکھوہ خوفِ خدا پر نبیؐ اور مذہبِ قبر سے عاری ہو کر یوں بہتان بازی کرتا ہے "چنانچہ منکھوہ میں ہے کہ جب حضورؐ نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے فرماتے۔

اللہ اکبر! استغفر اللہ! استغفر اللہ! استغفر اللہ! (حج مسنون ص ۲۷۵)

سراسر جھوٹ ہے، پوری منکھوہ کی اہل روایت ہرگز موجود نہیں ہے، اسے صادق (در حقیقت کاذب) سیالکوٹی جیسے غیبی، دہائی، غیر مقلدوں نے گھڑا ہے۔

اعمال دیکھئے! ابنِ ابی شیبہ اور حدیث اہل کتب حدیث سے بھی بلند ہیں۔ وہ احناف کے سامنے اپنے علمِ حدیث کا غطرہ رانیچے نہیں مارتے۔

کیا اسی "ہجالت" کے شل ہوتے ہو دہائی، مالِ نجد خود کو "اجمہدیت" ثابت کرنے کے لیے بیحد زوری کرتے

بھرتے ہیں۔

کیا "ابو جہت" وہ ہوتا ہے جو منکھڑا شریف سے بھی جاہل ہو گیا یہ لوگ صرف اہلسنت اور فقہاء اسلام پر کھڑا چھالے کوئی "ابو جہت" تصور کرتے ہیں۔ اور حال یہ ہے کہ کبھی منکھڑا کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور کبھی منکھڑا کا نام لے کر آپ پر افتراء و اتہام کرتے ہیں۔

خج غریبا رسول کریم ﷺ نے:

من كذب علي فليتبوء عقوبته من النار۔ (بخاری جلد اول صفحہ ۲۱)

یعنی رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے والا جہنم میں ہے۔

اور فیصلہ خداوندی بھی برحق ہے:

لعنة الله على الكاذبين جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔

۱۷۔ صادق یہ لکھائی نے لکھا ہے:

"چنانچہ حضرت بریدہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ سکا حے تھے مسلمانوں کو جب کہ نکلیں وہ زیارت کے لیے، قبروں کی طرف نہیں گئی (یہ)۔

السلام عليكم يا اهل الديار من المؤمنين والمسلمين..... الخ۔

تم پر سلام اے گھر والو۔ (صحیح مسنون ص ۲۳۶)

سفید جھوٹ اور اسرار بہتان و اتہام ہے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ و امام مسلم اور خود رسالت مآب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر الخ یا اللہ۔

مسلم جلد دوم صفحہ ۳۱۲ پر زیارت تھوڑا درجہ بڑھاتا ہے لیکن حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں "یا" حرف غناء بالکل نہیں ہے۔ یہ تحریف و مغتری یہ لکھائی نے اپنی عارستہ خلیفہ کا بیوت و سے کرنا پڑے جب کہ روایت کو برقرار رکھا ہے۔

جھوٹا کون ہے؟

آجے گذرنے سے محض مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسی صادق یہ لکھائی سے ہی فیصلہ لے لیں کہ جھوٹا کون ہے؟ اس نے خود لکھا ہے:

"جھوٹ بولنے والا ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا"۔ (نورانی احکام ص ۱۸)

حرید لکھا ہے:

جھوٹ بولنا بہت بڑی خیانت ہے..... جب کج بولنا تو اتنا ادا ہوئی اگر جھوٹ بولنا تو اتنا میں خیانت ہوئی، اور خیانت نفاق کی قسم ہے۔ (نورانی احکام ص ۱۹)

حرید لکھا ہے:

جھوٹ بولنا بہت بڑا گناہ ہے اور جھوٹے آدمی کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رہتا۔

(نورانی احکام ص ۱۹)

۱۸۔ اپنے من میں ڈھوب کر پاچا سراغ زندگی

۱۸۔ ایسا کلام آزاد سے لکھا ہے:

"ذات صبح کا ذکر غرور قرآن میں ہے۔" (ملفوظات آزاد ص ۱۳۰)

یہ سراسر مزاحمت کی حمایت اور تخیل ہے، قرآن کے تسمیہ پاروں میں کسی جگہ بھی "ذات صبح" کا ذکر نہیں ہے۔ یہ قرآن اور اللہ رب العالمین جل جلالہ پر ٹکلا ہوا بہتان ہے۔

یہ اجتماعی عقیدہ ہے کہ آپ علیہ السلام بھی زندہ ہیں۔

۱۹۔ دہائیوں کے مستحضر قادیانی میں لکھا ہے:

"رکوع کے بعد قوت پڑھنا مستحب ہے، بخاری شریف میں رکوع کے بعد ہے۔"

(فتاویٰ علما نے حدیث جلد ۳ ص ۲۰۶)

جھوٹ ہے۔ بخاری، بخاری کی رٹ لگانے والے "بخاری شریف" سے کس قدر جاہل ہیں۔ بخاری میں نماز میں دعائے قوت رکوع کے بعد پڑھنے کی کوئی حدیث ہرگز نہیں ہے۔

اعتراف حقیقت:

نارے اس دھ سے (یہ کہنا کہ "بخاری شریف میں وتر میں رکوع کے بعد دعائے قوت کا بیوت ہے" جھوٹ ہے) کی صداقت کو دہائیوں کے مولویوں نے بذات خود تسلیم کر لیا ہے۔ ملا حفیظ فرمائیں ادا وادارہ شد نے لکھا ہے:

”جیسا کہ امام بخاری نے (صحیح بخاری کتاب میں باب العنوت قبل الوکوع وبعدہ) میں جن احادیث کو بیان کیا ہے ان کا تعلق قنوت نازلہ سے ہے۔ اسی ترجمہ باب سے ہی بعض اہل حدیث کو اشتباہ ہوا ہے اور انہوں نے سیدنا انسؓ سے مروی روایات کو قنوت و ترغبول کیا ہے۔ (ملفوظ الرسول)۔

(تحذیر خلیفہ ص ۳۶۷)

اس اقتباس سے واضح ہے کہ واقعی روایات نے یہ بات کہہ کر کہ ”دعاے قنوت رکوع کے بعد پڑھنے کا ثبوت بخاری شریف میں ہے“ امام بخاری پر جھوٹ بولا ہے۔

ثابت ہو گیا کہ روایتی حضرات جھوٹ ہی اپنے دھرم کو بچانے کی خاطر دن کو رات اور رات کو دن ثابت کرنے کے بہکروں میں سرگرداں ہیں۔ اعلیٰ اذیالہ
۲۰۔ داؤد یہ پانی کے ”رکن معظم“ داؤد ارشد نے لکھا ہے:

”ملاوہ از میری حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بلندہ آواز سے جنازہ پڑھنا ثابت ہے (سنن نسائی ص ۳۲۸ ج ۱، دیکھنی ص ۳۲۸ ج ۳، ابن حبان ص ۶۹ ج ۶)۔ (تحذیر خلیفہ ص ۳۲۱)

اس شخص نے خوف خدا، شرم نبی اور طب قبر سے ماری ہو کر کہا ہے دیدہ ویرانی کے ساتھ ایک ہی سانس میں سیدنا بن عباس رضی اللہ عنہما امام نسائی، امام بیہقی اور امام ابن حبان پر جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ قوسیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ”بلندہ آواز سے جنازہ پڑھنا“ ثابت ہے اور نہ ہی مذکورہ تینوں اماموں نے محملہ بالا صفات پر ایسی کوئی روایت نقل کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مکمل نماز جنازہ بلند آواز سے پڑھا ہو۔

مصلحت اپنی خود ساختہ ”دعوت“ کو سہارا دینے کے لیے یہ لوگ دن رات ایسے جھوٹ بول بول کر محوام الناس کو درملا رہے ہیں۔

انہیں یقین کر لینا چاہیے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انہیں اپنی اس کذب بیلانی اور فترامہ بازی کا حساب ضرور دینا ہوگا۔

فائدہ: داؤد ارشد کے اس سوا جھوٹ پر ہم اس سے قبل (۲۰۰۵ء میں) بھی مہر پورا حجاج کرچکے ہیں جن کا پانچ سال کا عمر بیت جانے کے باوجود وہ چپ سادھے ہیں اور اس کا کوئی جواب نہیں دے سکے۔ ملاحظہ

ہو اور بایں کا مریض جنازہ ثابت نہیں ۳۵-۳۸۔

۲۱۔ داؤد ارشد نے لکھا ہے:

”یونے بڑے آخر حدیث..... مثلاً امام شافعی، امام علی بن مدینی..... امام بخاری، امام مسلم، امام ابو زرہ، امام داؤد، امام داؤد کا ظاہری، امام ابو حاتم، امام احمد بن حنبل، امام ابن ماجہ، امام ابن خزيمة، وغیرہ تمام کے تمام ائمہ حدیث تھے اور اپنے دور میں ائمہ حدیث کے امام مبرا تھے۔ ان کی تدوین کردہ کتب آج بھی مارکیٹ سے مل سکتی ہیں یہ پہلے ایک عنوان قائم کرتے ہیں۔ اس کے محقق فرمان نبوی نقل کرتے جاتے ہیں کہیں آپ کو اقبال الرجال اور اسے قیاس کی یونانی ہے۔ (تحذیر خلیفہ ص ۳۵۷، ۳۵۸)

اس شخص نے طباب الہی سے بے خوف ہو کر ایک ہی سانس میں کتنے جھوٹ بول دیے ہیں۔ مثلاً:
(۱) ایک طرف کہا جاتا ہے کہ ”ائمہ حدیث کے امام صرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں“ ان خیالات کا اعتبار اکثر وہابی تقریر پر مشتمل کرتے ہی رہتے ہیں۔ مثلاً

کیا داؤد ابیہ جہاد انشورازی نے لکھا ہے:

ہم تو ائمہ حدیث ہیں بھائی یہ نام ہم کو
سالار انبیاء ہیں کافی امام ہم کو

(۴) ائمہ حدیث کیوں ہیں ۳۸)

اس بات کا فیصلہ تو ہم کسی دوسرے وقت میں لیں گے کہ محوام الناس کو تو دن رات سے سبق پڑھایا جاتا ہے کہ ”ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے“ اس پر مختلف پوسٹر بھی شائع کر کے ہیں اور آج اپنے اس عقیدے سے بخاری بخاری کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو کافی کیوں کہا جا رہا ہے۔ کیا یہ سب کچھ روایتیں کی سن کر عزت ”قویہ“ کا نتیجہ نہیں ہے؟

لیکن مرست تو صرف یہ عرض کرنا ہے کہ اگر سالار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہی امام ”کافی“ ہیں تو اب اسے لوگوں کی امامت کا حیطہ دور اس مقصد کے تحت چڑھا جا رہا ہے؟

کیا روایتیں نے انہما بول بدل لیا ہے؟ یا صرف رسول اللہ ﷺ کی امامت پر گواہی نہیں ۴۰ اور پھر اسی پر ہم فہم کیا کیا.....

دہائیوں کی کوئی بھی کتاب افکار و یکس دہاں پر معجزوں کے ساتھ جا بجا "امام" کا لفظ دکھائی دے گا۔ بلکہ مجدد انصوریؒ کی اسی کتاب کو ہی لکھنے میں ۳۸۸ برسوں کے بعد رسول اللہ ﷺ کے کافی امام ہونے کی تصریح کے باوجود جبکہ دوسرے لوگوں کو امام لکھا گیا ہے اور ص ۳۶ پر خود لوگ لکھ دیا کہ "امام مالک ائمہ عہد کے امام ہیں"۔

اور مزید لکھا ہے:

ائمہ ائمہ عہد۔ (ص ۳۹)

لاحظہ فرمائیں اور دوسروں کو طعنہ دینے والے نصیریوں نے رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں کتنے لوگوں کو امام بنا رکھا ہے۔ لیکن جو بے پھر بھی کہیں کریں گے کہ خلیفوں اور مقلدوں کے علاوہ امام ہیں جبکہ ہمارے امام صرف محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

تاریخیں کرام ان لوگوں کی چالاکیوں، مکاریوں، تضاد پائیوں اور فریب کاریوں سے آگاہ رہیں۔ اور ان سے چوبیس رقم لوگ اسے کذاب اور جال ہو، کس منہ سے قرآن وحدیث کا نام لیتے ہو؟

۲۲۔ (۲) را کا دار شد نے اس عبارت میں دوسرا جھوٹ یہ بولا ہے کہ یہ آخر مہمان قائم کر کے اس کے پیچے فرمان نبوی نقل کرتے ہیں۔

حالانکہ عام طالب علم بھی زیادہ فہم قرآن حکم بخاری شریف کوئی دیکھ کر اس جھوٹ کا پردہ چاک کر سکتا ہے، کیوں کہ سنتے ہی عقائد ایسے ہیں کہ جہاں محمد شین مہمان قائم کر کے اس کے پیچے "فرمان نبوی" نہیں بلکہ عمل نبوی کا ذکر کرتے ہیں۔ اور باہد اوقات اس سے بھی پہلے آیت لکھتے ہیں۔

ولکن الوہابیہ قوم لا یستحیون۔

۲۳۔ (۳) اور پھر یہ بھی ایک اہل حقیقت ہے کہ ہر مہمان کے پیچے صرف فرمان نبوی یا عمل نبوی مقول نہیں ہوتا۔ بلکہ اقوال و اعمال صحابہ یا بعد کے لوگوں کے قول و فعل کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ بخاری شریف ہی اس دعوے کی بین دلیل ہے۔

ثبت ہے ایسے لوگوں پر جو نہ مات فخری کے خلاف زبان و دوازی کرتے نہیں شرما جاتے اور فخری نے ان کے سکون قرار کو گواہ کر رکھا ہے۔ اور ہر دقت لوگوں کو اس سے باقی ماننے کی گھر میں رہتے ہیں اور اسے

حدیث کے خلاف قرار دیتے ہیں، اور خود حدیث کے واحد محکمہ رہتے ہیں۔ لیکن حال یہ ہے کہ حدیث کی مشہور و معروف ترین کتاب جس کی یہ لوگ پیچے دیتے ہیں اس سے اس قدر جاہل، ناواقف اور لالچہ ہیں انہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ ان کا طریقہ کار کیا ہے۔

۲۴۔ (۴) چوتھا جھوٹ اس عبارت میں یہ بولا ہے کہ محمد شین مہمان کے پیچے صرف "فرمان نبوی" نقل کرتے ہیں آپ کو اقوال و اعمال اور رائے قیاس کی پستی نہ تھی۔

علم حدیث اور محمد شین کے طریقہ کار سے جاہل دہائیوں کو کیا خبر کہ محمد شین کی کتب میں مہمان کے تحت کیا کچھ ہوتا ہے۔ انہوں نے تو بس فقہ حنفی کے خلاف ذہرائے جھوٹ بھروسہ اور یادہ کوئی پرکرا کر رکھی ہے۔

ایک اور طالب علم اور بالخصوص ان کتب کے تراجم پڑھنے والا ایک اردو خواں بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے کہ مہمان کے تحت محمد شین اصحاب نبوی بھی ذکر کرتے ہیں اعمال صحابہ بھی اور دیگر اکابرین کے فرائض، اقوال و اعمال کا ذکر بھی کرتے ہیں اور قیاس کا نام بھی لہرا پورا کام لیتے ہیں۔

دہائیوں کے جھوٹ کو بے نقاب کرنے کے لیے وحید زمان حیدر آبادی غیر مقلد و پانی کی کتاب تفسیر الہادی ترجمہ شرح صحیح بخاری کو بھی آنکھوں سے قہصیب کی پٹی تار کر دیکھا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد ہر شخص بھی پکارے گا کہ را کا دار شد واقعی کذاب اور جال ہے۔ اور اسے جھوٹ بولنے میں شاس اس قدر مہارت ہے کہ ایک ہی سانس میں کئی کئی جھوٹ بول جاتا ہے۔

۲۵۔ (۵) را کا دار شد نے یہ بھی جھوٹ دیا کہ یہ ائمہ ائمہ عہد تھے لیکن یہ نہیں بتایا کہ وہ امام ہیں حدیث تھے، انگریزی ائمہ عہد نہیں۔

فیصلہ آپ کے ہاتھ

علامہ مفتی ابوالتراب سید ذوالفقار گیلانی رضوی

ہم حق پر ہیں۔ ہم فرقہ، تاجیہ ہیں۔ تقریباً ہر فرقہ سے تعلق رکھنے والے افراد یہ نعرہ بلند کرتے ہیں اور خود کو اہل حق گردانتے ہیں۔ اس صورت حال میں ہر فرد پریشان و مضرب ہے اور وہ یہ فیصلہ نہیں کر پا تا کہ وہ کسی جماعت کو اپنائے اور کسی جماعت کے ساتھ دعا دے یا ان سے بھاگ کر دعویٰ کرے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں اہل حق اور اہل باطل کی پہچان اتنی مشکل و دشوار نہ تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شاہد بنی آدم کو ختمِ مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلامِ مسلم ہونے والے حسین و جمیل اسما سے سچکاتے جاتے۔ جبکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بانی کا فرمانِ حق ایسے فیحے الفاظ سے پکارے جاتے۔ لیکن خوش قسمت کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایسے بدلیت افراد بھی آئے جو خود کو مسلم ہونے کو کہتے لیکن حقیقت میں وہ اسلام سے عداوت رکھتے تھے۔ لہذا انہوں نے اپنی زشت خوئی کے باعث دین اسلام (جو کائنات کا بیکاسر ہے) میں فرقہ بازی، تفرقہ و جدوجہد کا پکڑا جس کی وجہ سے اہل اسلام کئی فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ حضور پر نور، عالم باکان و یکتوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان جماعتوں کا نبی علیہ السلام پہنچا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے امتیوں کو اس فرقہ کے بارے میں پہلے ہی سے آگاہ فرما دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ يَشْرِكْ هُنَاكَ قَسِيرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا (ترجمہ ابوالاعلیٰ مصلح ج ۲ ص ۱۶۲، ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۱۵، ابن حبان ج ۱ ص ۱۶۶، دارقطنی ج ۱ ص ۵۲)۔ ترجمہ: ”تم میں سے جو زور دے گا وہ مغرب بہت اختلاف و کچھ کا ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

تَفْشُرُكَ امْتِنَى عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُنَّ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً (ترجمہ ج ۲ ص ۸۹، التلخیص لہ، ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۹۶، ابوداؤد کتاب السنن ج ۲ ص ۲۵۵)۔ ترجمہ: ”میری

امت ہفتہ فرقوں میں بٹے گی ان میں سے ایک کے سوا ہر ساری ہیں۔ لہذا آج کے کل، غیر اہلِ مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانِ دینان کے مطابق اسلام کے شجرِ ساریہ دار کو گرانے کی کوشش میں جو رہا کی وہ پُر زور آنکھیں کھلیں کہ اگر یہ آنکھیں کھلیں اور وہ بے پریشانی تو یقیناً اُس مذہب کا نام دینان تک مٹ جاتا اور وہ دینِ مصلیٰ علیہ وسلم سے طیارہ سید ہو جاتا۔

ہمارے پیارے آفتابِ دین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اختلافات اور فتنوں کے اس جہنم میں تھامیں چھوڑا، بلکہ دین اسلام کے شجرِ ساریہ دار پر چلنے والی ان آنکھوں کی پہچان بھی بتا دی تا کہ یہ بھولے بجائے مسلمان اسلام کے دشمنوں اور دوستوں میں فرقہ کر سکیں۔ چنانچہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَكُونُ فِيْ اَخِرِ الزَّمَانِ ذُجَانُوْنَ مُتَذَابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنْ اِلْاِخَادِثِمْ بِمَا كُنْتُمْ تَنْسَوْنَ اَنْتُمْ وَلَا اِِبَاءَ كُنْتُمْ كُنَّا هُمْ وَلَا يُحِلُّوْكُمْ وَلَا يَنْفُخُوْكُمْ (صحیح مسلم ج ۲ صفحہ ۱۰)۔ ترجمہ: ”آخر زمانے میں جو بھولے دھال (فریبی) ہوں گے جو تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے کہ تم نے نہیں سنی تھیں وہ تمہارے باپ داپائے تم آجے آپ کو ان سے بھاگ اور ان سے دور رہو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر لیں اور تمہیں میں شامل نہ کریں۔“

آجے اب مصلی مسلمان بولنے کے دعویدار فرقوں کے چند ”محقق علما“ کی باتیں ملاحظہ فرمائیں اور پھر دل پر ہاتھ رکھ کر سوچ جائیں کہ کیا انہوں نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان گمراہ فرقوں کے وجود سے قبل آپ نے ایسی باتیں کہیں چڑھی یا نہیں ہیں؟

عبارت کے معانی ملاحظہ فرمائیں

۱۔ اللہ تعالیٰ جوت بول سکتا ہے (مجاہد ترمذی ج ۲ ص ۲۸۸)

۲۔ ہر کام جو نہ ہو سکتا ہے خدا کی کر سکتا ہے (المجاہد ترمذی ج ۲ ص ۸۳)

۳۔ اللہ کو کب کا ہی کہنے والا کا فر نہیں (امداد اللہ تعالیٰ ج ۲ ص ۱۸)

تمام مسلمان جو اللہ تعالیٰ کو سب سے عظیم العیوب ہر صے سے پاک مانتے ہیں، وہی جاندار ہو کر سوچے کہ کیا آپ نے آپ کے باپ دادائے اس سے قبل ایسی باتیں نہیں کہیں کہیں؟

دیکھو کہ حدیث مبارکہ کے تحت کیا یہ لوگ جنہوں نے یہ باتیں کہیں کیا وہ دجال اور کذاب نہیں؟ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں۔۔۔۔۔

اس گروہ کا سب سے بڑا اہمیت یہ ہے کہ خود دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے باوجود مسلمانوں پر کفر و شرک کے فتوے گارتے ہیں۔ بنی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ میں تازیانہ کلمات خود کہتے ہیں اور انکا چر کر کوئی ان کو اسنے کے صدقائے لوگ اپنے قصور کو تسلیم کرنے کی بجائے مسلمانوں پر شرک اور کفر کے فتوے عصبیتے ہیں، اور اپنی ماقبت کو برباد کر کے ہیں۔ کاش ان کی نفروں سے ایسا مرضی اللہ جہا کا یہ ارشاد مہربت نشان گزر جاتا کہ ابن مرضی اللہ جہا ارشاد فرماتے ہیں کہ ”وكان اب عمو يواهم شواذ خلق الله وقال انهم انطلقوا الى آيات فزلت في الكفار فجعلوها على الموعنين“ (بخاری، کتاب استنباط المرتدین باب قتل الخوارج ص ۱۹۴) مطبوعہ دارالاسلام ریاض سعودی (مرب) بخاری مرثی اردو ج ۱ ص ۱۰۳ کتاب استنباط المرتدین ص ۲۴) ۸۰ مطبوعہ شبیر برادرزاد پاکستان (ترجمہ: حضرت ابن مرضی اللہ جہا خارجیوں کو اللہ عو واصل کی بدترین مخلوق خیال کرتے تھے۔ حضرت ابن مرضی اللہ جہا نے فرمایا وہ آیات جو کفار کے حق میں نازل ہوئیں (ان کی تاویل کر کے) مسلمانوں پر چپاں کرتے ہیں۔

یقیناً عام قارئین کے ذہن میں دل دماغ میں یہ سوال بڑی شدت سے ابھر رہا ہوگا کہ اسے بد بخت اور ملعون لوگ کون ہیں جن کی شقیقت امت بنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال یا کذاب ارشاد فرمایا ہو اور صوابی رسول ابن مرضی اللہ جہا نے اللہ کی بدترین مخلوق کہا ہو؟ خود فرمایا نہ ہو کہ کلام فرمایا ہے وہ لوگ کوئی اور شخص بلکہ انہما و مسلمان اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی کوشش کرنے والے ”دہائی دیوبندی“ ہیں۔ ان لوگوں کو کیا آپ مسلمان کہیں گے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صوابی ابن مرضی اللہ جہا کے مطابق کہیں گے۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے اذلی میں ان لوگوں کے کثرت تاریخی کی نظر سے جائے ہیں، دیکھیں اور ان لوگوں کے اپنے فیصلوں کو سامنے رکھ کر آپ بھی فیصلہ کیجیے اور حق کی جانب تہم بڑھائیے۔

دیوبندی دہائی لوگوں کے مرضی اور امام قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ ”انجیاد اپنی امت۔۔۔۔۔

مجاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی دہائی میں بسا اوقات بظاہر احمق مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں“ (تحفہ الناصر ص ۵) امام قاسم نانوتوی دیوبندی۔ دیوبندیوں دہائیوں کے امام اسماعیل دیوبلی نے لکھا ہے کہ ”جیسے ہر قوم کا چہرہ دیوبندی اور گڈا کا زینبیدار، سوان سنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے“ (توقیع الایمان ص ۶۱)۔ صرف اسی پر انکا نہیں کیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیدہ ابی و گستاخی میں اور اسے بوختے ہوئے لکھا: ”یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ، خود بڑا بھائی ہے، سواں کی بوئے بھائی کی ہی تقسیم کیجئے“ (توقیع الایمان ص ۵۸)۔ اسی طرح ان حضوں دیوبندیوں دہائیوں کے امام اسماعیل دیوبلی کی کتاب ”توقیع الایمان“ ص ۶۱ پر بھی ہے۔

اب ذرا تو جن اور گستاخی رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق دوسرے کیلئے آل دیوبند کا بظاہر خلا فرمائیے:

”موجودہ نظام ہم تقسیم حضور رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں اگرچہ کہنے والے کی نیت عقارت کی نہ ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے“ (نفاذ رشیدیہ ص ۲۳) معتمد رشید احمد گنگوہی، اشہاب القاب ص ۵۷، مصنفہ حسین احمد مدنی۔

جن الفاظ میں ابہام گستاخی و بے ادبی کا ہوتا تھا، ان کو بھی (جناب گنگوہی نے) کا محض اذہاء جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر کیا اور فرمایا کہ کلمات کفر کے کہنے والے کو کفر کا شائبہ چاہئے مگر مقدمہ دہاوا مگر (کفر کیجئے والا) باز نہ آئے (تو اسے) قتل کرنا چاہیے کہ وہ مذی و گستاخی شانی جناب کبریا تعالیٰ شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے (اشہاب القاب ص ۵۷، مصنفہ حسین احمد مدنی۔ لفظ رشیدیہ ص ۲۴۔ تلخیصات رشیدیہ ص ۳۷، ۳۸) معتمد رشید احمد گنگوہی۔

مولوی مرتضیٰ حسن چاند پوری دیوبندی نے لکھا ہے کہ ”جو دعوے اسلام ایمان اور شیخ اور کوشش وسیع کے ساتھ انجیاد علیہم السلام کو گالیاں دیتا ہو (گستاخی کرتا ہو) اور ضروریات دین کا انکار کرے وہ قطعاً یقیناً تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہے، کافر ہے“ (اشادہ اب ص ۵۷، معتمد رشیدی حسن درہنگی، مطبوعہ مطبعہ نبی دہلی)۔

آپ نے ملاحظہ کیا کہ شاہ عبدالعزیز جس مغل کو ذوقِ دینی اور اہتمام سے متفق کرتے ہیں رشید گنگوہی دہلوی کے نزدیک بدعت ہے۔ یہ رشید احمد گنگوہی کا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی پر مبنی ہونے کا فتویٰ نمبر 1 ہے۔

(۲) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہر سال دس محرم (یومِ عاشورہ) کو میرے گھر پر مغل ہوتی ہے جب کہ فتاویٰ رشیدیہ میں کسی یوم کی تخصیص کرنا بدعت قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ کریں۔

”تقدیر تخصیص یوم کی اور تخصیص محاسن کی بدعت ہے۔“

(فتاویٰ رشیدیہ ص 119، مطبوعہ مغل کارخانہ اسلامی کتب کراچی)

معلوم ہوا کہ یوم کی تخصیص کرنے پر بھی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رشید احمد گنگوہی کی نزدیک بدعتی ٹھہرے۔ یہ گنگوہی کا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی پر بدعتی ہونے کا فتویٰ نمبر 2 ہے۔

(۳) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کمانے پر بیچ آدمی جاتی ہیں جسے فاحشہ کہتے ہیں۔ اس کو بھی دہلوی کے نام پر مبنی رشید احمد گنگوہی نے بدعت قرار دیا ہے۔ سائل کا سوال اور مولوی رشید احمد گنگوہی دہلوی کا جواب ملاحظہ کریں۔

سوال: کمانا یا سنہ رکھ کر اس پر بیچ پڑھنا کیا ہے جس کو عرف عام میں فاحشہ کہتے ہیں؟
جواب: یہ سب اسورہ بدعت ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص 13، مطبوعہ مغل کارخانہ اسلامی کتب کراچی)
معلوم ہوا کہ جوامِ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے نزدیک جائز تھا وہ رشید احمد گنگوہی کے نزدیک بدعت ہے۔ یہ گنگوہی کا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی پر بدعتی ہونے کا فتویٰ نمبر 3 ہے۔

قارئین! یہی یہ ایک جھوٹی سی ٹھٹھک ہے کہ وہ بدعتیہ اپنے عقائد و اعمال میں جمہورِ سلف سے الگ نہ رہ سکتے ہیں فیصلہ ہے۔ یہ کہ آپ بد مذہب یا دین کے ساتھ ہیں یا ان مخالفین کے ساتھ؟

مولوی عبداللہ دیوبندی سابق خطیب لال مسجد اسلام آباد گستاخِ اہل بیت اور یزیدی ہے

دیوبندیوں کا اقرار

شیخ عباس رضوی، لاہور

دیوبندیوں کے ایک شمارے ماہنامہ ”بیداری“ مئی 2010ء میں مولوی عبدالعزیز دیوبندی المعروف مولوی برحقہ پوش مفرد کے والد مولوی عبداللہ دیوبندی سابق خطیب لال مسجد اسلام آباد کو یزیدی اور گستاخِ اہل بیت لکھا گیا ہے خواہ ملاحظہ کریں۔

”مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم خطیب لال مسجد اسلام آباد ہمیشہ یزیدی کی حمایت اور اہل بیت کی تنقیص کیا کرتے تھے وہ کراچی اور لاہور سے تاصبیحی اور یزیدیوں کی کتاب جھگڑا کر تقسیم کیا کرتے تھے یہ آں مرحوم پر الزام نہیں بلکہ مولانا مرحوم کا یزیدی ہونا خود انہی کے خطوط اور تحریرات سے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی اپنے ماہنامہ ”حق چارباغ“ میں حتمی دلائل کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں۔ (ماہنامہ بیداری شمارہ مطبعہ 52 شمارہ مئی ۲۰۱۰ء مضمون نگار محمد موسیٰ محمود دیوبندی)

لیجیے صاحب محمد موسیٰ یحییٰ دیوبندی اور قاضی مظہر حسین دیوبندی کے اقرار سے ثابت ہو گیا کہ مشہور دیوبندی مولوی عبداللہ دیوبندی اور گستاخِ اہل بیت تھا حقیقت تو یہ ہے کہ دیوبندی القاد اور سول کی گستاخی کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے تو اہل بیت کی پاک کی گستاخی کرنے میں ان کو یوں شرم آئے گی؟ چلیے چلیے مولوی عبداللہ دیوبندی یزیدی سابق خطیب لال مسجد اسلام آباد کی یزیدییت کا ایک اور ثبوت ملاحظہ کریں۔ یزیدیوں اور غارتگریوں نے ایک کتاب

بنام "حیات سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ" شائع کی تو اس کتاب میں اپنے ہم خیال دیوبندی دہلی مولویوں کی تقاریف و رائے نقل کیں ان مولویوں میں سے ایک مولوی عبداللہ دیوبندی یزیدی خاوری بھی ہے مولوی عبداللہ کا خط جو اس کتاب میں شائع ہوا ہے وہ بھی ملاحظہ کریں۔

"محترم ام السید الاستاذ المکرم محمد نعیم الدین صدیقی صاحب سلام مسنون

خط اعلیٰ آج ہی شیخ القرآن (مولوی غلام اللہ خاں راوپنڈی) سے بات کی کتاب حیات سیدنا یزید ان کو ابھی تک نہیں دیکھا ہے اور رائے کی درخواست بھی کی انہوں نے قبول فرمایا ویسے بھی وہ حضرت امیر یزید کے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو ہمارا ہے لیکن وہ بھی میری ہی طرح برعکس اظہار یزید نہیں کرتے یہ مجبوری ماحول ہماری کب تک بچے گی؟ کوئی آنے والا نہیں ورنہ وہی کتب مزید منکورات

والسلام

محمد عبداللہ خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد

اس خط میں چند باتیں قابل غور ہیں

- ۱۔ حیات سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ کے مصنف کو "محترم ام السید الاستاذ المکرم" لکھا ہے۔
- ۲۔ اس خط میں مولوی عبداللہ دیوبندی خاوری نے اپنا اور دیوبندیوں کے شیخ القرآن مولوی غلام اللہ خاں راوپنڈی کا عقیدہ ایک ہی لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ کچھ وجود کی وجہ سے دونوں کلمہ لکھا اپنے عقیدے کا اظہار نہیں کرتے یہی طرح لکھ دیتے کہ ہم اپنے بھائی شیعوں کی طرح "تقیہ" کرتے ہیں جیسا کہ تھانوی نے شیعوں کے ساتھ تقیہ سے کام لیا تھا۔ (تذکرہ الرشید جلد اول صفحہ 118 مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور و سیف بھائی صفحہ 116 مطبوعہ کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ)
- ۳۔ اس خط کی آخری سطر میں لکھا ہے کہ "کوئی آنے والا نہیں ورنہ وہی کتب مزید منکورات" پہلے پیش کیے گئے ماہنامہ ہمدانی کے اقتباس کی تصدیق کرتا ہے جس میں لکھا ہے کہ "دہراچھی اور لاہور سے ماضیوں اور یزیدوں کی کتاب منکورات تقسیم کیا کرتے تھے"

قارئین بات صرف مولوی عبداللہ دیوبندی کی نہیں بلکہ بقول قاضی مظہر حسین دیوبندی خاریت اور یزیدیت کے قرائم دیوبندی مذہب میں پھیل رہے ہیں۔ اس کی ایک جھلک ملاحظہ کریں۔ دیوبندیوں نے قاسم ثاقبی کا ایک مکتوب بنام "شہادت امام حسین و کردار یزید" شائع کیا جس کا دیاچہ قاضی مظہر حسین دیوبندی نے لکھا اور اس دیاچہ میں دیوبندیوں کے خاریتی یزیدی ہونے کا رد دیا ہے۔ قاضی مظہر حسین نے لکھا ہے کہ

"شہادت وغیرہ دوسرے فتوں کے ساتھ خاریت بعنوان یزیدیت کا فتویٰ بھی پھیل رہا ہے جس میں دیوبندی حلقہ بھی مبتلا ہو رہا ہے۔"

(دیاچہ شہادت امام حسین و کردار یزید صفحہ ۳۶، ۳۷ مطبوعہ تحریک خدام اہل سنت و جماعت کرم آباد، و دست برداری لاہور) دیوبندیوں کی خاریت اور یزیدیت کے اور بھی بہت سے ثبوت ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ پھر کی موقع پر پیش کئے جائیں گے۔ قارئین اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں۔

معمولات اہل سنت، ہمیلاد، فاتحہ وغیرہ پر دلیل خاص کا مطالبہ کرنے

والے دیوبندی مرزا قادیانی کی سنت پر عمل پیرا ہیں۔

"مدنی سے خاص دلیل کا مطالبہ کرتا کہ یہ خاص قرآن سے دکھایا خاص الوبکر، عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی حدیث دکھایا خاص فلاں کتاب سے لکھا ہے۔ یہ محض دھوکہ اور فریب ہے کتاب و سنت نے دلیل خاص کی ہرگز پابندی عائد نہیں کی۔ ان پڑھ لوگوں سے اس قسم کی شرارت پر دھوکہ لائے جاتے ہیں جو شر باطل ہوتی ہیں۔ یہ خاص مرزا قادیانی کی سنت ہے۔" (مجموعہ رسائل، جلد ۱، صفحہ ۱۶۵، مولوی امین مقداد کا ڈوی، مطبوعہ ادارہ خدام احتشاف، دہراچھی لاہور)

اس مطبوعہ کی عبارت "ادب" صفحہ ۱۳۶، ۱۳۷، مصنف مولوی محمود عالم مقداد کا ڈوی میں بھی موجود ہے۔

قسط سوم

دہابیوں کے تضادات

متم عباس رضوی، لاہور

تضاد نمبر ۲۱:

دہابیوں کے مشہور مولوی ملاح الدین یوسف نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ "سیدنا حسینؑ کے ساتھ امام تقیؑ یونان اور اسی طرح رضی اللہ عنہ نے کھائے علیہ السلام کہنا بھی شیعیت ہے" (رسومات محرم الحرام اور سحر کر بلا میں، ص ۳۰ مطبوعہ دارالسلام، لاہور)

نوٹ ۱: بالکل یہی حمارت ایک اور دہابی بروج الخویجی کی کتاب "مرجہ باقم حسین" ص ۱۷۶، مطبوعہ مکتبہ اہل سنت والجماعت ضلع فیصل آباد میں بھی موجود ہے۔

اسی تصور کا دوسرا ورژ ملاح دہابی نے لکھا کہ کہ حضرت جعفر صادقؑ کے برعکس کسی دہابی مولوی اس نظریہ کے خلاف ہیں۔ اس کی تفصیل ملاح دہابی نے۔

مولوی عبدالمنان رابع غیر متقلد دہابی نے ان دونوں کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے "حضرات محمد شین کرام و شاربین عظام اور مؤرخین کرام کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کے بعد علیہ السلام لکھنا یا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نام کرا کے لکھنا اکثر مقامات پر ثابت ہے اور میں نے حج بخاری، اللؤلؤ والمرجان، فتح الباری، نیل الاوطار، مجمع الزوائد، مستدرک الحاکم، اور روضہ الباعین، مسیت کی کتابوں میں اکثر و بیشتر پڑھا ہے لیکن یہ دعائیہ جملہ بعض احباب (جبری سرحد ہستی ذہن رکھنے والے متعصب و متعصب دلوگ ہیں) کی شیخ نازک بہت گراں گذرتا ہے اور دوسرے مشہور محراب بذریعہ قلم و قرطاس لوگوں کو علیہ السلام کہنے سے منع کرتے ہیں اور اس کے ہم جواز پر ایسے طے

بہانے تراشتے ہیں کہ جن کی حیثیت بیت عبودیت سے بھی کم تر ہے۔

(گستان رسالت کے دو پھول میں ص ۳۹ عبدالمنان رابع بطور تہذیب الکتاب و انکسار فیعل آداب) چند سطروں بعد لکھا ہے کہ "حسین کریمین اور صحابہ و تابعین کرام کے لئے علیہ السلام کہنا بالکل جائز و درست اور صحیح ہے" (گستان رسالت کے دو پھول میں ص ۳۶)

غیر نبی کیلئے علیہ السلام کے جواز کے اطلاق پر "آؤ بی تبارہ" میں سے بھی حوالہ دے کر ہیں۔ "رضی اللہ عنہ اور علیہ السلام پر دو جملے دعائیہ ہیں غیر نبی اور غیر صحابہ پر بھی استعمال کر سکتے ہیں جیسا کہ حنفیہ میں نے لکھا ہے فاطمہ علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام، ابلی المرتضیٰ علیہ السلام حالانکہ نہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نہ نبی نہ حضرت امام حسن اور امام حسین نبی تھے تھان کو علیہ السلام لکھا گیا ہے۔"

یہ فتویٰ مولوی عبد الغفار سق نے لکھا اور اس کی تصدیق کرنے والے دہابی مولویوں کے نام ملاحہ کریں۔ مولوی ابوالکلیل عبد الجلیل، مولوی ابوہریرہ القہار، مولوی محمد مولوی محمد سلیمان جوناگرمی۔ (آؤ بی تبارہ، جلد سوم، ص ۹۵ مطبوعہ مکتبہ مسجد بیت حدیث منزل، کراچی)

آپ نے ملاحہ کیا کہ دو دہابی مولوی (ملاح الدین یوسف اور بروج الخویجی) سیدنا امام حسین کے نام پاک کے ساتھ علیہ السلام کہنے کو کھیت کہہ رہے ہیں جب کہ اس کے برعکس دہابی مولوی عبدالمنان رابع اس کے خلاف بولنے والوں کو مسمی کہہ رہا ہے اور ان کا مؤثر مدعو ہے کہ رہا ہے اور دیگر مولوی بھی امام اور علیہ السلام کو جائز کہہ رہے ہیں۔ یہ ہے ان غیر متقلد دہابیوں کی آئین کی مناد: بنگلی اور نقاد دہابی۔

تضاد نمبر ۲۲:

ایک دہابی محقق ڈاکٹر محمد سحاق نے لکھا ہے:

"حضرت امام ابوحنیفہؒ کبیر تابعین سے ہیں انہوں نے خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ۹۳ھ اور آخری صحابی رسول ﷺ جنہوں نے مکہ منکر میں ۱۱۰ھ میں وقت پائی جن کا نام ابوالفضل عامر بن داود ہے سے شرف ملاقات کا اعزاز حاصل کیا۔" (تقویم کتب مطبوعہ ادارہ اشاعت

اسلام، اقبال ٹاؤن، لاہور)

اس کتاب کے صفحہ پر امام اعظم کے بارے میں حریہ لکھا ہے کہ "انہوں نے آٹھ صحابہ کرام کی زیارت کی جن کے ساتھ مکاری یہ ہیں۔

(۱) حضرت انس خادم رسول ﷺ (۲) حضرت جابر بن عبد اللہ۔ (۳) حضرت عبد اللہ بن ابی (۴) حضرت عبد اللہ بن بکر ازہری۔ (۵) حضرت عائشہ بنت عمرو۔ (۶) حضرت عبد اللہ بن اوی۔ (۷) حضرت یونس بن ساعدی۔ (۸) حضرت ابو بکر عامر بن داؤد۔"

(فقیر کبر صفحہ ۵، مطبوعہ دارالاشاعت، اقبال ٹاؤن، لاہور)

اس کے برعکس وہابیوں کے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ "امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ صحابی تو درکار تائیں بھی نہ تھے۔" (فتاویٰ تارہ، جلد ۳، ص ۱۹۵، مطبوعہ مکتبہ سعویہ، محدث منزل کراچی) یہ ہے وہابیوں کا تضاد نمبر ۲۲ کہ ایک مولوی امام اعظم ابو حنیفہ کو تائیں کیریاں رہا ہے جبکہ دوسرا تابعیت سے انکار کر رہا ہے۔

تضاد نمبر ۲۳:

وہابیوں کے مجتہد انصاری مولوی عبداللہ ربیع نے ہمیشہ کی قربانی کے متعلق لکھا ہے کہ "ہمیشہ کی قربانی جائز نہیں۔" (فتاویٰ اہل حدیث، جلد ۳، ص ۳۲۶، مطبوعہ ادارہ احیاء السنۃ النبویہ، سلطان ٹاؤن، سرگودھا)

(۱) جب کہ اس کے برعکس وہابیوں کے شیخ اہل مولوی خیر حسین دہلوی نے فتاویٰ خیر یہ جلد ۳، ص ۱۵۷ میں قربانی کے چاروں کی مری بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "گاٹے ہمیشہ میں جرد سال کی ہو" (فتاویٰ خیر یہ، جلد ۳، ص ۱۵۷)

اسی فتاویٰ کے اگلے صفحے پر لکھا ہے کہ "ہمیشہ کاٹے کے حکم میں ہے۔"

(فتاویٰ خیر یہ، جلد ۳، ص ۲۵۸، مطبوعہ مکتبہ المعارف الاسلامیہ، گوجرانولہ)

(۲) مشہور وہابی مولوی احسان انجی ظہیر کے استاد مولوی ابوالکلام احمد وہابی نے اپنے فتاویٰ برکات میں لکھا ہے کہ "ہمیشہ اور ہمیشہ دونوں جہوں کی نوع میں سے ہیں لہذا اس کا حکم بھی گائے کی طرح

ہے۔" (فتاویٰ برکات، ص ۳۳۲، مطبوعہ جامعہ اسلامیہ، گوجرانولہ)

وہابیوں کے ایک مشہور مولوی خاں اللہ امرتسری نے بھی ہمیشہ کی قربانی کو جائز لکھا ہے ملاحظہ کریں "جہاں حرام چیزوں کی فراست دی ہے وہاں یہ الفاظ مرقوم ہیں لا جلد فیہا اوحی الی محرمنا علی طاعہ یقطعہ الا ان یکون مہتہ او دما مسلوہا ان چیزوں کے سوا جن کی حرمت ثابت نہ ہو وہ حلال ہے ہمیشہ ان میں سے نہیں اس کے علاوہ عرب لوگ ہمیشہ کو بقدرہ (گائے میں داخل سمجھتے ہیں)۔ (فتاویٰ خانہ، جلد ۱، ص ۸۰۹، ۸۱۰)

وہابیوں کے فتاویٰ حکاریہ میں سے ہمیشہ کی قربانی کا جواز ملاحظہ کریں۔

سوال: کیا ہمیشہ کی قربانی جائز ہے؟

جواب: جائز ہے چونکہ ہمیشہ، گائے اور گائے کا ایک ہی حکم ہے۔

(فتاویٰ تارہ، جلد ۳، ص ۱۹۵، مطبوعہ مکتبہ سعویہ، محدث منزل کراچی)

زبانہ حال کے وہابی مولوی نظام مصطفیٰ ظہیر نے پوری نے اپنے ماہنامہ "السنۃ" میں ہمیشہ کے حلال ہونے کے جواز میں مضمون لکھا ہے اس کے صرف دو اقتباس ملاحظہ کریں۔

ہمیشہ کے حلال ہونے پر اجماع و اتفاق ہے کسی نے اس کو حرام نہیں کہا یہ بھی ایک قوی دلیل ہے۔ (ماہنامہ السنۃ، ص ۱۱، شمارہ ۱۳، نومبر ۲۰۰۹ء)

اسی صفحہ پر مزید لکھا ہے "ہمیشہ شریعت کے اصول و قاعدہ کے مطابق حلال ہے۔"

(ماہنامہ السنۃ، ص ۱۱، شمارہ ۱۳، نومبر ۲۰۰۹ء)

نیز ایک وہابی مولوی ضم الحق گمانی نے "ہمیشہ کی قربانی" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں بڑے بڑے دھوڑے ہمیشہ کی قربانی کو حلال کہا گیا ہے۔ قارئین محترم آپ نے ان وہابیوں کے آپس کے اختلافات ملاحظہ کئے کہ ایک مولوی کچھ کہہ رہا ہے تو دوسرا بالکل اس کے برعکس کہتا ہے یہ ان اپنی اس خانہ جنگی کے باوجود انہیں ہمارے فقہاء کرام کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کیوں شرم نہیں آتی؟

(جاری ہے)

واقعہ کربلا اور

درس عبرت و عمل

(مولانا محمد امین نعمانی قادری، اٹلیا)

ماہِ محرم:

محرم کا مہینہ بڑا مبارک اور محرم مہینہ ہے۔ اسلامی سال کا یہ پہلا مہینہ اپنے اندر بڑی عظیم یادگاریں رکھتا ہے۔ اس کی دسویں تاریخ جس کو یوم عاشورہ کہتے ہیں، بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ محرم ہی کی دسویں تاریخ جمعہ کے دن حضرت نوح علیہ السلام اپنی کشتی سے زمین پر تشریف لائے اور اسی دن دسویں تاریخ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے ظلم سے نجات پائی۔ جب کہ فرعون قرق ہو گیا۔ اسی دسویں محرم اور جمعہ کے دن قیامت آنے والی ہے۔ کہہ سکتے ہیں جو یہی محرم جمعہ کے دن ہی شہزادہ رسول پیکر گوشہ، بول اوگشتن اسلام کے سینے پھول امام عالی مقام حضرت سیدہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے کربلا کی جتنی ہوئی سزائیں پر شہادت کا جام پیا۔ اس لیے جب ہر سال یہ تاریخ آتی ہے، مہمان اہل بیت اس واقعہ فاجعہ کو یاد کر کے غم و اندوہ میں ڈوب جاتے ہیں۔ طبعی طور سے اگر واقعات کربلا سن کر یا یاد کر کے غم تازہ ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ تاہم قصداً سوگ منانا، ماتم دونوں کی نقا قائم کرنا اور سیدہ کوئی کرنا کی طرح شرمناک بات نہیں۔ ہوسکتے تو کوئی دسویں دن روزہ رکھ کر اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کریں، صدقہ و خیرات کریں، شہدائے کربلا کو دیگر صحابہ اہل بیت کو ایصالِ ثواب کریں۔ اہل بیت کے نشان کی چالیں قائم کریں اور سچے واقعات کربلا بیان کریں اور سنیں۔

اہل حضرت پھر دسویں ملت امام احمد رضا صاحب بریلوی قدس سرہ کے خلیفہ و تلمیذ صدر الشریعہ بدر الخریقہ فقیر عظیم حضرت مولانا شاہ محمد امجد علی اعظمی قادری رضوی قدس سرہ مصنف "بہار شریعت" اور شافریا تے ہیں:

"ماہِ محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت سیدہ امام حسین رضی اللہ عنہ و دیگر شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں کوئی شریعت پر قائل نہ لگا ہے۔ کوئی شیرینی پر قائل نہ لگا ہے، کوئی روشنی گوشت پر، جس پر چاہو قائل نہ لگا ہے۔ ان کو جس طرح ایصالِ ثواب کرنا سب (پسندیدہ) ہے۔ بہت سے (لوگ) پانی اور شربت کی کھیل لگاتے ہیں، جاذوں میں چائے پلاتے ہیں، کوئی کچھڑا بچھاتا ہے، جو کرا کر گرواؤ ثواب پہنچاؤ، ہوسکتا ہے ان سب کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔

بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے دوسروں کی لائق نہ دلائی جائے، ان کا یہ خیال غلط ہے، جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہو سکتی ہے، ان دنوں میں بھی ہو سکتی ہے۔" (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۳۲، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱

اقتدارِ غم کے لئے سرے بال بکھرے ہیں، کپڑے پھاڑتے اور سر پر خاک ڈالتے اور بھوسا اڑا رہے ہیں۔ یہ بھی ناجائز اور جاہلیت کے کام ہیں۔ ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔ احادیث میں ان سب کی ممانعت آئی ہے۔ مسئلہ تو یہ لازم ہے کہ ایسے امور سے پرہیز کریں اور ایسے کام کرنا بہت منہ سے اللہ و رسول ﷺ کی رائے میں نہیں ہے۔

تقریباً اور مل کے ساتھ بعض لوگ لنگر لے رہے ہیں۔ یعنی یہ وہاں پاکستان اور کراچی کے درمیان جگہ سے بچتے ہیں۔ یہ جانا ہے کہ کراچی کی سختی سے حرجی ہوتی ہے۔ یہ چیزیں کبھی تالیوں میں بھی گرتی ہیں اور اکثر لوگ ان کے پاؤں کے غصے کی آبی ہیں اور بہت کچھ کھل کر مٹا دیتے ہیں۔ اگر یہ چیزیں انسانیت کے طریق پر پھر اور تقسیم کی جائیں تو یہ حرجی بھی نہ ہو اور جی کو دیا جائے تو انہیں ٹانگہ بھی پیچھے رکھ کر لوگوں اس طرح لانے سے کوئی تکیہ نامی قصور گرتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹)

دیکھا آپ نے باگوا رمضا کے اس پردہ اور فیضانِ یافتہ نے کیا ہے ہاں کہ قلم چلایا اور دوسرے
فیضانِ سنا ہے۔ شاہدین کی ہرادی ہے کہ فیروں کا خوف کھایا ہے۔ سچے عالمِ دین کا بھی شیوہ ہے۔
اب قہرِ مہرِ ملتِ صلح امتِ کا راعی حضرت امام احمد رضا صاحبؒ نے جلیقی قدس سرہ العزیز کے ارشادات
وفاقی بھی تو یہی وقتِ اختلافِ حقوے کے بارے میں ناظر کریں کہ وہ درودِ ملتِ قوم کی ملاج و مہجور کے
لڑنے کا کیا اقتدار ہے جس اور دعوات و خفاقات پر کسی کاری ضرب لگائے ہیں۔ وقرآن ہے:

تقریباً اسی اہل اس قدر کی کر دے چوہندو شہرہ آنگلوں کا تہا قبا میں پیدا ہوا وہاں سے ملتا تھا۔
 قبا کی و ملا علی ہمدانی کے واسطے کی بھی اہل اس بنا کہ یہ نہ ترک مکان میں رہتا اس میں شہرہ آنگلوں کی طرح
 کہ تو یہ مکانات وغیرہ پر خیر خاداری کا رکنان سب بنا تھا۔ اور انکی چیز یہ کہ مصلحت دین کی طرح
 منسوب ہو کر مصلحت پیدا کر کے اہل اس (مصلحتیں) یہ نہ ترک مکان کا قطعاً جائز ہے جسے صمد ہا
 سے پہلے ہر طرح (کے بعد دیگرے) ائمہ دین و علماء معتبرین طین شریف حضور سید انکھن میں
 تھے تھے اور ان کے کوادر علیہ و صالحین جلیلہ میں مستقل رسالے تعریف فرمائے ہیں، جسے اہل
 (شیعہ) ہوا ملا مصلحتی کی فتح امتناع وغیرہ صلا کرے مگر جہاں یہ فرما (پہلے صمد ہاوں)۔
 اس اہل جائز کو بالکل نیست و ناپا کر کے صمد ہا خرافات تراشیں کہ شریعت مطہرہ سے الامان ۱۱۱
 صمد ہا آئیں۔

اول تو اس غریب مرد و فدا سہار کی نقل و خط و شدی۔ ہر جگہ کی تلاش، مٹی کو مٹ، جسے اس نقل سے کچھ علاقہ نہ نسبت، بھر کی میں پر یاں، کسی میں برائی کی میں اور پیو دم طم طراق (صوم و دام) پر لوچہ پوچہ، دشت پر دشت، اشاعت غم کے لئے ان کا کشت اور ان کے گرد مینڈی کی اور ماسناری کی اور غنہ خراں کوئی ان قصیدوں کو چمک بھنک کر ساماں برہے، کوئی مشغول غواف، کوئی عجب سے سر کا ہے، کوئی ان یا یہ بدعات (سامان بدعات) کو سوا اللہ جل و گا حضرت امام علیہ دو علیہ اسلو و اسلام کچھ کر کے اس ایک اہم و فنی سے مرادیں، ناکما، شمس اناسے، حاجت و دا جاتا ہے۔ پھر جہاں جاتا ہے، باجے، تاشے، مردوں موزوں کا راتوں کو کیسل (اشکاط) اور طرح طرح سے پیوہ کیمل ان سب پر طرہ ہیں۔ غرض عشقہ محرم الحرام کی اگلی شریعتوں سے سن کر عجب پاک کتب نہایت باہر کتب دخی عبادت شہرہ اوتھا۔ ان پیوہ رس سے جالہ نہ اور قافہ نہ میلوں کا زمانہ نہ کر دیا۔ پھر جہاں ابتداء (بدعت نکالنے کے دوال) کا وہ جوش ہوا کہ شرات کی بلور خیرات نہ رکھا۔ یہ ادعا خرافات ہوتا ہے۔ پھر وہ جہاں کچھ کی میری طرح صحابہ کو جی میں لگے جھٹوں پر چمکے کر چمکیں گے۔ وہ دنیائے زمین پر گرد رہیں، رزق الہی کی بے ادائیگی ہے، پیسے ہیں، جے، مگر کما فہم ہوتے ہیں، مال کی اشاعت (برہادی) ہو رہی ہے۔ مگر نہ تو ہو گیا کہ کلاں صاحب غنہ ہے۔

اب ہمارے مقررہ کے پھول کھلے، تاشے ہا ہے بیچے چلے، طرح طرح کے کھیلوں کے دھوم،
 نازی گورتوں کا مقررہ جھوم، بھائی مٹیوں کی پھری رسوم، جشن ہے، کچھ اور اس کے ساتھ خیال دہ کچھ کہ
 گویا ہے سناخے قصور میں، بیدہم حضرات شہداء و صوفیاء اللہ علیہم السلام کے جنازے ہیں۔ (پھر) کچھ نوج
 ہا، تار تار توڑاؤں کی کرے۔ ہے ہر سال ان صاحب خاں (مال خاں کی کرے) کے جرم دہاں جہاں کا
 ہے۔ اللہ تعالیٰ مدد، حضرات شہداء کے، ہر عالم اللہ صوفیاء و علماء کا ہمارے ہاتھوں کو کچھوں کی کو ترقی
 شہداء ہر کی باتوں سے تلو بہ دھارے آئیں۔

اب کتو یہ داری اس طریقہ نامرضیہ (ناپسندیدہ طریقہ) کا نام ہے، نقصان دہ و ناجائز و نامناسب ہے۔ ان کے اعلیٰ اسلام صرف جائزہ و محضرت شہداء سے کہ ہم سب ہم لوگوں ان کی مدد و اوجہ کر کے میل و ثواب کی سعادت پر اعتبار (اکتفا) کرتے تو کسی قدر خوب و عجیب تھا۔ اگر اندر غرض و محبت میں دیکھ لیں تو ان کی بھی حاجت تھی اسی قدر جائزہ و محبت کے کہ جس کی عقل کو باطل حکم کے زیارت اپنے

مکانوں میں رکھنے اور شاعت غم و فتنہ عالم و دینی و دنیوی و دیگر امور خبیثہ بدعات و قبیحہ سے بچتے۔ اس قدر میں بھی کوئی حرج نہ تھا۔ مگر اب ایسی نقل میں بھی اہل بدعت سے ایک مشابہت اور توجہ واداری کی تہمت کا خدشہ اور آنکھ واپی اولاد و اہل اعتقاد (حقیقت مندوں) کے لئے اٹلائے بدعات (بدعات میں جھٹلا ہونے) کا اندیشہ ہے اور حدیث میں آیا: **الفسوا هو اضع النہم** (تہمت کی جھیلوں سے بچو) اور وارود (مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَفْقَهُ غُلُوْفَ الْفِتَنِ) (جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ تہمت کی جھیلوں پر کھڑا بھی نہ ہو) لہذا روضہ اقدس حضور سید المرسلین کی ایسی تصویر بھی نہ بنائے بلکہ صرف کافر کے کٹختے پتے پر قیامت کرے اور اسے یہ صدمہ متک پہنچے۔

منہیات (منہجوں کا مسوں کی آبیروں کے بغیر) اپنے پاس رکھے، جس طرح حرمین مکرّمین سے کعبہ معظمہ اور روضہ عالیہ کے نقشے آتے ہیں، یا دلائل الخیرات شریف میں خود پروردگار کے نقشے لکھے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۹، صفحہ ۳۶، ۳۷، ردّ اکلیڈی سبکی)

ماہر مخلص خاص کر دینی غم میں مسلمانوں کو کیا کرتا چاہئے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں:

”مسلمانوں کو ان ایام میں صدقات و خیرات، مبرات و حسنات کی کثرت چاہئے۔ خصوصاً روزِ عید اور کارِ سالِ ہجر کے روزوں کا تو اب اور ایک سال گذشتہ کے گناہوں کی معافی ہے۔ کما ثبت فی اللہ سبح (جیسا کہ حدیث صحیح سے ثابت ہے) اور بہتر یہ ہے کہ کوئی دسویں دنوں کا روزہ رکھے۔“

یہ عزم الحرام کے مبارک ماہ میں بدعات و خرافات کے خلاف امام احمد رضا قدس سرہ کی نصیحت بریلوی کا نقلی جہاد ہے۔ اسے وہ لوگ بھی پڑھیں اور حقیقت کا اعتراف کریں جو امام احمد رضا قدس سرہ کے بارے میں غلط فہمیوں کے شمار ہیں اور اس مجددِ حق کے خلاف غلط پروپیگنڈے سے بھی کرتے پھرتے ہیں۔ یہی گناہی بیعتیں اس امامِ حق نے بھی کیں۔ ان کو بار بار پڑھنا چاہئے اور اس کے مطابق عمل بھی کرنا چاہئے۔

دوری اور آخری قسط

تحقیق و ما اہل بہ لغیر اللہ

علامہ ابوالحسن محمد مرتضیٰ قاضی کا دوری حفظ اللہ تعالیٰ

ضروری نوٹ! اس مضمون کی قسط اول کتبہ حق شمارہ نمبر ۱ میں شائع ہو چکا ہے۔

مندرجہ بالا عبارت جو کہ غیر مقلدین کے امام سے نقل کی اس سے واضح ہو گیا کہ ”اصل“ کا معنی صرف جانور پر کسی کا نام لینا نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب جانور کو مخلوق کا نام لے کر ذبح کرنا ہے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کیلئے ”مخلون“ کا صیغہ استعمال کیا ہے جس سے واضح ہے کہ اصل کا مفہوم بھی ”ذبح کرنا ہے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کا نام لے کر جانور ذبح کرنا حرام ہے۔ اگر کسی چیز پر مخلوق کا نام آجائے مثلاً میری گائے، تمہارا بکری، و اما صاحب کا دنبہ، حضرت خلیجہ کا مینڈھا، حضور غوث پاک کی گائے، امام صاحب کی بھینس وغیرہ تو یہ درست ہے کیونکہ مخلوق کا نام آنے سے جہد حرام نہیں ہوتی قرآن پاک میں بھی مثل موجود ہے ”فمنہم القوم“ ”قوم کی بکریاں“ الانبیاء 78 ترجمہ مولوی جو تازہ غیر مقلد مطبوعہ المدینہ المنورہ ۱۳۲۱ھ ہجری۔

قرآن مجید کی سورۃ النور پر غیر اللہ کے نام آتے ہیں مثلاً لہذا، لہذا، آل عمران، مملکت، آل اناس وغیرہ صحابہ کرام علیہم السلام ان کے نام آتے ہیں مثلاً قرآن کے وقت ان اسلام کو اسی طرح برقرار رکھا اگر وہ اس موقف کے مخالف ہوتے تو ضرور رد ترمیم کر دیتے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک انصاری خاتون کے پاس گیا۔ فذبحہا لہا شاة (ترجمہ 12/1) تو اس نے آپ کے لئے بکری ذبح کی۔

حضور اکرم ﷺ حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک صحابی حضرت ابواسمہ

کے پاس گئے تھے انہوں نے آپ کے لئے بکری ذبح کی (مسلم 85/2 ترمذی 60/2 مشکوٰۃ 368)
حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بکری رسول اللہ ﷺ کیلئے حاضر کر رکھی تھی اور
اپنی لوطی کو وصیت فرمائی تھی کہ اسکی خوب بھجائی کرے چنانچہ جب بھی آپ بکریوں کے پاس
آتے تو اسے دو کھیتے تھے کہ وہ بکری خوب موٹی اور فربہ ہوگئی۔ (کتاب الاطعمہ باب الایمان رقم
الباب 112، رقم الحدیث 368)

درج بالا جانور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور اکرم ﷺ کے لئے اور آپ کی مہمان نوازی
کیلئے آپ کے سامنے ذبح کئے اور آپ کی نسبت حضور اکرم ﷺ کی طرف بھی کی۔ لیکن آپ
نے اسکو حرام اور شرک وغیرہ نہیں کہا جس سے واضح ہے کہ غیر اللہ کا نام آنے سے جانور حرام نہیں
ہوتا۔ کیونکہ اسے ذبح فقط اللہ کے نام پر کیا گیا محض یہ کہہ دینے سے کہ ”یہ جانور غلام بزرگ کیلئے
ہے“ تو حرمت وارد نہیں ہوا جیسا اسی طرح صحابہ کرام علیہم الرضوان مسجد نبوی کو رسول اللہ
(ﷺ) کی مسجد کہا کرتے تھے (بخاری 571/1 مسلم 201/1 ترمذی 73/1 مسند احمد
24351) بلکہ امام بخاری نے تو باب باندھا ہے ”حل چل مسجد نبی فلان (حدیث نمبر
416) کیا بخولان کی مسجد“ کہا جانے جس طرح اہل اسلام اور رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے مساجد کے نام غیر اللہ کے نام پر رکھے آئے ہیں مسجد بلخین، مسجد قباء، مسجد، قافلہ، اجابہ
ذوالخندہ وغیرہ کیا بزرگوں کی طرف نسبت کئے جانے والے جانوروں کو حرام کہنے والے اور
احت پر شرک و بدعت کے مخالفانہ فتوے لگانے والے کیا اور پر بیان کی گئی مساجد کو بھی اپنے فتوے
کی زد میں لانے کی ناپاک کوشش کریں گے؟

جب کے مسکین کا اپنا دامن بھی اس قسم کے عمل سے بھر پور ہے مثلاً مسجد ابراہیم مسجد القادسیہ،
مسجد احمدیہ، بادشاہی مسجد، عیسیٰ مسجد، مسجد شہداء، بلال مسجد، گھن گھیل، آسٹر لیا
مسجد، جامعہ طحطا، لال مسجد وغیرہ

اتنی نہ بڑھا پا سکی دالان کی حکایت دامن کو ذرا دیکھ، ذرا بند تھا دیکھ
تیری زلف میں بچتی تو حسن کہلائی وہ تیری جو میرے نامہ سیاه میں تھی

اگر پھر بھی فتویٰ لگانے سے باز نہ آئیں تو ان تمام مساجد کے نام غیر اللہ سے منسوب کرنا ترک کر دیں اور
غیر اللہ سے چندہ بھی نہ مانگا کریں۔ حضرت سیدنا فادوقی اعظم دکر تھے ”اے اللہ مجھے اپنے
راستے میں شہادت عطا فرما اور میری موت اپنے رسول ﷺ کے شہر میں بنا (بخاری 254، 266/1)
زمینوں اور آسمانوں کی ملکیت تو اللہ کیلئے ہے لیکن حضرت عرفا فادوقی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ
المنورہ کو رسول کا شہر (ﷺ) کہہ رہے ہیں اب کوئی بتائے کہ جو توحید سیدنا عرفا فادوقی کو بھوکائی آج
کے کسی جعلی توحید پرست کو اسکی ہے قطعاً نہیں تو ثابت ہوا کہ شہر پر رسول پاک کا نام آنا حجتاً نہیں
مجازاً ہے اور یہ جائز ہے کوئی شرک و بدعت و حرام قطعاً نہیں ہے درج سیدنا فادوقی اعظم بھی یوں نہ
فرماتے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو مسجد حشام میں روک کر دھتکے پڑھنے کی
تاکید کی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ نماز پڑھنے کے بعد یہ بھی کہنا ضروری ہے ”یہ مسجد اللہ پر ہے“
کیلئے ہیں۔ (سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 236) یعنی انکا ثواب ابو ہریرہ کو پہنچے۔
جنت و عرش و آسمانوں پر نام محمد ﷺ:

اللہ نے اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرام ساقی عرش، آسمانوں، جنت کے ہر محل
حوروں کے گھنگے پر، جنت کے درختوں کے پتوں پر، جھڑپوں پر، پتوں پر، مسدودہ قلعہ کی کتوں پر،
پردوں کے کناروں پر اور ملائکہ کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہے۔ (المنہاج ص 186/1 قال
الذرقانی فی شرحہ رواہ ابن ہشام۔ جمع الوسائل 226/2)

امام ابو حامیہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے ملتی جلتی روایت بھی ہے۔ لادولی الذرقانی (150/2)
جو کہتے ہیں غیر اللہ کا نام آنے سے بچ کر حرام ہو جاتی ہے اس کے فتویٰ کے مطابق ان پر جنت بھی حرام
ہوگئی۔ حضرت سعد بن حمادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیک وسلم آتم سعد (سعدی باں) کا انتقال ہو گیا نہیں ان کیلئے کون سا مسجد افضل ہے آپ ﷺ نے
ارشاد فرمایا جانی۔ جس مسجد نے تم کوں کھدوایا اور کہا یہ کونسا مسجدی باں کیلئے ہے حد ہ لائم

سعد (سنن ابوداؤد 236/1، مسند احمد 285/5، 7/6، رقم 22826، 24346، سنن ابوبکر
بخاری 185/4، سنن ابوبکر اللیثی 112/4، 6493، طبرانی کبیر 21/6، رقم 5283، تاریخ

وعلق لائن عساکر 248/1، منن سید بن منصور 124/1 طبقات الکبریٰ لائن سحر 615/3، مصنف ابن ابی شیبہ 232/8، منن نسائی 133/2، مشکوٰۃ صفحہ 169، مرآۃ 104/3، تیسر الباری 22/4 (اشارہ) سنت روزہ والاعتصام صفحہ 14 جلد 32 شمارہ 12-13، 24-17 اکتوبر 1980) عجم الاوسط 8061 اثن خزیمہ 2497 اثن ماجہ 3684 اثن حبان 3347، مستدرک حاکم 414/1، نیل الامار 106/6، شرح الصدور صفحہ 128) اس حدیث پاک کی بعض روایات میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس کے راوی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنا ہے وقت اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا "تکلم ستایہ آل سحر المذیہ" (مسند امامہ 285/5، 7/6)

عزیز شریف میں ستایہ آل سحر کے نام سے جو تکبیل ہے یہ دراصل وہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سحر نے اپنی والدہ کی طرف سے جو توکل وقف کیا تھا وہی "ستایہ آل سحر" کے نام سے بھی مشہور تھا حضرت حسن بصری کی اس شہادت کے بعد ظاہر ہے کہ اس حدیث پاک کا استنادی درجہ کچھ اور بڑھ رہا ہے ("من وعن ارحم الراحمین مسئلہ ایصال ثواب مولفہ منظور احمد نعمانی دیوبند صفحہ 18 مکتبہ الفرقان)

اس سے معلوم ہوا کہ کوئی چیز سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنا بھی درست ہے کیونکہ حضرت سحر رضی اللہ عنہ نے اشارہ قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا عذہ لائم سحر اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کسی چیز پر یہ بات کہ کسی کا بھی نام آجائے وہ چیز حرام نہیں ہو جاتی کیونکہ ایک برگزیدہ صحابی رضی اللہ عنہ نے اس کو تو اپنی ماں کے نام سے منسوب کیا تھا جو آج تک ائمہ حدیث کے نام سے مشہور ہے اور اگر غیر کا نام آجائے تو کوئی چیز حرام ہو جاتی تو نبی اکرمؐ نور مجسم ﷺ بھی اسکو حرام قرار دے دیتے ثابت ہوا کہ حضور کا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصدیق شدہ عمل اور صحابہ کرام علیہم السلام کی فکر کے سامنے جو بھی گھرا سکے تھا تلف میں پیش کی جائے مردود ہے مردود ہے مردود ہے وہ کہتے ہی بڑے منکر کی ہوجھت کی ہو یا فقیہ کی (جنگہ سکرین ایسی کوئی مثال ایستد کے بزرگوں کی طرف سے پیش کرنے سے قاصر ہیں) اے صغیر میں نجدت کا جہ بونے والے اسماعیل دہلوی قیس بالا کوٹ نے بھی صراط مستقیم صفحہ 63 پر مندرجہ بالا حدیث نقل کی ہے ایصال ثواب ثابت کرنے کیلئے مولوی

ظہیل احمد سہارنپوری اٹھویں لکھتے ہیں "یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ مالی عبادات کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔ اہل سنت کا اس بات پر اجماع ہے" (بذل المکھود 3/59) سکرین ایصال ثواب مندرجہ بالا احادیث کو بار بار پڑھیں اور اس بات کا اعتراف لگائیں کہ ان کا یہ کہنا "ابوہی یہ تو برٹلی مولویوں کے کھانے پینے کے چکر ہیں" انکی زدوش کون کون آتا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انما الصدقات للفقراء والمساکین (توبہ 60)" کہ صدقات فقراء، مساکین وغیرہ کیلئے ہیں یہاں صدقات کی فقراء و مساکین کی طرف نسبت ہو رہی ہے، جو حج خاص عبادت خدا ہے قرآن پاک میں حج کی نسبت بیت اللہ خاندہ کعبہ کی طرف کی گئی ہے "من حج الیت" (فراز عیدین) نماز جمعہ، نماز جنازہ، نماز شرف، نماز فجر، نماز ظہر، نماز عصر، نماز مغرب، نماز عشاء وغیرہ میں نماز کی نسبتیں غیر خدا کی طرف ہیں، روزہ رمضان کے، ذکوٰۃ سونے کی، ذکوٰۃ چاندی کی، ذکوٰۃ مال کی، ذکوٰۃ گاہیوں کی، ذکوٰۃ بکریوں کی ان تمام عبادتوں کی نسبتیں غیر خدا کی طرف ہیں حضور اکرم ﷺ نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا "ایمن نحب ان اھللی لک" تم کہاں پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے لئے نماز پڑھوں (بخاری، کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 416)

اب اللہ کے محبوب ﷺ نماز کی نسبت اپنے غلام کی طرف فرما رہے ہیں جبکہ نماز تو اللہ کیلئے ہے قل ان صلاتی ونسکی وذکاری دما فی اللہ رب العلمین (الانعام 162) تو معلوم ہوا کہ اس بات کے دو پہلو ہیں نماز عبادت تو اللہ کیلئے ہے لیکن حضور ﷺ اپنے غلام کی خواہش پوری کرنے کیلئے کہ وہ آپ کی جائے نماز کو مصلیٰ بنالیں اس سے خودیجہ کے متعلق پوچھ رہے ہیں کہ نماز حیرے لئے پڑھوں یا نکل اسی طرح حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصال ثواب کیلئے جو جائز یا ناجائز ہو عبادت اللہ کیلئے کہ اللہ کی رضا کیلئے اسکا خون بہایا جائے عمر جو اسکا حضور غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کیلئے۔

حضور اکرمؐ نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا "احب البصیام الی اللہ صیام داؤد، احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد" اللہ کی بارگاہ میں سب روزوں سے محبوب داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور اللہ کی

بارگاہ میں سب نمازوں سے محبوب داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ (بخاری شریف 486/1
رقم 1131-3420 باب احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد احب الصلوات الی اللہ صیام داؤد)
کھانے پینے سے بدتر جہاں نماز، روزے پر غیر اللہ کا نام خود غرضو رحمۃ اللہ علیہ نے لے کر جائز قرار دیا
ہے۔

کتب احادیث پر غیر اللہ کا نام آتا ہے۔ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، موطا
امام مالک، مسند احمد، مسند امام اعظم، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، مسنن
دارقطنی، مسنن داری، مسند ابویعلیٰ، مسنن ابن خزیمہ، مسنن ابن حبان، مسند حمیدی، مسند سراج،
مسند الروائی، مسند ابن الجبیر، مسنن ابن الجارود، مسنن داری وغیرہ۔

مورتوں پر بھی غیر اللہ کا نام آیا ہے نہ سنا آجائیں، یا سخت ہاروں وغیرہ۔
مکہ مکرمہ کے مشرک اپنے جانوروں کو بتوں کے نام پر نامزد کر کے چھوڑ دیتے تھے ان پر سوار ہونا،
ان کا دودھ پینا اور انہیں ذبح کر کے کھانا حرام سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کرتے ہوئے
ارشاد فرمایا "اللہ نے مذکور کی کچھ مقرر کیا ہے نہ سنا تیرا اور وصیت اور نہ عام مگر یہ کافر اللہ پر جھوٹی
تہمت لگا رہے ہیں اور ان میں سے اکثر یہ سچ ہیں۔" (النساء، 103، تفہیم القرآن للمولوی
مورودی وحاشیہ صفحہ 509-508 جلد اول)

غور کریں جبکہ ساری وصیت اور عام جانوروں پر بتوں کا نام آنے سے یہ جانور حرام نہیں
ہو جاتے تو کھانا صرفی کا گائے وغیرہ پر اگر کسی اللہ کے پیارے کا نام آجائے تو وہ کیسے حرام ہو سکتے
ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "آپ فرمائیے لاکھ اپنے گواہ گواہی دیں کہ اللہ نے حرام کیا اسے
(الانعام 50) مولوی احمد حسن دہلوی غیر متعلقہ کہتے ہیں۔ اپنے کام کی تائید میں کوئی گواہ لائیں جو
آن کر یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے بتوں کے نام کے جانوروں کو حرام کیا ہے (حسن التفسیر
214/2) لاشکاکی غیر مقلد نے بھی تفسیر فتح القدیر 176/2 میں تقریباً یہی بات نقل کی ہے اللہ
نے ان جانوروں کو حرام نہیں کیا ارشاد ربانی ہے "میں مقرر کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اور نہ ساری اور نہ
وصیلہ اور نہ عام (النساء 103) مندرجہ بالا آیت میں جو لفظ "ما جعل" استعمال ہو ہے اس کا ترجمہ

علامہ ابن حجر مصلحانی شافعی حنفی 852 نے "حرم" کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو حرام
نہیں کیا (فتح الباری شرح صحیح بخاری 283/8) کھانے اور پانی پر بھی اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ کے نام کا
اطلاق کیا ہے فرمایا "فانظر لی لعلک ما شرابک" اب پتو اپنے کھانے پینے کو کہہ (البقرہ 259)
حضور اکرم جو رحمہم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میرے گھراؤ میرے منبر کے درمیان کا حد جنت کے
بانوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے" مفتی علیہ

بخاری 3991/1 رقم 1138، مسلم 111/2، البرقم 1390، 1391، ترمذی 719/5، الرقم
3916، 3915، سنن نسائی 352/2 رقم 695، سنن الکبریٰ للنسائی 257/1، الرقم 695، 774،
موطما امام مالک 1/1 رقم 463، 464، 198/1، 236/2، الرقم 7222۔

حضور اکرم جو رحمہم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میٹھ حاذق فرما کر ارشاد فرمایا یہ میری طرف سے اور میری امت
میں سے انکی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی (ترمذی 278/1) ابوداؤد 32/2، رقم اللہ عیث
2436، 2810، مسند احمد 362/3، مستدرک حاکم 229/4، سنن دارقطنی 284/4، زاد المعاد
لا ابن تیم و حاشیہ 312/3) اللہ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک میٹھ حاذق کے فرمایا
اے اللہ اسکو (سیدنا مولانا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قبول فرما
سنن ابوداؤد 30/2، رقم 2793، مسند احمد 375/3، 78/6، رقم اللہ عیث
24996، 15086 شرح السنہ 357/4، سنن الکبریٰ ببیہقی 286/9، مستدرک حاکم 94/3
سنن دارقطنی 285/4، ابن خزیمہ 2899، تاریخ ابن عساکر (14/3) مندرجہ بالا دونوں
روایات میں اللہ کے محبوب علیہ السلام نے اپنی، اپنی اولاد اور اپنی امت کی طرف سے جانور کی
نسبت فرمائی جو کہ جائز حق ثابت ہوئی مولیٰ علی رضی اللہ عنہ دو درجہ یا ان ایک اپنی طرف سے
اور ایک اللہ کے محبوب علیہ السلام الصلوٰۃ کے وصیت فرمانے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کرتے تھے
(سنن ابوداؤد 29/2، ترمذی 275/1، مشکوٰۃ صفحہ 128، مسند احمد 150/1، رقم
اللہ عیث 1286، 1279، 843، مستدرک حاکم 230/6)

فدحقی کی تصریح: صاحب ہدایہ علامہ ابو الحسن علی بن ابی المرغینانی حنفی 593 ہجری لکھتے ہیں

انسان اپنے عمل کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچا سکتا ہے نماز یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ جو عمل ہو، ایسے ہی جماعت کے نزدیک بھی عمل ہے اس کے حاشیہ میں لکھا ہے مغزولہ (گمراہ فرقہ) نے تمام قسم کی عبادات کا ثواب مردوں کو پہنچنے کی مخالفت کی ہے دلیل کے طور پر حدیث پاک میں کی ہے ”نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو میٹھ سے سیاہ آنکھوں والے قربانی کے ایک اپنی طرف سے اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے“ (ہجریہ 296/1)

جو لوگ ایسا ثواب کا انکار کرتے ہیں وہ یقیناً مغزولہ (گمراہ فرقہ) کے طریقہ پر ہیں۔ مندرجہ بالا براہین قاطعہ و دلائل قاطرہ سے ثابت ہوا کہ وہ اہل بدعت و غیر اللہ کا وہی ترجمہ درست ہے کہ حرام ہے وہ جانور جو غیر خدا کا نام نکلر دیا گیا جائے (کنز الایمان) اگر وہ ترجمہ جو نام نہاد مترجمین نے کیا ہے کہ ہر وہ چیز جس پر خدا کے سوا کسی کا نام لے لیا جائے وہ حرام ہے تو پھر عقل و نقل کے بالکل خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ مندرجہ بالا 172 امور جو کہ قرآن، سنت اور قتال صحابہ علیہم الرضوان سے ثابت ہیں انکو توڑ کر اللہ حرام ماننا بڑے بڑے جو کہ دین کی تعلیمات کو کھنڈ کرنے کے مترادف ہے جو عقل و دانش کے بغیر خلاف اور دین کے ساتھ بدترین فراق ہے۔

اكتفنا شر المصلين يا كافي و صلى الله على سيدنا و مولانا محمد الشافعي و آله و صحاه
الدين الصافي امين و الحمد لله رب العالمين۔

رسول اللہ ﷺ کو بڑا بھائی اور اپنے جیسا بھائی کہنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ادب

ایک دفعہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا:

”أتأخبرني بأمر أنت؟“

”میں تم سے کسی بات پر پوچھتا ہوں یا تم بڑے ہو۔“

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

”أنت أخو وأخوكم وأنا أئمن بكم۔“

”آپ مجھ سے بڑے ہیں (میرے بھائی کے اعتبار سے) اور مجھ سے زیادہ معزز ہیں،

ہاں میں سیدہ میں آپ سے زیادہ ہوں۔“ (کنز العمال)

پیغمبر اسلام ﷺ کی شانِ اقدس میں وہابیہ کے نام نہاد شیخ الاسلام کی سنگین گستاخی

﴿علامہ ابوالحسن محمد رحمہ اللہ رضا قادری حفظہ اللہ تعالیٰ﴾

فیہر مقلدین (نام نہاد اہل حدیث) اور وہی بدی حضرات کی متعقہ شخصیت جو کہ جمہور اہل اسلام یعنی اہل سنت و جماعت کی نظر میں متنازع ترین شخصیت کی حیثیت رکھتی ہے یعنی محمد بن عبد الوہاب جسکی تجدیدی کی مشہور کتاب اصول السلطۃ و ادلتہا (دین کے نمونہ اصول) کے مطالعہ کے دوران جس سنگین گستاخی کو فقیر نے دریافت کیا آپ بھی اس گستاخی کو بڑھ کر تجدیدی فکر کا اعجاز کریں کہ جو حضور اکریمؐ کو مجسم و فخری آدمی ﷺ کے بارے میں اتنا گستاخانہ فقیر وہ کہتے ہیں وہ ان کی امت پر حد درجہ پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہوئے کسی قسم کا تردد و کدیں کریں کہ جب کہ حضور اکرم ﷺ نے خود ارشاد فرمایا۔

”والتی والیہ ما انصاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولكن انصاف علیکم ان تنافسوا فیہا۔“ (بخاری ابواب النہی ۱۳۳۳، مناقب ۳۵۹۶، مسند ۳۰۳۲، رواق ۴۰۸۵، جوش ۶۳۲۶، ۶۵۹۰، مسلم (۲۲۹۶)، المجمع ۵۸۶۳، سنن ابی داؤد (۳۲۳۳) سنن نسائی ۱۹۵۳، شرح مشیل ۴۰۸۰، مجمع ابی حیان ۳۱۹۸، المعجم الکبیر ۶/۷۷، سنن الکبیر فی المصنوع ۱۳/۱۳، شرح السنۃ ۳۸۱۳، زاد العادۃ ۱۳/۲۵۸۳، مسند ابی یعلیٰ ۱۷/۷۳۸، البیہق و البیہق ۱۶/۷۷، مسند احمد ۱۳/۳۳۳۳، ۱۷/۷۷، سنن ابی داؤد ۱۳/۲۵۸۳، جامع المسانید لابن جوزی ۵۳۷۹)۔

”اور جیٹ اللہ کی قسم مجھے اس چیز کا خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک ہو جاؤ گے بلکہ بدعت اور فتنہ ہے کہ تم دنیا میں اذیت کرو گے۔“

مزید آپ نے فرمایا دیکھتے ہوئے ارشاد فرمایا:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان فرمایا مجھے تم میں
 انھیں خاص کا ذریعہ جو قرآن میں ہے گا جب اس پر قرآن کی رونق پڑ جائے گی اور اسلام کی چادر اس سے ڈاڑھ
 ہوگی تو اسے اللہ ہر جہر چاہے گا بہکا دے گا وہ اسلام کی چادر سے نکل جائے گا اور اسے پس پشت ڈال
 دے گا اور اپنے پنڈلی پر تھوڑا چلا دے گا شروع کر دے گا اور اس پر ہر جگہ کے ٹھٹھارے گا۔ راوی کہتے ہیں میں
 نے عرض کیا اسے اللہ کی عطا شدہ شریک کا زیادہ حقدار کون ہوگا جس پر شریک کی تہمت لگائی جائے گی یا
 شریک کی تہمت لگے والے تو آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ شریک کی تہمت لگنے والے شریک کا زیادہ حقدار
 ہوگا۔ (صحیح ابن حبان رقم الحدیث ۸۱۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۱ ص ۵۳۳۔ ابن ابی حاتم فی المستدرک ۳/۲۴۴۔ ۳۳۔
 مسند بزار ۲/۱۰۲۔ رقم ۱۲۴۹۳۔ تاریخ الخلفاء لکھنؤ ص ۱۴۱/۱۴۲۔ رقم ۲۹۹۔ مجمع التکمیل للعلماء ص ۸۸/۲۰۔ ۱۶۹۔
 مسند الشیخین ۲/۲۵۵۔ رقم ۱۹۹۱۔ مجمع الزوائد ص ۱۸۸۔ شرح مشکئ اللہ ج ۱ ص ۲۲۴/۲۲۵۔ جامع السانین
 واسنن ص ۱۸۳۔ اسلسلۃ الصحیحۃ لالیائی وصالی ص ۳۲۰۔ کنز العمال رقم ۸۸۹۵۔ فیضیہ حدیث نومبر ۲۰۰۹
 ۲۰ دجلہ ص ۱۳۳۔ میں نے مختلف الاساتذہ من زائدہ راوی العرفی ص ۹۹/۱۰۵۔ جامع الاماہد اکبیر للعلماء ص ۱۲۱/۱۲۲۔ رقم ۸۱۱۳۔ کتاب المروءۃ والرجل للشمس ص ۳۵۸۔

وَنِيَابُكَ فَطَهِّرْ - (المدثر: ٣)

اپنے اعمال کو شرک نہ سے پاک کریں۔

- (۱) اصول الشفاۃ وادلتها ۳۲، مطبوعہ دارالانوار حرم ۲۰۰۱
 - (۲) اصول الشفاۃ وادلتها ۲۳، مکتبۃ دارالطیبہ ۲۰۰۰
 - (۳) اصول الشفاۃ وادلتها ۲۹، مکتبۃ المدینہ بنی النجدی القا ص ۲۰۰۰
 - (۴) اصول الشفاۃ وادلتها ۸، مکتبۃ دارالفتح الشفاۃ
 - (۵) اصول الشفاۃ وادلتها ۱۶۶، مکتبۃ دارالضمیۃ الامارات ۲۰۰۹
 - (۶) اصول الشفاۃ وادلتها ص ۲۸، وزارت اوقاف حکومت سعودی
 - (۷) تبصیر الوصول شرح ثلاثۃ اصول للذکاور عبدالرحمن بن محمد تاجم
- ص ۱۷۱، مطبوعہ ریاض ۱۳۲۹ھ
- (۸) دین کے تین اصول، ص ۱۲۳، مرکز محمد بن علی آل سعودی مطبوعہ ریاض

عرب، ریاض ۱۳۲۱ھ - ۱۹۹۱ء

مفتی محمد باجوہ نے دعوت جات میں ”طہر اعمالک عن الشوک“ کے الفاظ موجود ہیں۔ جب کہ دعوت جات جو کہ وزارت اوقاف سعودی عرب کے مطلوبہ ہیں ان میں ”اپنے اعمال کو شکر سے پاک کریں“ کے معنی کا الفاظ موجود ہیں جب کہ رادرفا ۲۰۰۵ء میں صالح بن عبدالمعین کی شرح اور وزارت اوقاف کے مترجم محمد رفیع نے موجود ہیں۔ یہ ہے نامہا: بھادی الصبر جود دہلی کے شیخ الاسلام: غیر مقلدین دہلی بھدی حضرات جس کو شیخ الاسلام کہیں نہیں سمجھتے، و حضور اکرمؐ جو ہم سید المرشدین امام انبیاء والمرسلین ﷺ کی شان میں شکر نگہ کرنے میں گستاخی کا مرتب ہو رہا ہے جو پاک خلیفہ و طاہر معارف سنی مومنین کو پاک کرنے والے پس کبھی کم کی شان والے ہیں ان کو اگر یہ کہا جاتا کہ اپنے اعمال کو شکر سے پاک رکھو تو بھی خت سے دہلی بھدی مگر یہ گستاخانہ اپنے ان کو شکر سے پاک کریں کا مطلب تو نفوذ باللہ ہے لہذا یہ کہ آپ کے اعمال میں شکر پایا جاتا ہے نفوذ باللہ تو اپنے اعمال کو شکر سے پاک کریں۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ اللہ کے جواب ﷺ تمام معصومان کے سرور ہیں انبیاء کرام علیہم السلام بالاتفاق معصوم ہوتے ہیں اور سید المعصومین ﷺ کو پوری کائنات میں بالاتفاق توحید کے سب سے بڑے عارف ہیں ان کو اس طرح کے الفاظ کہنا یہ دہلی مذہب کے امام کی امت خجرات ہے۔ حال میں غیر مسلموں کی بے ادبی و گستاخی کے واقعات منظرِ عام پر آئے تو ان کی وجہی نامہ نامہ مسلمانوں کی حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی ہیں جو کہ غیر مسلموں کو یہ جرات تو دینی ہیں کہ وہ دلائل اور کجور غیر مسلمان کا اور کجور (Face Book) پر سید عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کریں۔ یہ تو حید کی آزار و خشت تو ہیں ہے۔ یہ تو حیدیں بلکہ امرات ہیں۔

یہ عبادت مسلمانوں کی مغفوت میں چھپی ہوئی ایک عجیب وں کی نشاندہی کرتی ہے جو ہر ایک کی آواز
 میں اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کے سرکب ہو رہے ہیں، نیز مسلمانوں کی حالیہ گستاخیوں کے در
 عمل میں پاکستان میں جس براعت نے ”حزمت رسول“ کے چانچ پرانے، ”کانہرہ“ بلکہ ایک دہائی پھر
 طور پر محمد بن عبداللہ نبوی کو اپنا نام بانٹنے کے لئے اس کے سرخ زہر کا پل کی شکل میں ایک ہی لوگ صرف
 فحشوں کی حد تک حضرت رسول ﷺ پر قرآن میں درجہ کم از کم ستاخ ابن عبداللہ نبوی اور دیگر
 گستاخیوں کی حضرت رسول ﷺ پر قرآن کرتے۔ مولوی صلا، الدین یوسف جس کا نقیضہ حاشیہ

سودی حکومت مفت چھاپ کر دی ہے۔ یاد رہے وہابیوں کے نزدیک نبی طہیہ اسلام کی تعریف بشری ہی کرنی چاہئے اور اس میں بھی تخفیف کرنی چاہئے اسی اصلاح الدین ایوسف نے اپنے تقریری حاشیہ میں محمد بن عبداللہ بن عباس کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے "قرن اولی کے بہت بعد ایک مرتبہ محمد بن عباس میں شرک کے یہ مظاہر عام ہو گئے تھے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے محمد الدوحہ شیخ محمد بن عبداللہ بن عباس کی دلی انہوں نے درجہ کے حاکم کو اپنے ساتھ ملا کر قوت کے ذریعے سے ان مظاہر شرک کا خاتمہ فرمایا (حسن البیان، ۱۳۹۳ھ، مطبوعہ شاہ فہد پبلشنگ کمپنی، مدینہ منورہ ۱۴۱۲ھ) جب کہ اس کے برخلاف اللہ کے نبی طہیہ اسلام نے ارشاد فرمایا "بیگ شیطان اس سے ہائیں ہو کیا کہ جزیر العرب میں اس کی مہاوٹ کی جائے" (مسند احمد، ۱۴۰۲ء، ۱۳۹۱/۲) (ای سی بی) کی روایت صحیح مسلم، ۳۷۱/۱، جامع ترمذی، ۴۹/۳، مسند احمد، ۳۵۳/۳ پر بھی موجود ہے۔ برصغیر کے غیر مقلدین نے نام نہاد شیخ الاسلام کے نام پر دیال بورن کے لئے مختلف کتب لکھی ہیں مثلاً "مسودہ عالمگیری" کی "محمد بن عبداللہ بن عباس ایک مظلوم اور بدنام شخص" موزیل دیال خوری میں مسند جہیز بن نبی لکھ کر عربی علماء میں پیش پیش ہیں مثلاً ذاکر محمد بن مسعود کی کتاب "تاریخ ہدایت الحائق کے آئینے میں" اور چند سال قبل پاکستانی وہابیوں نے نجد میں سے دیال بورن کے اردو بیانیوں سے دیالوں کا مجھڑا بھانسنے کے لئے ایک کتاب لکھی جس کا نام "دعوة الاسلام محمد بن عبد الوہاب بین مہودھا ومعارضہ فی شبه القادۃ العنصریہ" مطبوعہ دارالاسلام، مسقط، ابوالمکرم بن عبداللہ بن محمد عبدالغفور عطار نے بھی ایک کتاب شیخ الاسلام محمد بن عبداللہ بن عباس کے نام سے لکھی ہے جس کو پاکستان میں سودی حکومت نے اپنے خرچہ پر مجھڑا کر مفت تقسیم کیا ہے۔ نیز دہلی کے عالم منظور احمد نعمانی نے بھی "شیخ محمد بن عبداللہ بن عباس کے خلاف پروپیگنڈہ اور علانیہ حق پر اس کے اثرات" لکھی ہے۔ وزارت اوقاف سودی عرب نے صرف اس کتاب اصول اثنا عشر کو چھاپ کر مفت تقسیم نہیں کیا بلکہ وہابی مذہب میں کتاب اصول اثنا عشر کی کیا اہمیت ہے اس کا اندازہ عطیہ عالم دہلی کی مندرجہ ذیل عبارت سے ہوتا ہے۔ عبدالغفور بن عبداللہ بن عباس کے حالات رقم کرتے ہوئے لکھتے ہیں "شیخ (بن باز) نے مفتی جمال شیخ سے ایک مخصوص طریقہ سے تقسیم حاصل کی اور وہ طریقہ تھا درجہ کا اور اہم معنوں کو پہلے شروع کرنے کا چنانچہ سب سے پہلے عقیدہ کی تعلیم حاصل کی اور ان "آثار کتاب" اصول اثنا عشر" سے کیا۔ اس کے بعد علی الترتیب مختلف

النبیات، کتاب التوحید اور العقیدۃ الواسطیہ پر مبنی "اسلام محمد بن عبداللہ بن عباس" و دوحہ و سیرت، بطی، الطبعی اعظم سودی عرب بن باز، مطبوعہ وزارت اسلامی اوقاف و دوحہ و دارالذکر، سودی عرب ۱۳۸۸ھ) چہرہ دہلی اسلام اہل سنت و جماعت پر شرک کا کوئی لگاتار دہلی اس حد تک جا پہنچے ہیں کہ میرا مصوٰعین علیہ السلام کا بارگاہ اقدس و اطہر دائروں میں یوں سخت تنگی کا ارتکاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد کائنات میں ہم سب سے زیادہ احسان و جس مہارک ذات کے ہیں ان سے محبت کے بجائے کتاغی فی علم کی انتہا ہے

عالمو محبوب (علیہ السلام) کا حقا حق بنی احسان کے بدلے عداوت کیجئے وہ صحیب یارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سہی افسوس کھائے تپ ستر تیر سے دل میں کس سے بٹا رہے

میرا غیر مقلدین کا شورش ہے کہ اسے چوٹی کے لامیں دیو بکر بنو غزنی ساقی وکس چاہتا اسلام ہے نہ کہ یہاں دیو کی بات پر ہی عمل ہوا ہونے کی کوشش کریں وہ کہتے تھے "توحید میرا سر اسب ہے شریعت میرا ادب ہے" سو وہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی ہے ہمارا ہو جائے دریاں بہتا بیٹھے ہے ادب اور کس طرح ہو جائے، اہل اللہ کی شان میں کتاخیاں کرے۔ محسنوں کا گریبان بھانسنے اور کھینچ کر توحید کے تقاضے پاس سے گرد ہا ہوں، (ادب و پلاکارینہ ہے مفتی) مزید لکھتے ہیں "قرآن مجید کے تمام پاروں میں کی جتنی کا ادب و احترام ملحوظ رکھیں اہل قدر و شہادت و شرف و واسطے تعلق نہیں کی گئی جس قدر حضور اقدس علیہ السلام کا ادب و احترام ملحوظ رکھیں تحقیق کی گئی ہے۔ یعنی تمہاری نمازوں اور روزوں کو لے کر کیا کروں اور تمہاری عبادت اور ریاضت سے مجھے کیا حاصل اگر میرے محبوب کی بارگاہ میں بات کرنے کا سلیقہ جیساں نہیں لگتا ہے۔ (ادب و پلاکارینہ ہے مفتی) ۳۳۳، مطبوعہ دارالانکبوت، اردو بازار لاہور، جنوری ۱۹۹۵ء۔

حافظ عبدالستار عابد غیر مقلد لکھتے ہیں (حکمرانی حدیث) کا عقیدہ ہے کہ عداوت صرف کتاب اللہ کی واجبہ ہے رسول اللہ علیہ السلام کی اطاعت منصب رسالت کے لحاظ سے کوئی ضروری نہیں ہے ان کا فریضہ صرف تبلیغ قرآن سے ادا ہوتا ہے اس کے بعد وہ عام انسانوں کی طرح انسان ہوتا ہے عقیدہ کی بنیاد و حقیقت مقام نبوت اور حقوق نبوت سے تمام تر جہالت اور نادانیت سے

(مختصر بخاری ص ۵۱ مطبوعہ دارالسلام فروری ۲۰۰۱ء)

ہم اہل سنت و جماعت کو یہی گمان غیر مقلدین سے ہے کہ ظاہری طور پر اطاعت رسول ﷺ کا نام لے کر حضور اکرم ﷺ کو عام انسانوں کی طرح سمجھا جاتا ہے اور تمام نبوت ﷺ اور حقوق نبوت ﷺ سے قاصر تر جہالت اور نادانیت کا ثبوت ابن عبد الوہاب کی متعدد بالا گستاخی سے عیاں ہے۔ غیر مقلدین کے مشہور امام ابراہیم ہمدانی لکھتے ہیں: ”بعض اہل حدیث کے گستاخ ہیر و جواسینہ مسلک کے مخالف علماء کو سنے میں خوب شائق ہیں“ پھر لکھتے ہیں: ”جن کی قرآن خدائی بھی درست نہیں۔“ انہی غیر مقلدین کے شیخ الاسلام اور مجدد العصر کے بارے میں لکھتے ہیں: ”ہمارے کے ایک اہل حدیث نے اپنی فطرت مولوی صاحب نے اپنا نام ظاہر کر کے بغیر بواسطہ دو طلباء ایک اعتراضی طویل مضمون بذریعہ دفتر اہل حدیث بھیجا۔ ان مولوی صاحب نے مرزائیوں (قادریاتوں) تجزیوں اور چکر الوہیل (نام کے اہل قرآن) کے بھی کان کاٹ دیئے۔“ (سیرت المصطفیٰ ﷺ، ص ۶۹، ۱۰۵، ۱۰۶ مطبوعہ مکتبہ اہل حدیث سیکولٹ جون ۱۹۷۳ء)

علماء اہل حدیث جس شخص کو دفاع صحیح بخاری کے مکمل پر شیخ الاسلام لکھتے ہیں ان کی خوبیوں اور کمالات کا اندازہ آپ غیر مقلدین کے امام ابصر ابراہیم ہمدانی لکھتی کی زبان سے اچھے ہیں۔ غیر مسلموں کو بے ادبی اور گستاخی کی جرأت ان نہاد توحید پرستوں نے ہی دی ہے ملاحظہ کیجئے غیر مقلدین کے بین الاقوامی اشاعتی ادارہ دارالسلام نے ایک کتاب شرح الصدور خرم رفع ہتھ پر کے نام سے چھاپی ہے جس میں ص ۳۰ پر لکھا ہے: ”الف قصور المصطفیٰ المقدس ولن و صنم بکل معانی الوہیۃ لو کان الناس یعقلون“ ”پس قبر معظم و مقدس و حق (بت) مسلم (بت) ہے۔ و صحبت کے معانی کے اعتبار سے اگر چلوگ اس کو نہیں سمجھتے“۔ یاد رہے کہ کائنات کا پہلا جرم تکبر ہی ﷺ سے انکار ہے اہل گستاخی اور فیض نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ اور اب انکار سے ہمارا مطالبہ ہے کہ جس طرح اتقویٰ الامانہ و صراطِ مستقیم پر حکومت ماضی قریب میں پابندی لگا چکی ہے اصول الملائہ و الدنیا (دین کے تین اہم اصول) اور اس قسم کی دیگر کتب جن میں ہے اہل قرآن کی موجود ہے پر بھی پابندی لگا کر دینی غیرت کا ثبوت دے تاکہ فرقہ واریت کا سد باب ہو اور اس عار کا خاتمہ کر سکیں میں مدللے۔

قسط دوم

دیوبندیوں و ہابیوں کے عقیدہ ختم نبوت کے ڈھول کا پول
ڈاکٹر محمد عرفان روق (ڈیرہ غازی خان)

یہی موصوف مزید کہتے ہیں:

”مولوی محمد قاسم صاحب نے ہر کوہ کام کا خیال بتایا ہے اور وہ نہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے نہ کسی صحابی سے نہ کسی تابعی سے لہذا توہین نہیں توہین جب ہوئی کہ کہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ہر کیا ہوتا بلکہ آپ کو یاد ہوگا میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ خود آنحضرت ﷺ نے ہر کیا ہی نہیں دوسروں کے لیے بھی ہر کیا محض نہیں چھوڑی اس لیے خود فرمایا۔ ”لکھل آیتہ منہا ظہر و بطن۔“ (بالمنظر فتوحات نعمانیہ صفحہ ۷۷)

مقولہ ہر دو عبارات آپ کے سامنے ہیں موصوف کی عبارت میں ہے خاتم النبیین یعنی آخر النبیین مراد لینا اور اسی پر ہر کرنا رسول اللہ ﷺ سے کہیں مقول نہیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے تاقیامت کسی کے لیے یہ گنجائش ہی نہ چھوڑی کہ مسئلہ ختم نبوت پر ہر کا دعویٰ کر سکے اور اسی موقف پر نعمانی صاحب اللہ جل شانہ کی حمد کر رہا ہے۔ (فتوحات نعمانیہ صفحہ 77) ہر دوسری عبارت میں موصوف نے یہ دعویٰ کیا کہ خاتم یعنی آخر مراد لینا صرف عوامی خیال ہے۔ و نہ اس پر ہر کرنا نہ تو رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدس سے مقول ہے نہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے اور نہ ہی کسی تابعی رحمہم اللہ سے جہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی دوسرے کے لیے گنجائش ہی نہیں چھوڑی کہ وہ خاتم یعنی آخر پر ہر کر سکے مولوی حماد دفاش و مہسن صاحبان کے امام سرفراز صفدر گھگھوڑی مسجد صدیقین اکابرین دیوبند کا موقف یہ ہے کہ جو عقیدہ ہیکل قرآن و کلام سے ثابت نہ تھا اور وہ عقیدہ ہمدانی عید اور ہے لہذا یہی بدعت ہے اور بالخصوص کہ جب کسی عقیدے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے گنجائش ہی نہ چھوڑی ہو تو اس کے بدعت سیئہ فی حق لکھنا کہہ ہونے میں کوئی بات مانع نہ جاتی

ہے۔ اس طرح گھمرو دی نے راہ سنت میں خیراتوں سے مراد ہی غنیمات لی ہیں یعنی خود رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام علیہم السلام و تابعین و عوام ہیں۔ لہذا نتیجہ یہ ہوا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین یعنی آخر النبیین مراد لے کر حصر کا قول کرتا ہے وہ بدعتی ہے۔ عالم نہیں بلکہ جمہوری قسم کا عام آدمی ہے۔ اسے اتنا بھی علم نہیں کہ جس عقیدہ کے بارے میں خود رسول اللہ ﷺ نے کوئی معجاش ہی نہیں چھوڑی صحابہ کرام علیہم السلام و تابعین و عوام کا بھی عقیدہ تھا بلکہ خیراتوں کے بعد کی اختراع ہے اور بالخصوص کہ جب ایک شخص خاص یعنی آخر کو مقام حصر سمجھتا ہے جو کونواری صاحب کے نزدیک رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام علیہم السلام و تابعین و عوام مرہم اللہ سے ثابت ہی نہیں حتیٰ کہ اس عقیدہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے کوئی معجاش تک بھی نہ چھوڑی حتیٰ بصری وہ شخص ایسے عقیدہ سے کہ وہ شخص نہ صرف ضروری بلکہ عقائد تقطیع سے مانتا ہے اور اس کے منکر کی تحقیر تک کرتا ہے تو کیا ایسا شخص خود مسلمان ہے؟ اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ کیجئے۔

بدعا عالم صریحی لکھتا ہے:
واللہ لم یالہ حق کو خدا تعالیٰ نے آخری نبی کہا ہے وہی آخری نبی ہے۔

(ملخص، المکمل، ص ۱۲۳)
اعزازہ کیجئے کہ قاسم نانوتوی و منظور نعمانی نے جس حصر کو عوامی خیال بتایا اور رسول اللہ ﷺ سے نہ صرف غیر ثابت بلکہ اس عقیدہ کے لیے کوئی معجاش تک نہ چھوڑی صحابہ کرام علیہم السلام و تابعین و عوام مرہم اللہ تک جس عقیدہ کو یہ اصل بتایا اور گھمرو دی نے ایسے شخص کو بدعتی کا قلم پہنا دیا ایسے شخص کی نماز روزہ کی کام نہ آیا کسی عقیدہ پر بدعا عالم صریحی اتنا حصر ثابت کر رہا ہے کہ جس میں انکار ہے اور پھر ایسی بات نہیں کہ جس قسم انکار کر لے لکھ رہا ہے کہ خود خداوند قدس جل جلالہ نے خاتم یعنی آخر النبیین فرمایا ہے۔ دوسری طرف منظور نعمانی کا کہنا ہے رسول اللہ ﷺ نے ایسے عقیدہ کی کوئی معجاش ہی نہ چھوڑی کہ یا جو عقیدہ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کے لیے جو فرمایا ہے امانت اللہ سن حد و الصلوات نبی اس کو اتنا خوب کرتا ہے کہ اس کی معجاش تک نہ رہے۔ یہ ہیں عقائد مقام سنت سے کہ رسول دور راہ گزین راہ سنت ۱۹۳۵ء میں بہادری کے عدالت میں قادیانیوں سے مناظرہ ہوا جس میں بدعتی حضرات نے یہ موقف اختیار کیا۔

پس غلامہ یہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین یعنی تمام نبیوں کا آخری ہونا ضروری است دین سے ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ (ملاحظہ ہو ملخص، مقدمہ مرذابیہ بہادری پورہ ۱۵۳۹ء)

سروست ہمارا سوال یہ ہے کہ جب بقول منظور نعمانی حصر ثابت ہی نہیں حتیٰ کہ اس حصر کا قول نہ تو رسول اللہ ﷺ نے اور شافریا نہ صحابہ کرام علیہم السلام نے کیا نہ ہی تابعین و عوام نے حصر کا دعویٰ کیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اس حصر کی کسی کے لیے معجاش ہی نہیں چھوڑی تو پھر خاتم النبیین یعنی آخر النبیین ضروریات دین سے کیسے ہو گیا اور اس کا منکر کافر منکر و دلیل کی بنا پر ہو گیا؟ اس مقدمہ بہادری میں یہ بیان بھی دیا گیا کہ حضرت علی علیہ السلام کو قرآن نے آخری نبی قرار دیا ہے اور جو شخص اس قرآنی حکم کو نہ مانتا ہے اور اس کا انکار کرے وہ کفر ان کے انکار کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے۔

(ملخص، مقدمہ مرذابیہ بہادری پورہ ۱۹۹۵ء)
ہم نے انتہائی اختصار کے ساتھ چند حوالہ جات نقل کیے ہیں جبکہ ہماری مستقل تصنیف شرح حاشیہ الحرمین میں اس قسم کے حوالہ جات کی انتظامیہ تصریح پر مکرر ہو گی ہمارا سوال صرف اتنا ہے کہ کیا واقعی آیت خاتم النبیین میں خاتم النبیین یعنی آخر النبیین کے حصر کی کوئی دلیل نہیں؟ کیا رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام علیہم السلام و تابعین و عوام سے واقعی حصر مطلوب نہیں؟ کیا واقعی رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک حصر کرنے کی کوئی معجاش نہیں چھوڑی؟ کیا واقعی حصر مراد لینے والا کیا بدعتی ہے؟ کیا بدعا عالم صریحی کا حوالہ خلاف سنت ہے؟ اور جب واقعی آیات مہار کے میں حصر نہیں ہو سکتا تو پھر منکر پر منکر کے فتویٰ کا جواز کیا۔

یہی منظور نعمانی مزید کہتا ہے:
”آنحضرت ﷺ اور کسی صحابی سے حصر ثابت نہیں بلکہ علماء ربین میں سے بھی کسی نے حصر کی تصریح نہیں فرمائی اور کیونکر کوئی حصر کی جرات کر سکتا ہے جبکہ آنحضرت ﷺ آیات قرآنی کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں لکل آیات منها ظہر و بطن و لکل حد مطلع۔“
(ملخص، فتوحات نعمانیہ صفحہ ۳۲۶-۳۲۷)

یہی انصاری مصروف مزید کہتا ہے:
”اگر علماء سلف میں سے کسی کے کلام میں حصر کا لفظ پایا بھی جائے تو وہ حصر حقیقی نہیں ہے جس کو مولانا نانوتوی مرہم عوام کا خیال بتاتے ہیں بلکہ اس سے مراد حصر اخلاقی یا نظریاتی تاویلات الہیہ ہے بہر حال جو شخص صاحب تحذیر پر بہتان رکھتا ہے کہ انھوں نے معاذ اللہ آنحضرت ﷺ کی بیان کردہ تقریر کو خیال عوام بتلایا وہ خود آنحضرت ﷺ کی صحابی سے ایک ہی روایت حصر کی ثابت کروے۔“ (ملخص، فتوحات نعمانیہ صفحہ ۳۳۷)

خلیل احمد انبیٹھوی کا سبز عمامہ باندھنا

دیوبندی محدث ٹکٹل احمد انبیٹھوی کے متعلق دیوبندی محقق و مورخ عاشق الہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ

”عمامہ حضرت متوسل طویل کا باندھنے سے گھر نہایت خوبصورت ٹھنڈا و سواد و ہلاکت پیچھے چھوڑ دے اور کلمہ مشروح بجا گجوری کا سبز یا کاشی ہوتا تھا پیش آپ کمرے ہو کر عمامہ باندھتے۔“ (تذکرۃ اہل سنت ص ۶۲ طبع کراچی)

حسین احمد مدنی کی سبز عمامہ سے دستار بندی

دیوبندی مذہب کے شیخ الاسلام حسین احمد مدنی خود اپنے متعلق لکھتے ہیں کہ مجھ کو ایک عمامہ سبز حسب اصول مدرسہ (دیوبند) از دست حضرت شیخ ابجد بندھوایا گیا۔

(فحش حیات جلد ۱ ص ۱۲ طبع کراچی)

دیوبندی سوانح نگار فرید الوحیدی اپنے دیوبندی شیخ الاسلام حسین احمد مدنی کے حلیہ میں رقم طراز ہیں کہ ”میر سبز رنگ کا مری اعمار کا آؤنی رومال جسم پر کھینچی رنگ کا مری صلیع (عمامہ)۔“ (شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی ایک تاریخی دسواں صدی ملاحظہ ص ۹۵)

عبدالستار تونسوی کی سبز عمامہ سے دستار بندی

مولانا حسین صاحب نے مناظر عظم تنظیم اہل سنت علامہ (عبدالستار) تونسوی کے سر پر سبز رنگ کی دستار بندھوائی۔

سلیم اللہ خان

دیوبندی شیخ احمد ربیع سلیم اللہ خان لکھتے ہیں کہ

”رسول اللہ ﷺ کو سبز رنگ سب سے زیادہ پسند تھا لہذا سبز رنگ کی گجری کدو دوسرے رنگوں پر ترجیح دینے بغیر اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو جائز ہے۔“

(کشف الہادی جلد ۱ ص ۱۲۳ کتاب اللباس)

سبز عمامے والے کے پیچھے نماز جائز ہے حیو بند کا خوف

سوال: اماموں کو سبز یا تاریخی عمامہ باندھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سبز یا تاریخی رنگ کی شرعاً ممانعت نہیں ہے لہذا اس (سبز عمامے والے امام) کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔

(دار وادار علوم دیوبند جلد ۱ ص ۱۹۶)

نام نھاد راہ سنت والوں کا اقرار حق

دعوت اسلامی کی تردید کرتے ہوئے سبز عمامہ پر سختی عرض ہوئے والا حاضر لکھتے ہیں مجبور ہے کہ ”کسی بھی رنگ کی گجری پہننا جائز ہے۔“ (نام نھاد راہ سنت جلد ۲ ص ۳۲)

پھر اس کے بعد سینہ دہری سے اس کے شعار کو بدعت قرار دینا دیوبندیوں کی نری خیانت ہے جب خود اقرار کر لیا کہ کسی رنگ کی گجری جائز ہے۔ تو کیا سبز عمامہ اس سے خارج ہے؟ جب خارج نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر اپنی طرف سے پھر لگا شعار والی اس کی نری کواں ہے جہاں تک بعض عمارات جو کہ سبز عمامہ کی تردید بدعت ثابت کرنے میں پیش کی ہیں ان میں مطلقاً تردید ہے۔ نہ کہ شعار بنانے کی تردید کی ہے تو پہلے ان عمارات کا جواب خود

تہارے ذمے ہے اس لیے کہ تم بھی تو جوا کا قول کر رہے ہو اور دلیل اس کی تردید اور اس کے بدعت ہونے پر دیتے جا رہے ہیں جن بدعت لوگوں کو ابھی تک معلوم نہیں ہے کہ ہم اپنے دعویٰ کے خلاف عمارات لکھ رہے ہیں یا اپنے مخالف کے وہ لوگ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کے خلاف طوفان بدعتی برپا کئے ہوئے ہیں یہاں تک کہ کواں کر رہے ہیں کہ تم اعلیٰ حضرت کا ایمان ثابت کرو ہم ان کے جواب میں صرف اتنا کہتے پر اکتفا کرتے ہیں۔

اولاً..... تم دیوبندیوں سے آج تک اپنے اکابر دیوبند کے ایمان کا ثبوت تو ہونہ سکا اور سیدی اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ العزیز کے بارے کواں کرتے وقت تمہیں شرم سے ڈوب مرنے کا چاہیے۔

ثانیاً..... جہاں تک سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کے ایمان کی بات ہے۔ تو وہ تمہیں ہم سے الجھنا نہیں چاہیے بلکہ تمہیں اپنے اکابر مظلوم اہل حق و قانونی دغیرہ سے

ماکھ بنکھ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہمیں الرجال من ۱۰۰۰ اصلہاں، ۱۰۰۰۰ من الفاعلہ، ۱۰۰۰۰۰ من ہزار انسانہاں کے پیروی دجال کی بیروی اختیار کر لیں گے۔ (صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۵۰۵، مشکوٰۃ الصالح ۵۰۵)

تالیف: اس روایت میں یحییٰ بن کزہ کے ساتھ سانچ کی بیج ہے جس سے مراد طیلان اغیر ہے لسان العرب جلد ۲ صفحہ ۳۱۳، البیہقی میں ہے طیلان کی بیج طیلان اور طیلان بیز چادر کو کہتے ہیں جس کو کلامہ و مشاح استعمال کرتے ہیں البیہقی صفحہ ۹۱۱۔ طیلان وہ چادر ہے جو اکثر قاضی اور خلیفہ کٹرہے پر ڈالتے ہیں فرہنگ قاری صفحہ ۱۳۷ طیلان ایک قسم کی چادر ہوتی ہے جو خلیفہ پر ہننے والے اور قاضی لوگ اپنے کٹرہوں پر ڈالتے ہیں لغات کشوری صفحہ ۳۱۰ زبیدی لکھتے ہیں کہ سانچ بیز رنگ کی چادر کو کہا جاتا ہے تاج العروس جلد ۳ صفحہ ۳۰۸، المعجم الوسیط میں ہے سانچ کی تفسیر سونچ اور صحیح یحییٰ بن کزہ نے کہا سیاہ رنگ کی چادروں کو یحییٰ بن کزہ کہا جاتا ہے۔ دیکھ آخر لغت نے بھی یہی کچھ بیان کیا ہے۔ (اصحاح صفحہ ۵۲۳، صراح صفحہ ۸۶)

اس سے معلوم ہوا کہ کھانسیں کا یحییٰ بن کزہ بیز رنگہ کرنا ان کی بددیانتی ہے جب بیز فاسہ ہے ہی نہیں پھر اس کا بطور دلیل اس روایت سے دعوت اسلامی والوں کو خطوں کی نثری غلطی پر مال ہے اس طرح کذب بیانوں سے اپنا موقف ثابت کرنا ان دہلیوں دیوبندیوں کو ہی زیادہ ہے۔ اس لیے کہ انگریز کی مذہب ایسے غلط طریقوں سے ہی ثابت کیا جا سکتا ہے۔

کتاب وسنت سے اپنا موقف ثابت کرنا ان کے میں نہیں ہے۔

راہبنا: بیز چادر خود رسول کریم ﷺ نے خود پہنہ فرمائی اس کے بغیر حوالہ جات گزشتہ اوراق میں ذکر کیے جا چکے ہیں اس نیت سنت کی وجہ سے بیز چادر کا ذکر دوسرا منوع و منہوب نہیں ہے۔ دجال کے دور کا رشتہ ان کی وجہ سے نہیں گے۔ دعوت اسلامی والے فیشن کی وجہ سے بیز فاسہ نہیں دے بلکہ سنت مستحبہ کی وجہ سے ماجرہوں کے اسی نیت سنت سے بیز چادر بھی منوع نہیں ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی حدیث مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں کہ بعض علماء نے اس حدیث کی وجہ سے طیلان چادروں کی مذمت کی ہے اس روایت کی وجہ سے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایسی جماعت کو دیکھا جو طیلان چادروں میں طیلان ہی اور وہ خیر کے پیروں کے مشابہ تھے نیز ان سے کہ طیلان چادر میں پہننے سے مراد چادر کے ساتھ سر

کو ڈھانپنا ہے۔ جو محمود و مسنون عمل ہے اس کے حلق حضور کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعدد احادیث مروی ہیں اگرچہ یہ کس قوت میں یہودیوں کا شمار تھا۔ لیکن جبہ و ملاء کے نزدیک یہ بہر صورت ہلا کر اہت چادر ہے حدیث میں ہے طیلان سے مراد ڈھانپنا عرب کا رواج ہے۔ (احمد للامات جلد ۲ صفحہ ۳۵۷) ان دلائل کا ہر سے ثابت ہو گیا کہ روایت بالا منقطوہ دلی سے دعوت اسلامی والوں کو دجال کا دور کار کہنے والے بد بخت ہیں۔

مخالفت کی پیش کردہ عبارات اور ان کا جواب

امام ابن حجر مکی کے لکھی حدیث سے لے کر اصل نقل کر دیا مرد لا یہی عنہا وغیرہ قوائد حدیث صفحہ ۲۲۵ "کہہ کر کوئی باغ سے تو بیخ نہ کیا جائے گا" کہہ کر کسی کے جی حال حضرت امام سیوطی کی عبارت کا کیا۔

جہاں تک مائل قاری کی عبارت کا معاملہ ہے تو اس میں اول تو دیوبندی سولہ کے اہل خرافت اور بددیانتی کا ثبوت دیتے ہوئے بیز بکری کا لفظ طرف سے ترجمہ میں اضافہ کیا عبارت میں بیز بکری اور ترجمہ میں بیز بکری کا دلی اس سے بڑھ کر بددیانتی کیا ہو سکتی ہے۔

تالیف: اس عبارت میں تکبر و فخر والے لباس کی بات ہے۔ مرقاۃ المفاتیح میں اس کی وضاحت بھی موجود کہ شہرت والے کپڑے سے مراد وہ کپڑے ہیں جن کا پہنانا حلال نہ ہو سے بات واضح ہے کہ کیا بیز فاسہ پہنانا حرام ہے؟ اس کی حرمت کی دلیل بیان کی جائے۔ اس پر کوئی سی و مبیہ ثنائی تھی ہے پھر دعوت اسلامی والوں پر اس عبارت کو مستحب کرنا ان کی نثری خرافت ہے اس لیے کہ عبارت میں تو ہے کہ جس کے تکبر فرما ہے کہ کراڈ دھنی یا غیر عالم ۱۔ اپنے کو عالم ظاہر کرنے کے لیے ایسا لباس پہنا تو اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنا دیا جائے گا۔ دعوت اسلامی والے ماہرستان مصطفیٰ ﷺ کا ارادہ و نیت، دہرہ و توتوئی کا انکھار کیا ہے؟ یا فخر و تکبر سے کب پہنتے ہیں؟ کہ ایک طرف تو یہ دیوبندی اللہ کے محبوب ﷺ کے لیے علم فہم ماننے پر مشرک کا فتویٰ دیں اور دوسری طرف ان کو دعوت اسلامی والوں کے دل میں زہد و توتوئی کے انکھار اور فخر و تکبر کا علم ہے۔ خود اللہ پر رسول اعظم ﷺ سے دشمنی نہیں تو کیا ہے۔ رہا ان کی نثری عبارت تھی دال ہے۔

سنی اور وہابی کا مطلب

علامہ مولانا شبیر احمد قاسمی (جہلم)

آج کل کئی برسوں پر مبنی دکن پورا اٹھائے ایک نوکر لگی تھی مگر عمر کوٹھا مسجدوں میں ڈیرے لگائے تو کول کو "آؤ دین کی باتیں کریں" کی دعوت دیتا نظر آتا ہے، جسے تبلیغ جماعت کا نام دیتے یا دیکھا جاتا ہے۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے:

عن ابی سعید الخدری و انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سبکون فی امتی اختلاف و فرقة قوم یحسنون القیل و یسئون الفعل۔ ترجمہ: حضرت انسؓ و سعید خدریؓ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مضر یہی امت میں اختلاف اور گردہ بندی ہوگی ایک قوم ہوگی وہ مختار کے اعلیٰ ہوں گے اور گردہ گردے نمے ہوں گے (ابو داؤد شریف، کتاب السنۃ، باب فی قتال الخوارج، حدیث 4689، ابن ماجہ شریف، باب فی ذکر الخوارج، حدیث 168)۔

یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص ان کو دیکھتا ہے تو ان لوگوں کی گفتار سے دھوکا کھاتا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ لوگ سخت بے ادب اور گستاخ ہیں۔ جب کسی کوئی شخص گستاخ کہتا ہے تو فوراً کہنے لگتے ہیں کہ نہیں جواب ہم گستاخ نہیں ہیں۔ ہم کیسے گستاخ ہو سکتے ہیں؟ ہمارے مسلک میں اس قدر علماء ہیں اور کیا علماء گستاخ ہو سکتے ہیں؟ ہم تو لوگوں کو خدا اور دوزخ کی تبلیغ کرتے ہیں اور یہ جتنی کہلاتے ہیں یہ تبلیغ نہیں کرتے بلکہ کسی کو اپنے کوئی کھلائے ہیں۔ دوسرے۔

جب ہم تاریخ پر نظر دوڑائے ہیں تو ہمارے پاس ایک گردہ مارنے آتا ہے جو کہ عابد اور زاہد تھا۔ اور اس نے اس قدر اللہ کی عبادت کی تھی کہ مرنے والوں کا کوئی گوشہ یا نہیں تھا جہاں اس نے اللہ کو جہود و یا اور اپنی اسی پرستی کی کہ جو سے وہ فرشتوں کا استاد بن گیا۔ لیکن جب اسے نبی کی تعظیم کا حکم ہوا تو

اس نے انکار کیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی تمام عبادت کو مٹا کر کر دیا اور اسے اپنی بارگاہ سے نکال دیا۔ یہ گردہ ہے شیطان لیکن۔ تو یہ چلا کر عالم بھی گردہ ہو سکتا ہے جب وہ اللہ کے نبی کی تعظیم نہ کرے۔ جب فرشتوں کا استاد بے ادب ہو سکتا ہے تو یہ کچن کے استاد کا مصوم من اظہا ہیں؟

اگر ہم دیکھیں کیا کہیں رحمت اسلامی نظر نہیں آتی۔ یہ میرے سروں پہ سجائے، بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائی کی مٹھی صدا لگے، تو کول کی دین کی رحمت دیتے ہوئے اسلامی بھائی نہیں نظر نہیں آتے؟ دیکھنا اگر حریص قتل کیا جاتے ہو تو کھراہے کسی کرے کھلائے دیتا ہوں کہ گستاخ ہو۔

مولوی فیض الحسن سہارنپوری سے کسی نے بدعتی اور وہابی کی تعریف پوچھی تو انہوں نے یہ جواب دیا "وہابی ہے ادب یا ایمان اور بدعتی یا ادب ہے ایمان کا نام ہے" "جائیں سکیم الامت، صفحہ 282، مصلیہ دارالافتاء، کراچی، ملا فضالت، ویسے سن الافادات، القومیہ، جلد 2، صفحہ 372، جلد 4، صفحہ 52، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان، سیدہ عطاء اللہ شاہ بخاری، صفحہ 55، مصلیہ جات چٹان لاہور)۔ وہابیوں کے چند عقائد حسین احمد دہلوی ہند کی لکھنؤ کی زبانی ملاحظہ فرمائیے:

"صاحبنا محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی ہجری عرب سے ظاہر ہوئے اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد کا سدھ رکھتا تھا اس نے اس سے وابستہ و الجماعت سے قائل کیا۔۔۔ نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک کبھی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات اخلاقیہ ازنا تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے۔ بعد ازاں وہ اور مذکورہ مومن موت میں برابر ہیں۔۔۔ شان نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا وسلم و اسلام میں وہ باری نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے کومرسل ذات سرور کا نکات خیال کرتے ہیں اور نہایت تمسخری و فضیلت ذرا تبلیغ کی سہتے ہیں۔۔۔ ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب نہیں رہا اور نہ احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وقات ہے۔۔۔ ان کے بیوں کا عقولہ ہے، سزاؤ اللہ نقل کر کے نہایت ہمارے ہاتھ کی لاشی ذات سرور کا نکات علیہ وسلم و اسلام سے ہم کو یاد دہانی دیتے رہتے وہابی ہے اس سے کہنے کوئی دین کر سکتے ہیں اور ذات فرما علیہ السلام سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔۔۔ محمد بن عبد الوہاب نجدی کا عقیدہ ہے تھا کہ جملہ اہل عالم وہ تمام مسلمان ہیں یا بد مذکر و کافر ہیں۔۔۔ وہابیوں کی خاص امام کی تھیکہ کو شرک کی بارگاہ جانتے ہیں۔۔۔ وہابیہ کثیر شریعت مصلوۃ و اسلام و دوزخ و غیرہ نام اور قرأت و لائیں الخیرات و تعذیر و دوزخ و تعذیر و غیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس

نام کتاب: التکاوہ علی الغاویہ

حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

معنف:

روم زانیہ میں ممتاز اسلام علامہ محمد عالم آسی قدس سرہ کی مشہور مائتہ کتاب "الکاوہ علی غاویہ" کی جلد اول (1931ء کے بعد اب تقریباً 80 سال بعد) مجاہدین ختم نبوت کے ذریعہ اہتمام ادارہ تحفظ عقائد اسلام کراچی نے عقیدہ ختم نبوت میں ریل کی گیارویں جلد میں شائع کر دی ہے۔ اس کتاب میں مرزا قادیانی کے کوئی نبوت اور مرزائیوں کے لاکھ کارہائے عالمناط سے کیا گیا ہے جس کے جواب سے مرزائی آج تک جاچ ہیں۔ ادارہ تحفظ اسلام اس سے پہلے بھی دس جلدوں میں مسئلہ ختم نبوت (روم زانیہ) پر مستند ذیل اہل سنت کی کتب شائع کر چکا ہے۔ مولانا غلام دیکھ قسوری، مولانا غلام رسول امرتسری، قاضی فضل احمد لدھیانوی، مولانا حامد رضا خان، قاری قادیان برسریتہ لدھیانوی، مولانا انوار اللہ حیدر آبادی، شاہ عبدالمعین میرٹھی، حافظ ضیاء الدین سیالوی، علامہ قاضی غلام گیلانی، علامہ قاضی غلام ربانی، مولانا برسریتہ ظہور شاہ قادری، مولانا غلام مرتضیٰ ساکن مہائی، علامہ ایوانک نات سید محمد احمد قادری، مولانا مرتضیٰ احمد خان میکیش، مولانا کریم الدین دیر، مفتی عبدالحفیظ آگرہ، مولانا ظہور احمد گوبی رحیم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ نئے کاغذ: ادارہ تحفظ عقائد اسلام قاضی نمبر 5، پلاٹ نمبر 11-Z، حالئیر روڈ، کراچی۔ 021-34219324

نام کتاب: اخراج اسلام از ہند

مرقتی احمد خان میکیش
یہ کتاب ان خوش فکراں واقعات کا ایک مجموعہ ہے جو ہندوستان کے آزاد ہو جانے پر اس دہار کے کلہو گویان تو حید کو پیش آئے اور شرعی پنجاب سے مسلمانوں کے کلی اخراج اور ارض ہند میں مسلمانوں کی انتہائی تذلیل پر اختتام پذیر ہوئے۔ یہ کتاب ایک تاریخی دستاویز ہے جس میں مورخہ مدار یوں کے ساتھ 1947ء کے انقلابات ان کے اسباب، عمل اور نتائج پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نئے کاغذ: انوکسی بک شال، جامع مسجد رضائے عظمیٰ، پٹنہ، کولکاتا، گوجرانوالہ۔
نوٹ! درج بالا تمام کتب تار و پار مارکیٹ کے کتبوں سے بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

کلمہ حق ملنے کے پتے

کراما نوالہ بک شاپ

سینج بخش روڈ، لاہور تار و پار مارکیٹ، لاہور

042-37247301

مکتبہ اعلیٰ حضرت
نزمستا ہول، لاہور تار و پار مارکیٹ، لاہور

قادری رضوی کتب خانہ

سینج بخش روڈ، لاہور 042-37213575

0314-4979792

دارالسنہ
سستا ہول، لاہور

چوہدری اعجاز احمد (مکتبہ فیضان سنت)

0345-5124811
آء مسجد ضلع علی اکبر (کری روڈ) کراچی

ظہیر جبار پبلیشز

(جامعہ عربیہ اسلامیہ) سنہ 1972ء مکمل روڈ، ماہیٹ آباد

محمد مسعود قاسم (دفتر شباب اسلامی پاکستان)

0346-3536494
ہیر، شہر ماہیٹ کوٹ آزاد کشمیر

محمد عدنان عطاری (شانی میڈیکل سٹور)

0321-5421003
روڈ تار و پار، پٹنہ نمبر 5، چلیم، لاہور

امیر علی رضا قادری (مکتبہ فیضان رضا)

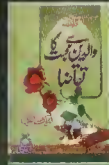
0343-5453485
ڈاکٹر اختر پلازہ دوکان نمبر 2 ڈھڈیال، آزاد کشمیر

0322-6380472

محمد ظہیر عطاری
چک نمبر 273 ر ب، مانا نوالہ، عزیز یہ مسجد، نئی آبادی فیصل آباد

021-32627897

مکتبہ رضویہ
نیر و شاہ مریٹ، گاڑی کما تہ بالقائل شفیق حال، آرام باغ، بنڈا کما تہ اسے جنا، ہر روز کراچی



آٹا اور بارہا کریم، لاہور
042-37247301
0300-8842540

مکتبہ اعلیٰ حضرت

